تحفۂ نصائح

تصنیف

علامہ سید یوسف حسینی راجا رحمہ اللہ تعالیٰ

حاشیہ

بقیۃ السلف شیخ الحدیث علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری قدس سرہ

مکتبہ قادریہ ۰ لاہور

تحفۂ نصائح

اُردو حواشی

تصنیف : علامہ سید یوسف حسینی راجا
(م ۷۳۱ھ / ۱۳۳۱ء)
والد ماجد خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ

تحشیہ : محمد عبد الحکیم شرف قادری

مکتبہ قادریہ ○ لاہور ۸
(پاکستان)

فہرست ابواب تحفہ نصائح

تذکرۂ مصنف

حضرت علامہ سیّد یوسف حسینی راجا المشہور راجو قتال ابن سیّد علی قدس سرہما العزیز کا سلسلۂ نسب سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے، آپ کے آباؤ اجداد سلطان علاؤ الدین مسعود کے دورِ حکومت (تیرھویں صدی عیسوی کے آخر) میں عرب سے ہندوستان وارد ہوئے اور دہلی میں قیام پذیر ہو کر بلند مناصب پر فائز ہوئے، سیّد یوسف حسینی راجا بھیں دہلی میں پیدا ہوئے اور اپنے دَور کے نامور علماء سے استفادہ کر کے علومِ دینیہ میں یکتائے روزگار ہوئے[۱]

حضرت علامہ کی حیاتِ مبارکہ کے اکثر وبیشتر گوشے پردۂ خفاء میں ہیں البتہ تذکرۂ خواجہ گیسو دراز سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دربارِ شاہی، قلعۂ دہلی سے خصوصی تعلق تھا اور جب ۷۲۷ھ میں سلطان محمد تغلق نے دہلی کی بجائے اورنگ آباد کو دارالخلافہ بنایا تو نقلِ مکانی کرنے والے مقربین میں سیّد یوسف بھی شامل تھے[۲]

دربارِ شاہی کے تعلق کے باوجود سیّد یوسف حسینی پر تقویٰ وپرہیزگاری اور روحانیت کا گہرا غلبہ تھا، آپ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کی عظیم المرتبت شخصیت اور حضرت محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین دہلوی کے خلیفۂ اجل حضرت شیخ محمود نصیرالدین چراغ دہلوی کے مرید خاص اور سچے عاشق تھے، تحفہ نصائح میں اپنے پیر ومرشد کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے مستقل عنوان قائم کیا ہے۔

در مدح شیخ العالمین قدوۃ السالکین محمود نصیرالدین قدس سرہٗ العزیز

اس عنوان کے تحت جو کچھ اپنے شیخ کے بارے میں کہا ہے وہ ان کے کمال اخلاص کا آئینہ دار ہے، انہوں نے واضح طور پر اشارہ کیا ہے کہ پیر ومرشد عالم باعمل ہونا چاہیے، جاہل اور بے عمل نہیں، فرماتے ہیں ؎

عالمِ بعلم ہمچو او ہرگز ندیدہ مردمے
اندر کرامت ہمچو او خیزد کجا دورِ قمر

سیّد یوسف حسینی کی عظمت وجلالت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ شریعت وطریقت کے آفتاب حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز ابوالفتح صدرالدین سیّد محمد حسینی (المتوفیٰ ۸۲۵ھ ۱۴۲۲م) جن کا مزار پُرانوار گلبرگہ شریف میں مرجعِ خلائق ہے آپ کے فرزند ارجمند اور تربیت یافتہ تھے، پیشِ نظر کتاب

---

[۱] اقبال الدین احمد : تذکرہ خواجہ گیسو دراز (مطبوعہ اقبال پبلشرز، کراچی) ص ۸-۲۷

[۲] ایضاً " " ص ۲۹

تحفہ نصائح ان ہی کے لئے لکھی تھی، چنانچہ سبب تصنیف میں فرماتے ہیں ؎

گوید ہمیں یوسف گدا در وعظ سخنے چند را
از بہر خلف خوش لقا ابوالفتح آں نورالبصر

انہوں نے اپنے لخت جگر کے لئے جو دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسے حرف بحرف پورا فرمایا ؎

از تو بخواہم بہر او علم و عمل، تقویٰ، ورع
سالک بگرداں آنچناں، چوں او نباشد کس دگر

تحفہ نصائح اپنے نام کی طرح واقعی قیمتی نصیحتوں اور آداب زندگی کا مجموعہ ہے، پاک و ہند کے دینی مدارس کے نصاب میں عرصۂ دراز سے شامل ہے اس کے ۴۵ - ابواب ہیں جن میں مصنف نے بڑی عمدگی سے وہ مسائل بیان کر دئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر تقویٰ و طہارت کی زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ تحفہ نصائح پر اُردو میں حاشیہ لکھا جائے جو مختصر بھی ہو اور کتاب کو حل کرنے میں معاون بھی ہو، بحمدہٖ تعالیٰ گزشتہ سال اس حاشیہ کو مکمل کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس حاشیہ کے دوران زیادہ تر حضرت مولانا محمد لکھوی رحمہ اللہ تعالیٰ (فارسی کی متعدد کتابوں کے شارح) کی شرح فدوی، غیاث اللغات اور تحفہ کے فارسی حواشی سے استفادہ کیا گیا۔

نوٹ: کچھ عرصہ پہلے درس نظامی کے نصاب میں فارسی کی چند کتابیں پڑھائی جاتی تھیں جن سے طالب علم فارسی زبان کے ساتھ ساتھ اچھے اخلاق کی تعلیم حاصل کر لیتا تھا، آج کل ان کتابوں کو غیر ضروری قرار دے کر ترک کیا جا رہا ہے، کاش ہمارے علماء اس طرف توجہ فرمائیں کہ اخلاق جمیلہ انسانیت کا وہ زیور ہے جس کی اس زمانہ میں بہت زیادہ ضرورت ہے۔

۷ / رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ
۲۹ / جون ۱۹۸۲ء

محمد عبدالحکیم شرف قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حمدے[1] بگویم بے عدد مر خالق جن و بشر
کردہ معلق آسماں ہم اختراں شمس و قمر

عظمے[2] بدادہ عرش را پرد زپا ئش طائرے
چوں برق سالے چار صد آنگہ رسد پایہ دگر

ہم[3] آفریدہ جنتے کش عرض و طولش آں چناں
ایں ہفت طبق ارض و سما پیشش چو قبہ بر سپر

دریا[4] و لب ہا جوئے ہا کردہ رواں روئے زمیں
اشجار پر از میوہ ہا روید زمیں شہد و شکر

مردہ[5] اراضی جنگلی زندہ کند از قطرہ ہا
آں خشک میداں یک زماں ہم لعل بینی ہم خضر

سیارگاں[6] چوں شمع ہا کردہ بپا از مہر خود
روشن مزین شد سما از بہر خلقے راہبر

چیزیکہ[7] باشد در جہاں آں چیز گوید ذکر حق
تسبیح گویاں عالمے نامی بود خواہی حجر

[1] حمد تعریف و ثنا یا اور تعظیم کے لیے ہے بیعد ان گنت، خالق پیدا کرنے والا جن ناری مخلوق جو مختلف شکلیں اختیار کرسکتی ہے مذکر اور مؤنث ہوتی ہے، بشر انسان، معلق آویزاں لٹکایا ہوا اختراں جمع اختر، ستارہ، شمس سورج، قمر چاند (ف) علمائے دین کے نزدیک چاند، سورج اور ستارے آسمان کے نیچے فضا میں معلق ہیں [2] عظمے پہلا حرف مضموم، بزرگی اور بلندی یا اور موصوف ہے پرد صیغہ واحد غائب فعل مضارع از پریدن اڑنا، طائر پرندہ یا اور عظمت کے لیے ہے یعنی طاقتور پرندہ چوں مثل برق بجلی [3] آفریدہ پیدا کی ہے جنتے بہشت کش میں شین عرض کے لیے مضاف الیہ مقدم ہے عرض چوڑائی، طول لمبائی ہفت سات طبق درجہ، تھال ارض زمین سما آسمان پیش سامنے، آگے قبہ گنبد، سپر ڈھال ارشاد باری تعالیٰ ہے عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین کی چوڑائی جیسی ہے، اسکی لمبائی کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے [4] لب بڑی نہریں جوئے چھوٹی نہریں رواں جاری رو کے اوپر، چہرہ اشجار جمع شجر، درخت روید اگاتی ہے، شہد و شکر اس سے پہلے واؤ محذوف ہے اس کا عطف اشجار پر ہے [5] مردہ خشک، سبزے کے بغیر اراضی جمع ارض زمین جنگلی تمام قطرہ ہا چھینٹے (بارش کے) لعل سرخ خضر سبز [6] سیارگاں ستارے گردش کرنے والے شمع ہا جمع شمع چراغ کردہ بپا قائم کئے مہر سورج، مہربانی مزین زینت والا، یعنی ستاروں کو آسمان کی زینت اور مخلوق کے لیے راہنما بنایا کیونکہ عرب ستاروں کی سمت پر سفر کرتے تھے، [7] تسبیح پاکیزگی کا بیان عالم جہان نامی بڑھنے والا حجر پتھر ارشاد ربانی ہے وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ہر شے اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

لے شایاں، لائق، ہموں، تمام (دوسرے مصرع کا ترجمہ) اسے اپنا محبوب، ایک اور اپنے فضل سے انسان کا پیدا کرنے والا کہا ہے یہ ترجمہ ہے وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ کا، لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے ۔ سے نعت حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف مصطفےٰ برگزیدہ، چنے ہوئے ۔ سے گویم صیغہ واحد متکلم فعل مضارع از گفتن، میں کہتا ہوں، درود تعریف وثنا، صلوٰۃ دُرفشاں ضمیر متکلم سے حال رہے یعنی اس حال میں کہ میں درود دولوں کے موتی بکھیرنے والا ہوں، بعض شارحین کے نزدیک درود کی صفت ہے یعنی روشن درود، مرسلاں جمع مرسل، رسول یعنی رسولوں میں سے خاص ہستی کی مدح پر، کاں دراصل کہ آں تھا عرش نور داں آسماں، حدیث شریف میں ہے کُلُّ الْخَلْقِ مِنْ نُّوْرِیْ تمام مخلوقات میرے نور سے ہے، سلطان بادشاہ، بحر سمندر دریا بَر خشکی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نائب اعظم اور مختار عام ہیں اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ اللہ تعالیٰ دینے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں ۔ شب معراج بیت المقدس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام اور تمام انبیاء علیہم السلام مقتدی تھے ۔ شفاعت سفارش ہمگناں تمام روز جزا قیامت کا دن ابتداء انبیاء کرام شفاعت نہیں فرمائیں گے صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (حدیث شریف) میری شفاعت کبیرہ گناہ والے امتیوں کیلئے ہوگی ۔ سے لَوْلَاكَ اے حبیب اگر تم نہ ہوتے (تمہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا) حدیث قدسی میں ہے لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِیَّةَ اے حبیب اگر تمہیں پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا، چاؤشاں جمع چاؤش، نقیب، محافظ، خادم، امام احمد رضا بریلوی ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں ؎

جس کے زیر لوا آدم و من سوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

جناں جمع جنت، بہشت، حدیث شریف میں ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنت کے دروازے پر تشریف لے جائیں گے تو خازن آپ کا اسم گرامی پوچھ کر عرض کریں گے مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں ۔ سے شاہ بادشاہ یا عظمت کے لیے عظیم الشان بادشاہ قاف ایک پہاڑ جو زمین کے ارد گرد ہے قیروان زمین سے قریب گنبد یہ ایک شہر ہے، امام احمد رضا بریلوی نے حدیث جبرئیل کا ترجمہ کیا ہے ؎

شایاں این نعمت ہموں از لطف و فضل خویشتن محبوب خود خواندش یکی از فضل خود خالق بشر بیکن نمی فہمد کسے تسبیح ہر یک در جہاں مگر آنکہ رب العالمیں دارد باین ہر یک خبر
درنعت حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
گویم درود دُرفشاں بر مدحِ خاصِ مرسلاں کاں نور عرش و آسماں سلطانِ جملہ بحر و بر شاہِ جہاں آں مصطفےٰ سلطانِ جملہ انبیاء بہرِ شفاعت ہمگناں روز جزا بندد کمر لولاک چترے بر سرش چوں چاؤشاں پیشش رسل تا او نیاید در جناں جملہ رسل باشند بدر شاہے ندیدم در جہاں از قاف تاہم قیرداں دو نیم ماہ شُد در سما بروے چوں مصطفےٰ باشد گر

ہیں بولے سدرہ والے، چمن جہاں کے تھالے، سبھی میں نے چھان ڈالے، ترے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا

جملہ رُسل اندر زمیں کردند پیدا معجزہ دو نیم ماہ شُد در سما بروے چو کردہ یک نظر رایاتِ او ماحی شدہ جملہ رسومِ کفر را آیاتِ او دیدند چوں جملہ عرب گشتہ مُقر
در مدح شیخ العلمین قدوۃ السالکین محمود نصیر الدین قدس سرہ العزیز
شیخ معظم پیر ما محمود آں صاحب قِراں چوں او نباشد ہیچ کس ہم محتشم ہم مشتہر عالم بعلم ہمچو او ہرگز ندیدہ مردمے اندر کرامت ہمچو او خیزد کجا دورِ قمر او بود شیخ مقتدا او را جہانے مقتدے گشتند اعمیٰ سالکاں چوں رفت آں صاحب نظر وارد تمنا عالمے خاکِ درش سرمہ کند خوش وقت آں صاجدلاں گشتند او را پے سپر اے شیخ مخدومِ جہاں مارا بخواہی از خدا تا رستہ گردم از عنا یابم بحبت گشکِ زر

لے پیدا ظاہر، دو نیم دو ٹکڑے ماہ چاند، سما آسمان، معجزہ شق القمر کی طرف اشارہ ہے جس سے مشرکین کا یہ خیال باطل ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (معاذ اللہ تعالیٰ) جادوگر ہیں کیونکہ جادو کا اثر آسمان پر نہیں ہوتا ۔ سے رایات جمع رایہ جھنڈا ماحی مٹانے والا، رسوم جمع رسم، طریقہ، عادت کفر دین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار، آیات جمع آیت نشان، معجزہ، مقر اقرار کرنے والا ۔ سے مدح تعریف شیخ مقتدا بزرگ قدوہ پیشوا السالکین جمع سالک راہ طریقت پر چلنے والا، محمود نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ ۔ سے قراں حصول ہونا صاحب قراں وہ خوش بخت جس کی پیدائش کے وقت زہرہ اور مشتری ایک برج میں جمع ہوں، محتشم بارعب، حجز یادہ کھنے گم ہے مشتہر مشہور ۔ سے عالم بعلم ہمچو او اُن جیسے علم والا عالم کرامت وہ خرق عادت جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو، دورِ قمر زمانہ، کیونکہ مہینوں اور سالوں کا تعین چاند کی گردش سے ہوتا ہے ۔ سے مقتدا جس کی اقتدا کی جائے مقتدی پیروی کرنے والا، اعمیٰ نابینا ۔ سے تمنا آرزو، پے سپر نقش قدم پر چلنے والے، پے قدم، سپر دن طے کرنا چلنا ۔ سے رستہ از رستن (رہا) مفتوح، خلاصی پانا، چھوٹنا گردم از گشتن ہونا، معصوم عنا مشقت، گشک کرشک کا مخفف کوٹھری، زر سونا۔

در سبب تصنیف کتاب و تعریف ابوالفتح گوید

گوید میں یوسف گدا در وعظ سخنے چند را
از بہر خلف خوش لقا ابوالفتح آں نور البصر
آں رکن دین کز علم خود معمور دارد دُرکنہا
یارب بگرداں آنچناں بپذیر از من ایں قدر
از لو نخواہم بہر او علم و عمل تقوے و ورع
سالک بگرداں آں چناں چوں او نباشد کس دگر
از صدق دل خواہم ز تو یارب بگرداں پیش من
سبقے بگوید بشنوم بینم جہانے پیش در
پندے بگویم بعد ازیں بشنو بہر بابے ز من
دُر لیست آخر بے بہا در گوش کن جان پدر
تحفہ نصائح نام این کردم ز حق دارم رجا
کاندر نظر پاکان شود مقبول چون شیر و شکر
رنجے کشیدم مدتے ہم دردہا چون درد زہ
تا من بزادم ایں چنیں تحفہ منوّر نامور

ابوالفتح مصنف کے صاحبزادے حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز قدس سرہٗ کی کنیت رکن الدین لقب ہے یوسف سلطان بن عظیم ولا یا یوسف مصنف کتاب خلف بیٹے دونوں حرف مضموم اچھا بیٹا، اچھا جانشین، امام سیاکن ہو تو اس کا معنی برا جانشین ہوگا۔ خوش لقا خوش اخلاق، جسے دیکھ کر خوشی ہو، نور البصر آنکھ کی روشنی ہے رکن دین بیٹے کا نام ہو سکتا ہے لغوی معنی مراد ہو۔ دین کا ستون معمور آباد رکنہا جمع رکن، ستون دین کے ستون اہل سنت و جماعت کے عقائد، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ بگرداں بنا دے بپذیر قبول فرما، یعنی اے اللہ اسے اپنے علم سے ارکان دین کا آباد رکھنے والا بنا دے تقوی اللہ تعالیٰ کے ماسوا کو چھوڑ دینا، ورع شرعی ممنوعات کو ترک کرنا، سالک راہ طریقت پر چلنے والا، یعنی اسے شریعت و طریقت کا جامع بنا دے۔ دعا کے بعد بیٹے کو نصیحت پند نصیحت یا عظمت کے لیے یعنی قیمتی نصیحت، بشنو صیغہ واحد حاضر فعل امر از شنیدن سننا باب قسم، در دانہ موتی بے بہا بیش قیمت جس کی قیمت ادا نہ کی جا سکے۔ نصائح جمع نصیحت، ہمدردی کی بات، رجا امید، توقع رنجے تکلیف اور مدتے میں یا عظمت کے لیے ہے یعنی بڑا رنج طویل مدت درد زہ وہ درد جو عورت کو بچہ جننے کے وقت ہوتی ہے، منور روشن، نامور مشہور۔

عاشق ہو جائے شام و سحر پڑھے۔ یہ کتاب ایک باب اور ایک مناجات پر مشتمل ہے۔ توحید اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، باری پیدا کرنے والا تعالیٰ بلند عزّ اسمہٗ اس کا نام پاک غالب ہے گرد ہو جائے بالغ بچہ اتنی عمر کا ہو جائے کہ احکام شرعیہ اس پر لازم ہو جائیں اس کی کم از کم مدت لڑکی اور لڑکے کے لیے قول مختار کے مطابق بارہ سال ہے فقہاء جو لڑکی کے بلوغ کی مدت بیان فرماتے ہیں تو وہ شہوت کے لحاظ سے ہے (شرح) کودک بچہ فرض لازم شناسی حق اس میں تسبب ہے دراصل حق شناسی تھا اللہ تعالیٰ کا پہچاننا، داند صیغہ واحد غائب فعل مضارع از دانستن جاننا، اس کا فاعل ضمیر ہے جو کودک کی طرف راجع ہے خدا پہلا مفعول اور بے شک یکے دوسرا مفعول یعنی وہ بچہ بغیر کسی شک کے اللہ تعالیٰ کو ایک جانے، نشاید لائق نہیں بیچون بے مثل بداں صیغہ واحد حاضر فعل امر از دانستن، جان حضرت ذات شبہ مشابہ زادہ اسم مفعول از زادن، جنا گیا، مادر ماں، پدر باپ، یہ مصرعہ لم یلد ولم یولد کا ترجمہ ہے طعام کھانا آب پانی زن عورت، بیوی، خواب نیند غفلت بے خبری، سہو بھول پشتی امداد، پشت پناہی مشورت، مشورہ نصر مدد فائدہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا، (مسند امام احمد) یہ عزت ہے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اگرچہ اللہ تعالیٰ کسی کے مشورے کا محتاج نہیں ہے جوہر وہ موجود ممکن جو محل میں نہ ہو، اللہ تعالیٰ واجب ہے مرکب ذی اجزا کیونکہ مرکب اجزا کا محتاج ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں، جسم وہ جوہر جو تین اطراف تقسیم کا قابل ہو، عرض وہ موجود جو محل میں ہو جیسے سیاہی، سفیدی، متناہی صاحب انتہا، یہ مقدار کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ مقدار نہیں، اسکی وجہ دوسرے مصرعہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے وہی صفاتی نام استعمال کیے جا سکتے ہیں جو شریعت میں وارد ہوں اور اسماء مذکورہ میں سے کوئی بھی شریعت میں وارد نہیں ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کے لیے سخی، شفیق، فاضل اور معلم کا استعمال جائز نہیں۔

یارب ز فضل و لطف خود گرداں چنین این تحفہ را
جملہ جہان عاشق شود خوانند ہر شام و سحر

باب اوّل در بیان توحید باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ گوید

گرد چو بالغ کودکے فرض ست شناسی حق برو
داند خدا بیشک یکے جز او نشاید کس دگر
بیچون بداں حضرت خدا مثلے ندارد ہا شبہ ہم
ہرگز نزادہ کس ازو، نے مادر او را نے پدر
اورا طعام و آب و زن ہرگز نباشد حاجتے
خوابے نہ او را غفلتے نے سہو را برے گذر
پشتی نخواہد از کسے نے مشورت با کس کند
جملہ جہان محتاج او از کس نخواہد او نصر
جوہر مرکب جسم ہم عرض و تناہی ہم مگو
نامش مخوان جز آنکہ آں صاحب شرع کردہ خبر

۱ے کل مجموعۂ اجزاء، اللہ تعالیٰ بسیط ہے اسکی کوئی جز نہیں، بعض جزو وہ نہ کل ہے نہ کسی کی جز نہ صحت تنہ متوز جمع صورت ۲ے مکان جگہ متکلمین کے نزدیک وہ امتداد موہوم یا موجود جو لمبائی، چوڑائی اور موٹائی میں جسم کے برابر ہو، فلاسفہ کے نزدیک حاوی کی اندرونی سطح جو محوی کی بیرونی سطح سے متصل ہو، چونکہ قرآن پاک میں ہے "الرحمٰن علی العرش استوی" اس لیے مستقل طور پر عرش کے جگہ ہونے کی نفی کردی، پیش آگے پس پیچھے راست دائیں چپ بائیں زیر نیچے زبر اوپر یعنی چھ جہتوں میں سے کوئی بھی ثابت نہیں کر سکتے ۳ے زندہ صاحب حیات شنوا سننے والا بینا دیکھنے والا خواست ارادہ نور روشنی ظلمت اندھیرا خیر بھلائی، شر برائی (ف) اللہ تعالیٰ کی سات صفتیں حقیقی محض ہیں حیات، ارادہ، قدرت، علم، کلام، سمع، بصر، ماتریدیہ کے نزدیک آٹھویں صفت تکوین ہے ۴ے عالم جہاں مختار صاحب اختیار، وہ مجبور نہیں ہے ایجاد پیدا کرنا مضطر مجبور ۵ے حادث وہ موجود جو پہلے موجود نہ ہو قدم بے ابتداء ہونا (ف) اللہ تعالیٰ اور اسکی حقیقی صفات قدیم ہیں باقی سب حادث ۶ے گویا صاحب کلام ازل وہ وقت جس کی ابتدا نہیں اس کے مقابل ابد ہے جس کی انتہا نہیں، بریک سخن ایک کلام پر یعنی مخلوقات کی پیدائش سے پہلے ایک صفت، کلام نفسی سے موصوف تھا امر حکم کرنے والا ناہی منع کرنے والا، صیغہ مراد صفت جملہ خبر یعنی کلام کی تمام قسمیں خبر کی طرف راجع ہیں لہٰذا کلام ایک صفت ہی ہوگی نہ کہ متعدد، بعد میں جب اس کا تعلق مامور بہ سے ہوگا اسے امر کہیں گے منہی عنہ سے ہوگا تو نہی، ۷ے حرف مخصوص آواز جو زبان کے مختلف مخارج پر اعتماد کی وجہ سے پیدا ہو صوت آواز مطلق، اعراب حرکات و سکنات ہجا حروف کو ایک دوسرے سے الگ الگ پڑھنا، خاطر خیال فکر سوچ (ف) کلام نفسی قدیم الفاظ کے قبیلے سے نہیں بلکہ از قبیل معانی ہے بلا تشبیہ جیسے بات کہنے سے پہلے آدمی سوچتا ہے۔

نے گل بگوئی بعض ہم رنگے نگوئی نے مزہ
بوئے نگوئی شکل ہم نے قد و قامت نے صُوَر
او را نگوئی در مکان نے عرش گوئی جائے او
نے پیش و پس نے راست و چپ نے زیر گوئی نے زبر
زندہ بداں حضرت جملہ شنوا است او بینا ست ہم
اشیا شدہ از خواست او ہم نور و ظلمت خیر و شر
موجود کردہ عالمے مختار در ایجاد ہم
عاجز نبودہ ہیچگہ وقتے نہ گشتہ مضطر
حادث بداں جملہ جہاں جز حق مداں کس را قدم
جملہ صفاتش ہمچنیں بیشک بداں جانِ پدر
گویا بداں حضرت خدا اندر ازل بر یک سخن
آمر بداں ناہی بداں صیغہ یکے جملہ خبر
حرفے ندارد صوت ہم اعراب در وے نے ہجا
دانی کلامش بیشکے از جنس خاطر ہم فکر

۱ے دیدہ شود دیکھی جائے گی، زیارت کی جائے گی از بعد جنت آخرت اگلے جہان میں جنت میں داخلے کے بعد (ف) یہ زیارت صرف مومنوں کو سر کی آنکھوں سے ہوگی دنیا میں اس طرح نہیں ہوتی ۲ے فرامش مخفف فراموش بھول جانا جنان جمع جنت زحمت تکلیف مدہوش بے خود یعنی اللہ کی ایک تجلی کے دیدار سے بے خود ہو کر دنیا کی تکلیفیں اور جنت کی راحتیں بھول جائیں گے ۳ے رویت دیدار مکان جگہ جہت جانب متصل بلا فاصلہ کیف کیفیت درک جاننا، چونکہ اللہ تعالیٰ مکان، جہت اور اتصال سے پاک ہے اس لیے اس کا دیدار ان سب چیزوں سے ماورا ہوگا، یہ وہ حقیقت ہے جو قیامت کے روز ہی معلوم ہوگی ۴ے خواب نیند محکی بیان کیا ہوا سلف پہلے بزرگ صد لک کروڑ اثر روایت، امام اعظم اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ہم نے خواب میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہے ۵ے واجب لازم، فرض خالق پیدا کرنے والا مقتدر قدرت والا یعنی اگر انبیاء تشریف نہ لاتے، شریعت بھی وارد نہ ہوتی تو بھی اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور وحدانیت پر ایمان لانا فرض ہوتا، عقلی دلائل ان کی طرف راہنمائی کرتے ۶ے تصدیق مان لینا ان تمام امور کا جو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں یہی ایمان ہے، رکن اصلی اصل بنیاد اقرار زبان سے اعتراف کرنا احکام دنیاوی احکام، یعنی ایمان در اصل دل کے ماننے کا نام ہے لیکن مسلمانوں والے دنیاوی احکام تب جاری ہوں گے جب زبان سے اقرار کرے گا، آئندہ شعر اسی بنیاد پر ہے

دیدہ شود حضرت خدا از بعد جنت آخرت
بینند جملہ مومناں ہر یک بدیدہ چشم سر
بکند فرامش ہر یکے نعمت جنان زحمت جہان
مدہوش جملہ مومنان از یک تجلے در نظر
رویت نباشد در مکان نے در جہت نے متصل
کیفے ندارد ایں سخن نے درک وے نے مثل دگر
دیدن خدا در خواب ہم باشد روا اندر شرع
محکی است از جملہ سلف صد لک دریں وارد اثر

باب دوم در احکام و ارکان ایمان گوید

گر انبیا ہم نامدے نے شرع بودے در جہاں
واجب شدے بر مردماں ایمان بخالق مقتدر
تصدیق دل ایماں بداں ایں رکن اصلی بیشکے
اقرار شد اندر زباں از بہر احکام اے پسر

تصدیق[1] گرداری بدل اقرار ناری بر زبان
باشی تو مومن نزد حق کافر بنزدیکِ بشر
گر مردے[2] اندر جبل نشنودہ علمے از کسے
آنجا بمیرد آں چناں یابد عذابے در سقر
ایماں[3] بیارد چوں کسے علمے نخواہد معرفت
عامی بود آں مومنے ایمان مقلد معتبر
ہرگز[4] نیاید مومنے بیروں ز ایماں ہیچگہ
گرچہ گناہاں می کند از صد کبائر بیشتر
چوں[5] کافرے کو میکند صد چند حسنہ طاعتے
از کفر ناید او بروں گرچہ کند عدد المطر
شکے[6] نیاری شبہ ہم ایمانِ خود جانانِ من
برحق بگو من مومنم ورنہ تو باشی از کفر
دوزخ[7] نماند مومنے جاوید لیکن چند گاہ
قدرِ گنہ رنجے کشد آید بروں پس زاں قدر
چوں[8] تو کنی عصیاں بسے نیکی بکن ہم متصل
عفوت کند حضرت خدا جملہ گناہ گردد ہدر

[1] تاری دراصل نہ آنے کا نہ لانے تو، یعنی اگر کوئی شخص دل سے... تا ہے زبان سے اقرار نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہے مگر ہم کیسے تسلیم کریں گے اور ہم اس کے ساتھ مسلمانوں والا معاملہ کس طرح کریں گے جب تک اقرار نہیں کرتا۔ [2] مرد سے کچھ لوگ جبل پہاڑ یعنی آبادی سے دور نشنودہ نہیں سنا سقر دوزخ یعنی اگر کسی کو کسی نے نہیں بتایا لیکن عقلی طور پر ذات و صفات کو پہچان سکتے تھے مگر نہ پہچانا۔ [3] یعنی اگر کوئی شخص علماء سے سن کر ایمان لے آتا ہے لیکن اسے دلائل کی خبر نہیں ہے تو اگرچہ وہ مقلد ہے اس کا ایمان معتبر ہے عامی عوام الناس میں سے ایک۔ بعض نسخوں میں عاصی ہے [4] کیونکہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اس لئے کبیرہ گناہوں کے سبب کوئی مومن ایمان سے خارج نہیں ہو سکتا۔ [5] چوں جیسے طاعتے یا عظمت کے لئے، بڑی نیکی عدد المطر بارش کے چھینٹوں کی تعداد میں، یعنی کافر جب تک دل سے تصدیق کرے کتنی ہی نیکیاں کرے کفر سے باہر نہیں آئیگا۔ [6] شک تردد شبہ بے یقینی کفر پہلے دو حرف مفتوح جمع کافر (ف) اگر کوئی پوچھے کہ کیا تم مومن ہو تو پورے وثوق سے کہنا چاہیئے کہ ہاں میں مومن ہوں، شک و شبہ کا مطلب یہ ہوگا کہ ایمان نہیں ہے۔ [7] جاوید ہمیشہ چند گاہ کچھ وقت قدر گنہ گناہ کے برابر (ف) اول تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم اور اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت کی بدولت مسلمان کے گناہ معاف فرما دے گا اور اگر خدانخواستہ جہنم میں گیا بھی تو گناہ کے مطابق سزا پاکر باہر آجائے گا [8] عفو معاف ہدر باطل (ف) شامت نفس سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار کے علاوہ فوراً کوئی نیک کام کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے معاف فرما دے گا۔

باب[1] سوم دربیان عقائد و عقوبت گوید

درگور[2] پرسش حق بداں بر کودکاں ہم بالغاں
منکر نکیرے پرسدش از وے چو غائب شد بشر
مومن[3] کہ باشد پارسا بدہد جوابے زود شاں
گویند اورا خسپ تو ہمچوں عروسے شاد در
عصاۃ[4] بعضے مومناں گویند جواب از فضلِ رب
کفار را بستہ زباں دائم عذاب بیشتر
غرقہ[5] بآبے گر شود شیرے خورد یا سوختہ
اورا سوالے دان یقین در گور نے ایں منحصر
درگور[6] ضغطہ داں بحق ابرار را آساں شود
اشرار را باشد چناں چوں درجوازاں نیشکر
اطفالِ[7] جملہ مشرکاں اندر سوال و از بہشت
کردہ توقف بیشکے آں شمع امت نامور
درگور[8] عاصی مومنے بیند عقابے چند گاہ
کفار را در گور داں دائم عذابے بیشتر

[1] عقائد وہ مسائل جنہیں ماننا چاہیے، عقوبت سزا [2] گور قبر کودکاں جمع کودک بچہ، منکر نکیر نامعلوم، ناواقف، خوفناک شکل و صورت والے دو فرشتے، بشر انسان (ف) میت سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تو اس ذات کریم کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ مومن اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحیح جواب دے گا کافر و منافق جواب نہ دے سکیں گے اور سزا پائیں گے بچوں سے یہ سوال ہوگا کہ تم اپنے والدین کو مومن چھوڑ کر آئے ہو یا کافر [3] پارسا پرہیزگار زود جلدی شاں انہیں خسپ صیغہ واحد حاضر فعل امر از خفتن، سو جا، عروس دلہن شاد خوش، مسرور [4] عصاۃ جمع عاصی نافرمان، گنہگار بفضل مہربانی، بستہ بندھا دائم ہمیشہ، بیشتر بہت زیادہ [5] غرقہ ڈوبا ہوا، سوختہ جلا ہوا منحصر بند (ف) میت کے اصلی اجزاء جہاں ہوں گے وہیں سوال ہوگا صرف قبر میں ہی نہیں ہوگا [6] ضغطہ تنگی، دبانا، ابرار جمع بر نیک، اشرار جمع شریر، بدکار، جوازاں بیلنا نیشکر گنا۔ [7] اطفال جمع طفل، بچہ، توقف ٹھہرنا، کوئی حکم بیان نہ کرنا شمع چراغ نامور مشہور (ف) حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے مشرکوں کے بچوں سے سوال اور ان کے جنت میں جانے کے بارے میں توقف کیا ہے، بعض حضرات نے کہا وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے، بعض نے کہا وہ اعراف میں ہوں گے۔ [8] عاصی گنہگار عقاب عذاب چند گاہ کچھ وقت، جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

لہ اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک نیک آدمی کو قبر میں انعام اور راحت ملتی ہے فاسق اور کافر کو عذاب۔ قبر گویا حوالات ہے۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ میت پتھر کی طرح ہے اس کو کچھ خبر نہیں نہ رنج کی نہ راحت کی۔ موجودہ زمانہ کے وہابی اور دیوبندی انہیں کے نقش قدم پر ہیں لہ کنجشک چڑیا خفیف مخفف نشینند بیٹھے۔ مصنف نے یہ تخفیف عام طور پر استعمال کی ہے مادہ مؤنث، نر مذکر (ف) دنیا سے رخصت کے بعد قیامت سے پہلے احادیث مبارکہ سے میت کے لئے حیاتِ برزخی ثابت ہے جس کی بنا پر علم اور رنج وراحت کا احساس ہوتا ہے اسکی حقیقت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم میں ہے تاہم بعض علماء نے کہا کہ روح اپنی جگہ پر ہوتے ہوئے جسم سے تعلق ہوتی ہے بعض نے فرمایا جسم کی ایک جز (دل) میں لوٹا دی جاتی ہے شہداء کی زندگی عوام سے اور انبیاء کی زندگی شہداء سے بلند و بالا ہے لہ ہمگنان تمام الا مگر (ف) قبر کے حالات جن اور انسان پر منکشف نہیں ہوتے تاکہ ان کا ایمان بالغیب باقی رہے اور نظام عالم برقرار رہے لہ صور قرنا، بگل دمد صیغہ واحد غائب فعل مضارع از دمیدن پھونکنا میرند صیغہ جمع غائب از مردن مرنا خیزند صیغہ جمع غائب از خاستن اٹھنا (ف) تفسیر مدارک میں ہے کہ صور تین دفعہ پھونکا جائے گا (۱) مخلوق خوف زدہ ہو جائے گی۔ (۲) تمام زندہ مر جائیں گے چالیس سال یہی حالت رہے گی (۳) تمام مخلوق زندہ ہو جائیگی مشہور یہی ہے کہ دو دفعہ پھونکا جائے گا جیسے مصنف نے کہا لہ دہان منہ خم یا خمیدت کے لئے، کہ بہت جھکائی ہوئی ہے منتظر انتظار کرنے والا (ف) حضرت اسرافیل علیہ السلام صور منہ سے لگائے منتظر کھڑے ہیں کہ کب حکم ہو اور وہ بجا دیں لہ اجساد جمع جسد جسم جملگی تمام مجنون پاگل وحش نامانوس جانور مثلاً درندے طیر پرندے بہائم جمع بہیمہ چوپایہ عدلے، عظمت کے لئے، عظیم انصاف، ہمگنان تمام جبر مجبور کرنا، زبردستی

انعام وراحت بعد و احسان کرم در گورہا
مومن کہ باشد صالحے بیند ہمیں شام وسحر
درگور باشد زندگی چون زندگی امروز ما
کنجشک شینند بر قبر مردہ بداند مادہ نر
راحت عذابے ہر چہ ہست از نیک و بد در گورہا
دانند خلقے ہمگنان الا ہمیں جن و بشر
صورے چو اول در دمد میرند جملہ زندگان
درصور دوئم بیشکے خیزند ہر یک از قبر
صورے گرفتہ در دہان دادہ خمے مرپشت را
یک پائے پیش و پس دگر باشد ہمیں او منتظر
اجساد و عالم جملگی مجنون و عاقل کودکان
جن و شیاطین وحش ہم طیر و بہائم در حشر
آیند حاضر جملگی ہر یک حسابے میدہند
عدلے شود بر ہمگنان ظلمے نہ بر کس نے جبر

لہ میزان ترازو جس میں قیامت کے روز اعمال تولے جائیں گے (ف) اعمال کے دفتر تولے جائیں گے اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال کو وزن عطا فرمائے لہ گران بھاری مصلح نیک ولی اللہ تعالیٰ کا دوست مفسد بدکار شقی بدبخت (ف) دنیا کے برعکس جس کے اعمال بھاری ہونگے ان اعمال کا پلڑا اوپر اٹھ جائے گا لہ نامہا جمع نامہ، نامۂ اعمال پران اڑنے والے راست دایاں، چپ بایاں (ف) ایمانداروں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں اور کافروں کا سینہ چیر کر بایاں ہاتھ پشت کی طرف نکال کر نامۂ اعمال دیا جائیگا اس حال میں کہ گردن پیچھے کی طرف مڑی ہوئی ہوگی، نعوذ باللہ تعالیٰ من ذالک لہ تیغ تلوار موئے سر سر کے بال (ف) ہر شخص کو پل صراط سے گزرنا پڑے گا لہ برق بجلی، باد ہوا، راکب سوار، راجل پیدل مور چیونٹی بتر بدتر کا مخفف لہ ماہ چاردہ، مرکب توصیفی چودھویں کا چاند سیہ تاریک، کالا، دیجور تاریک خوب تر بہت اچھی یعنی بعض چہرے اس قدر سیاہ ہوں گے کہ تاریک رات بھی ان سے اچھی ہوگی لہ جوارح جمع جارحہ، اعضاء، ہوش خوف دہشت، ارشاد ربانی ہے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور انکے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور انکے پاؤں گواہی دیں گے انکے اعمال کی لہ حوض کوثر میدان محشر میں یہ حوض ہوگا جسکے ایک کنارے کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت ہوگی، اس کے کوزے ستاروں کے برابر ہوں گے، نہر کوثر جنت میں ہوگی، جو نہر آب پانی، شیر دودھ خمر شراب، جس میں نشہ نہیں ہوگا، ان کے علاوہ اور نہریں بھی ہونگی

میزان بحق دان بیشکے از بہر مومن کافران
اعمال را وزنے شود آن خیر باشد خواہ شر
نیکی گران آید اگر مصلح بدان او را ولی
مفسد شقی باشد یقین شرے گران آید اگر
پس نامہا پران شوند یابند جملہ مومنان
در راست دست مومنان در دست چپ جملہ کفر
بر پشت دوزخ پل بدان خلقے رود بالائے آن
از تیغ باشد تیز تر باریک دان از موئے سر
بعضے چو برقے بگذرند بعضے چو باد و راکبے
بعضے چو راجل میروند بعضے چو مورے ہم بتر
روشن شود ہم روئے ہا بعضے چو ماہ چاردہ
بعضے سیہ گردد چنان دیجور شب زد خوب تر
آیند جوارح در سخن بدہند گواہی دست و پا
حیران شود جملہ جہان مردم زہوش بیخبر
ہم حوض کوثر حق بدان اندر بہشت اند چار جوئے
از آب شیر و شہد ہم جوئے چہارم از خمر

۱ مخلوق پیدا شدہ (ف) اہلِ سنت کے نزدیک جنت اور دوزخ اس وقت موجود ہیں جنت کے بارے میں ارشاد ہے اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ (متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے) اور جہنم کے بارے میں اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ (کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے)، کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ کے مطابق اس وقت کی نعمتیں قابل نفع نہیں رہیں گی، اگرچہ موجود ہوں گی، معتزلہ کے نزدیک جنت اور جہنم قیامت کے بعد پیدا ہوں گی، ۲ امروز آج مالک جہنم کا داروغہ ہیزم ایندھن دمبدم ہر ساعت، ہر لحظہ ہر گھڑی رضوان جنت کا داروغہ، کوشک محل، مشک کستوری ۳ جاوداں ہمیشہ، مرگ موت، علل جمع علت بیماری، آتش آگ سقر دوزخ ۴ قدر مقدار، ذنب گناہ، صد سو کشک محل کوشک کو مخفف، گہر موتی ۵ گرد صیغہ واحد غائب فعل مضارع از گردیدن پھرنا گرد اردگرد نحطہ پہلا حرف مفتوح عذاب (ف) یہ خاص ان لوگوں کے لیے ہے جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا، یا محبوبانِ الٰہی کی شفاعت کی برکت شامل حال ہوگی یا مومن کامل ہوں گے جو کسی لغزش کے سبب کچھ وقت کے لیے دوزخ میں جائیں گے ورنہ مصنف خود گزشتہ شعر میں کہہ چکے ہیں کہ مومن اپنے گناہ کے مطابق عذاب دیکھے گا ۶ پری جن کی مادہ نیل پانا، مشتہر مشہور (ف) نیز امام ابو شکور سالمی بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مسلمان جن صرف آگ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے جنت نہیں پائیں گے لیکن اصح یہ ہے کہ وہ جنت کی نعمتوں سے دیکھنے، سننے اور سونگھنے سے لطف اندوز ہوں اور اپنے اہل سے قربت کریں بہشتی حوروں سے نہیں، فرشتے اب بھی جنت میں جاتے ہیں اور جنتی نعمتوں کو دیکھ کر فرحت حاصل کرتے ہیں (شرح) ۷ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا اور اس کی پکڑ سے بے خوف ہونا کفر ہے (ف) اِنَّهٗ لَا یَیْاَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ حضرت عطار نے فرمایا: نا امیدی از رحمت شیطاں بود، نیز ارشاد ہے وَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (اللہ کی خفیہ تدبیر سے نقصان والے ہی بے خوف ہوتے ہیں) غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے یا اس کی عطا سے انبیاء کو یا ان کے واسطے سے اولیاء کو، نجومی اگر کہے کہ مجھے غیب کا علم ہے تو اس کی تصدیق کفر ہے۔

۱ مخلوق دان امروز تو جنت جہنم ہر دو را
این ہر دو را با اہلِ خود فانی مدان اے نامور

۲ امروز مالک مے کشد ہیزم بدوزخ دمبدم
ہر لحظہ رضوان کوشکے سازد ہمیں از مشک تر

۳ مومن بجنت جاوداں نے مرگ بیند نے علل
کافر بسوزد ہمچنیں دائم بآتش در سقر

۴ مومن بقدرِ ذنب خود بیند عذاب و بعد ازاں
آید بروں جنت رود صد کشک یابد از گہر

۵ مومن بدوزخ چوں رود آتش نہ گردد گردِ او
سختی نہ او را در سقر الا کہ خوف و یا خطر

۶ دوزخ بسوزد جن پری کافر چو باشد بالیقیں
در نیلِ جنت پریاں دان اختلافے مشتہر

۷ نومید بودن از خدا ہم ایمنی از کفر دان
تصدیق کاہن کفر شد از غیب چوں گوید خبر

۱ (ف) شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ مدارج میں فرماتے ہیں کہ یہ عقیدہ کہ کوئی ولی نبی کے برابر ہو سکتا ہے کفر ہے، اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء تمام فرشتوں سے افضل ہیں ۲ زہاد جمع زاہد، عبادت گزار ملک فرشتہ (ف) خاص فرشتے چار ہیں حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، اور عزرائیل علیہم السلام، اولیاء امت ان چار کے علاوہ فرشتوں سے افضل ہیں، عوام الناس کا حکم آئندہ شعر میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل ہیں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ ۳ (ف) انبیاء اور رسل کے بعد تمام مخلوق سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں یہ اہلِ سنت کا مذہب ہے، شیعہ خلفاء ثلاثہ کے منکر اور دشمن ہیں، خارجی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن اور گستاخ ہیں، شیعہ کو رفضی اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس لیے چھوڑ دیا تھا کہ وہ شیخین کریمین کو برا بھلا کہنے کے لیے تیار نہ تھے ۶ (ف) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی پاورشاہ ہیں کہ وہ نبوت کے اعلان سے پہلے زوجیت سے مشرف ہوئیں اپنا تمام مال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت و رضا جوئی کے لیے صرف کر دیا، اور عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں ان کے بعد صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ ہیں جو حبیبۂ حبیبِ خدا ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کے لیے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں بڑے بڑے صحابہ ان سے مسائل دریافت کرتے تھے، تمام صاحبزادیوں سے افضل اور چہیتی بیٹی حضرت خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء ہیں قیامت کے دن منادی ندا کرے گا اہلِ محشر! آنکھیں نیچی کر لو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی گزرنے والی ہیں، زہرا آفتاب والی ۷ سخنے بات (بری بات) اصحاب وہ خوش بخت حضرات جو ایمان کی حالت میں بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اسی حالت پر دنیا سے رخصت ہوئے۔ سیارہ، ستارہ (حرکت کرنے والا) (ف) صحابۂ کرام وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کی بدولت آج ہمارے پاس قرآن اور حدیث کی برکات کے مالا مال ہیں، ان سے بے تعلق ہونے کا مطلب ایمان و قرآن کے سب برباد ہونے کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا، حدیث شریف میں ہے کہ جب تم میرے اصحاب پر سب و شتم کرنے والوں کو دیکھو تو کہو لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ تمہارے شر پر خدا کی لعنت۔

۱ ہرگز نباشد اولیا چوں انبیاء در مرتبہ
نے از فرشتہ ہیچکس باشد چو ایشاں اے پسر

۲ زہاد جملہ اولیاء باشند افضل از ملک
جز از خواص چار کس ہر چار ایشاں نامور

۳ جز انبیاء و اولیاء زہاد و صالح مردماں
فضلے ندارد بر ملک دیگر عوامی از بشر

۴ ہرگز نباشد ہیچکس پس انبیاء بوبکر چوں
از بعد او می داں عمر پس بعد ازاں عثمان نگر

۵ وز بعد او حیدر بداں کو بود شاہے در جہاں
مسلم شوی مخلص ہمیں از رفض گردی پاک تر

۶ افضل خدیجہ شد زناں پس عائشہ افضل بداں
افضل ز جملہ دختراں تو فاطمہ زہرا شمر

۷ سخنے مگو در حقِ کس اصحاب احمد مصطفےٰ
سیارہ دانی ہر یکے نے ہمچو شاں کس راہبر

کیں: در اصل کہ ایں، نفر: فرد (ف) ان دس حضرات کو عشرہ مبشرہ (وہ دس جن کے جنتی ہونے کی بشارت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برسر منبر دی) کہتے ہیں، قافیہ کی رعایت کے لیے حضرت عمر کا ذکر آخر میں کیا ورنہ رتبے میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل ہیں چار خلفاء راشدین (۵) حضرت سعد بن ابی وقاص (۶) حضرت سعید بن زید (۷) حضرت طلحہ بن عبید اللہ (۸) حضرت ابو عبیدہ ابن عامر الجراح (۹) حضرت زبیر بن عوام (۱۰) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ میثاق عہد پیمان ذراری جمع ذریت، اولاد اس عبارت میں قلب ہے ذراری مضاف ہے آدم کی طرف اولاد آدم رستہ پہلا حرف مفتوح صیغہ واحد اسم مفعول از رستن، چھوٹنا، نجات پانا (ف) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے تمام اولاد کو نکالا اور ان سے عہد لیا: "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ" سب نے کہا بَلٰی، ہاں تو ہمارا رب ہے پھر انہیں سجدہ کا حکم دیا بعض نے دو سجدے کئے بعض نے ایک اور بعض نے بالکل سجدہ نہ کیا، یہ میثاق وادی نعمان (مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان) میں لیا گیا۔ منکدر: مکدر، میلا (ف) مصنف نے چھ چیزوں کا ذکر کیا ہے جن کو فنا نہیں اسی طرح ارواح بھی باقی رہیں گی۔ مرقوم لکھا ہوا خامہ قلم (ف) حدیث شریف میں ہے جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ "جو کچھ ہونے والا ہے قلم اسے لوح محفوظ میں لکھ کر خشک ہو چکی ہے"۔ بیروں میا بغاوت مکن تیغ تلوار، جور ظلم جبر زیادتی (ف) مسلمان بادشاہ کے خلاف بغاوت جائز نہیں فتاویٰ رضویہ میں جامع صغیر کے حوالہ سے ہے اگر بارہ ہزار افراد بادشاہ کی مخالفت میں متفق ہوں تو اس کے خلاف خروج کیا جا سکتا ہے ورنہ نہیں (شرح)۔ غزو: جہاد، باغیاں جمع باغی، مسلم بادشاہ کی اطاعت سے انحراف کرنے والا، علم جھنڈا بکش قتل کر تعجیل کر بہت جلد۔

تحقیق داں کیں دہ نفر از اہل جنت بیشکے
بوبکر و عثماں ہم علی دانی چہارم شہ عمر
سعد و سعید طلحہ داں ہم بوعبیدہ، ہشتمی
دانی زبیر او شد نہم ہم عبد رحماں نامور
میثاق را برحق بداں زادم ذراری جملگی
منکر مشو تو زیں سخن رستہ شوی روز حشر
تو نار و جنت عرش را کرسی و ہم لوح و قلم
موجود داں مخلوق ہم فانی مداں ہم منکدر
در لوح مرقوم آنچہ شد زاں خشک و فارغ شد قلم
جز او نباشد ہیچ گاہ ہرگز نہ گردد خامہ تر
بر بادشاہاں ہیچ گہ بیروں میا تیغے مکش
بکنند ظلمے گرچہ شاں صد جور بینی یا جبر
غزوے بکن با باغیان زیر علم سلطان خود
باغی چو بینی شد کسے او را بکش تعجیل تر

رخصت: اجازت، افطار روزہ نہ رکھنا، صوم: روزہ، قصر: چار رکعت والی نماز کی دو رکعت ادا کرنا (ف) یہ مسائل اگرچہ فقہ سے متعلق ہیں لیکن چونکہ ان کا ماننا لازم ہے اس لیے اعتقادیات میں بیان کئے گئے، احناف کے نزدیک سفر میں ظہر، عصر اور عشاء دو دو رکعت ہی فرض ہیں اگر کسی نے چار رکعتیں ادا کیں تو آخری دو رکعت نفل ہوں گی۔ حدیث شریف میں ہے صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ لہٰذا فاسق کے پیچھے نماز (جمعہ یا اور کوئی نماز) ادا کی تو ادا ہو جائے گی مگر کراہت کے ساتھ البتہ ایسے شخص کو امام بنانا گناہ ہے۔ جو شخص طہارت کاملہ پر موزہ پہن چکا ہو مقیم ہو تو ایک دن رات وضو ٹوٹنے کے بعد اور مسافر ہو تو تین دن رات مسح کر سکتا ہے۔ ابرار مر اشرار را، نیکوں کی شفاعت گنہگاروں کے لیے سقر دوزخ۔ اہل سنت کے نزدیک اموات کے لیے صدقہ اور دعا مستحسن ہے ارشاد ربانی ہے وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ الآية احادیث سے بھی یہ امر ثابت ہے اہل سنت کے معمولات میلاد شریف، گیارھویں شریف، عرس، تیجا اور ساتواں ایصال ثواب ہی کی قسمیں ہیں۔ مغز: مخ، جاناں اے عزیز ارشاد ربانی ہے اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ دجال مفرد، دابۃ چوپایہ، خر گدھا (ف) دجال قیامت کے قریب نمودار ہوگا ایک آنکھ سے کانا اور خدائی کا دعویدار ہوگا اسکے ہاتھ پر خوارق ظاہر ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر اسے قتل کریں گے، مودودی صاحب کے خیال میں دجال کی حقیقت افسانے سے زیادہ نہیں ہے، مرزائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں یہ دونوں خیال احادیث کی رو سے باطل ہیں، دابۃ الارض عجیب الخلقت جانور جس کے اعضاء مختلف جانوروں جیسے ہونگے یہ بھی علامات قیامت میں سے ہے۔ یاجوج بہت ہی چھوٹے قد کی مخلوق حتی کہ بعض بالشت بھر ہیں، ماجوج طویل القامت ساٹھ گز لمبی مخلوق، دونوں یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور سد سکندری کے پیچھے بند ہیں، قریب قیامت نکلیں گے اور جو چیز سامنے آئے گی کھا جائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک ہوں گے۔

رخصت بداں اندر سفر افطار افضل صوم داں
جائز نگویم در سفر اندر نماز الا قصر
باید گذاری جمعہ را پس ہر کہ باشد نیک و بد
مسحے بکن بر موزہا باشی بخانہ یا سفر
میداں شفاعت برحق است ابرار مر اشرار را
خواہند از حضرت خدا آرند بیروں از سقر
از بہر مردہ زندگاں بدہند صدقہ یا دعا
گردد عذابے دور شاں یابند راحت بیشتر
مشکل چو کارے مر ترا آید گہے مے خواں دعا
مغز عبادت داں دعا وارد دعا جاناں اثر
دانی قیامت را نشاں دجال دیگر دابہ ہم
عیسیٰ فرو آید کشد دجال را از پشت خر
یاجوج با ماجوج ہم پیدا شود اندر جہاں
سر ہائے بعضے آسماں باشند بعضے یک شبر

ے شمس سورج طلوع نکلنا، نزاع اختلاف مفتوح کھلا ہوا (ف) علامات قیامت میں سے سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا ہے، اس وقت سب کافر ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان قبول نہ ہوگا ے زناں جمع زن عورت، بعض نسخوں میں کثرت زنا ہے یعنی بدکاری اسپ گھوڑا (ف) حدیث شریف میں ہے علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت عام ہوگی، زنا کی کثرت ہوگی، شراب پی جائے گی مرد چلے جائیں گے (لڑائیوں میں مارے جائیں گے) اور عورتیں باقی رہ جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا سرپرست ایک مرد ہوگا، عورتوں کا بغیر کسی عذر اور ضرورت کے گھوڑوں پر سوار ہونا بھی قیامت کی نشانی ہے ے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ بہت سے علم پڑھیں گے لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے (چنانچہ اس زمانے میں یہ وبا عام ہے) ے مشغول مصروف بنا تعمیر (ف) دنیاوی نقصان یا ضرر کی بنا پر موت کی آرزو ممنوع ہے لیکن اگر دینی نقصان یا ضرر کے خطرے کے پیش نظر آرزو کی جائے تو حرج نہیں ے منقطع فیصل (یعنی شریف اور خاندانی لوگ، اچھے اچھے ناموں والے مزدور ہوں گے اور گھٹیا قسم کے لوگ معزز اور محترم ہوں گے، ے بوادی جمع بادیہ جنگل اہل بوادی جنگلی روستا دیہاتی چوپاں گائے چرانے والا شباں بکریاں چرانے والا، دوسرا مصرع پہلے مصرع میں مذکور افراد کی صفت ہے، کفش جوتا پگے مخفف پگڑی، دستار موصوف صفت مل کر مبتدا اس کی خبر آئندہ شعر ہے ے قصر محل، کوٹھی، یعنی وہ چرواہے اور کاشتکار قسم کے لوگ شہروں میں آکر بلند و بالا عمارات تعمیر کریں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے۔

ازسوئے مغرب شمس را باشد طلوعے بے نزاع
بستہ شود در توبہ را کان بود مفتوح بر بشر
کثرت زنا اندر جہان دانی قیامت را نشان
بر اسپ چوں بینی زنان آید قیامت زود تر
دیگر نشانے علمہا خوانند خلقے بے عمل
ساجد بہ بینی اندکے مسجد بیابی بیشتر
مشغول بینی در بنا خلقے شدہ از جان و دل
مرگے بخواہی آں زمان مردن ہمیں بہتر شمر
محمود احمد تاج دین مزدور بینی ہر طرف
شادی قبولا زیر کا منقطع شدہ ہم مشتہر
اہل بوادے روستا چوپاں، شباں ہم جنت لان
کفشے نہ گاہے پائے شان پگے نبودے شان بسر
دانی قیامت بیشکے ایشاں چو بینی شہرہا
مشغول گشتہ در بنا ہر یک بقصرے مفتخر

ے ے سنگ خارا سخت پتھر، صغر بچپن کبر بڑھاپا، بڑی عمر (ف) بچپن میں چونکہ ذہنی قوی ترقی پذیر ہوتے ہیں اس لیے اس وقت جو بات یاد کی جائے ذہن میں راسخ ہوتی ہے جوانی کے بعد ذہنی قوتیں زوال پذیر ہوتی ہیں اس لیے کم ہی کوئی بات ذہن میں بیٹھتی ہے ے آموز صیغہ واحد حاضر فعل امر از آموختن، سیکھنا، خط خوش خطی، صرف وہ علم جس میں الفاظ کی ساخت سے بحث کی جاتی ہے لغت وہ علم جس میں الفاظ مفردہ کے معانی بیان کئے جاتے ہیں، نحو وہ علم جس میں اسم فعل اور حرف کے آخری حالات سے باعتبار اعراب و بنا اور باہمی ترکیب سے بحث کی جاتی ہے، معانی وہ علم جس میں موقع محل کے مطابق کلام کرنے کی بحث ہوتی ہے بیان جس میں ایک مقصد کو مختلف طریقوں سے بیان کرنے کا انداز بتایا جاتا ہے، توحید علم عقائد، فقہ اعمال اور ان کے احکام کا بیان، خبر حدیث (ف) اصل مقصود قرآن و حدیث اور اعتقادی و عملی مسائل کا جاننا ہے اس مقصد کے لیے مفید اور معاون علوم بھی حاصل کرنے چاہییں ے نافع مفید منجی نجات دینے والا حور جمع حوراء بڑی آنکھ والی عورت سقر دوزخ (ف) علم کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اس کے مطابق عقیدہ اور عمل اپنا کر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کی جائے باقی سب زائد امور ہیں ے حضرت عارف رومی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎

علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

ے صدر بلند جگہ، شینی دراصل نشینی تھا تو بیٹھے مرتفع اونچا ہو کر، کسب کاروبار، محنت، مزدوری شمر صیغہ واحد حاضر فعل امر از شمردن گننا (ف) علم کا مقصد اگر رضائے الٰہی نہیں ہے بلکہ دنیا کمانا ہے تو وہ علم محنت مزدوری سے بھی برا ہے کیونکہ جائز طریقے سے کسب معاش جائز اور مستحسن ہے اور دنیا کے لیے علم کا حصول مذموم ہے

باب چہارم در بیان علم و عمل و فضل آن گوید

بر سنگ خارا نقش دان علمے کہ خوانی در صغر
بر آب دان آن نقش را علمے کہ خوانی در کبر
قرآن بخوان تفسیر ہم آموز خط صرف و لغت
نحو و معانی با بیان توحید ہم فقہ و خبر
علمے بخوان کان ترا نافع بود منجی شود
جنت بیابی حور ہم یابی خلاصی از سقر
علمے کہ خوانی بہر حق بیشک ترا منجی بود
نے بہر فتویٰ نے قضا نے بہر نان شغلے دگر
علمے کہ خوانی بہر حق دان سود خود آن علم را
علمے نہ بہر حق بود زان علم بینی صد ضرر
گر علم خوانی بہر آن بر صدر شینی مرتفع
آن علم دان چون کسب اہل کسب زان بہتر شمر

حیلہ[1] نیاموزی گہے منکر نہ گردی از حیل
از شرع بیروں پائے خود ہرگز نیاری اے پسر

چوں[2] دوست داری علم را یا عالمے متعلّمے
تو پاک گردی از گنہ ہے کہ کردی در عمر

وقتیکہ[3] بینی طالبے مر علم را یاری بکن
جنّت بیابی از خدا گلکے دہی گر منکسر

گر[4] علم خواند مردمے بکند عبادت اندکے
باشد زخاصاں نزدِ حق وز عابداں نزدیک تر

فضلے[5] کہ دارد عالمے بر عابداں ہم زاہداں
چوں فضل احمد مصطفےٰ بر کم کمینہ از بشر

باعالماں[6] نسبت مکن عابد کہ تنہا خویش را
خواہد خلاصی از خدا عالم خلاصی صد نفر

شو[7] خاک پائے عالماں تا جائے یابی در جناں
شو دُور تر از جاہلاں تا تو نسوزی در سقر

مقصود[8] از علم ست عمل درس و قضا مقصود نے
عالم کہ باشد بے عمل دانی کمانے بے وتر

[1] حیل جمع حیلہ (ف) وہ تدبیریں جو شریعت مبارکہ میں جائز ہیں اور فقہاء نے بیان کی ہیں ان کا منکر نہ ہونا چاہیے لیکن احکامِ شریعت سے گریز (کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام بنانے کے لیے) یا کسی کی حق تلفی کے لیے حیلہ بہانہ اختیار کرنا ناجائز ہے [2] (ف) دین کے علم یا عالم یا متعلم کی محبت و تعظیم گناہوں کے لیے کفارہ کی حیثیت رکھتی ہے [3] یاری امداد، خدمت، کمک، قلم، منکسر ٹوٹا ہوا (ف) علم دین کے طالب کی امداد اگرچہ معمولی ہو غنیمت جاننی چاہیے [4] اگر کوئی شخص علم دین پڑھے اور فرائض و واجبات کے علاوہ زیادہ عبادت نہ کرے اور اپنا باقی وقت خدمت دین میں صرف کرے تو وہ عابد سے زیادہ مقبول ہے کیونکہ نوافل وغیرہ عبادات کا فائدہ صرف اس شخص کو حاصل ہوگا اور علم اسکے لیے بھی مفید ہے اور دوسروں کے لیے بھی، [5] عابداں عبادت کرنے والے، زاہداں دنیا کی لذتوں سے کنارہ کشی کرنے والے (ف) حدیث شریف میں ہے "فضل العالم علی الجاہل کفضلی علی ادناکم" عالم کو جاہل پر فضیلت اتنی ہے جتنی مجھے تم میں سے ادنیٰ آدمی پر [6] باعالماں نسبت مکن یعنی عابد کا مقابلہ خادم دین عالم سے نہ کر (ف) حضرت سعدی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

گفت او گلیم خویش بدر می برد زموج
ویں جہد می کند کہ بگیرد غریق را

[7] خاک پا خادم اور محب (ف) حدیث شریف میں ہے "المرء مع من احب" آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا، خادم دین عالم چونکہ جنت میں ہوگا لہٰذا اس کا خادم اور محب بھی جنت میں ہوگا، جاہل اگر دوزخ میں گیا تو اپنے دوست کو بھی لیتا جائے گا [8] درس پڑھانا، قضا قاضی بننا، بے عمل یعنی فرائض و واجبات بھی ادا نہیں کرتا، وتر سہ حرفی مفتوح کمان کا چلہ جہاں تیر رکھ کر چلاتے ہیں (ف) علم بغیر عمل کے اسی طرح بے فائدہ ہے جیسے کمان بغیر چلہ کے۔

علمے[1] کہ حاصل شد ترا ترس از خدا تقوے بکن
ورنہ تو باشی دزدِ دیں ہم راہزن ہم حیلہ گر

باب پنجم در قضائے حاجت و وضو و تیمّم و غسل گوید

چوں[2] در قضا حاجت روی زورے بکن بر پائے چپ
در سوئے قبلہ رو مکن ہم پشت را اے نامور

چوں[3] در قدم جا میروی اوّل بنہ تو پائے چپ
گر با تو باشد کاغذے آں دُور کن با خود مبر

چوں[4] بول و غائط مر ترا زحمت دہد در حال کُن
گر تو بداری ساعتے صد رنج بینی صد ضرر

دائم[5] تو باشی با وضو جامہ نپوشی ریم گیں
چوں تو شوی ہم بے وضو در حال کن تعجیل تر

وقتے[6] کہ گردی بے وضو نظرے مکن در مصحفے
نظرے مکن در آسمان سیّارہ نے شمس و قمر

نے[7] سوئے کعبہ کن نظر نے سوئے روئے عالماں
نے ذکر گوئی نے سبق نے روئے مادر نے پدر

[1] ترس ڈر، تقویٰ ممنوعات شرعیہ سے پرہیز، دزد چور، راہزن ڈاکو، حیلہ گر، حیلہ ساز (ف) جو علماء، عمل، تقویٰ و پرہیزگاری سے خالی ہیں اور دنیا کا مال کمانے اور دنیا داروں کو خوش کرنے کے لیے اُلٹے سیدھے مسئلے بیان کریں وہ علماء سُو ہیں اور دین کے رہزن [2] قضا حاجت پاخانہ کرنے کے لیے زورے بکن بر پائے چپ، بائیں پاؤں پر اپنا وزن ڈال (ف) جانب قبلہ کا ادب اور احترام ہے کہ ایسی حالت میں اس طرف نہ منہ ہو نہ پشت، [3] قدم جا بیت الخلاء، اوّل پہلے، بنہ صیغہ واحد حاضر فعل امر از نہادن رکھنا، چپ بایاں، کاغذ یعنی ایسا کاغذ جس پر خدا اور رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا اسم گرامی یا قرآن و حدیث لکھا ہوا ہو کیونکہ [4] بول پیشاب غائط پاخانہ در حال جلدی، گر تو بداری اگر تو روکے رکھے گا (ف) جماعت کھڑی ہے ایک شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی حاجت ہے پہلے قضاء حاجت کرے [5] ریم گیں میلا کچیلا (ف) ہر وقت باوضو رہنا بہت بڑی فضیلت ہے، امام سرخسی قدس سرہٗ کے متعلق کہتے ہیں کہ شب وصال انہیں دست آرہے تھے رات ٹھنڈی تھی اسکے باوجود سترہ مرتبہ وضو کیا اور فرمایا مجھے بارگاہِ الٰہی میں بے وضو حاضر ہوتے ہوئے حیا آتی ہے۔ [6] مصحف قرآن پاک، سیّارہ ستارہ، شمس سورج قمر چاند (ف) قرآن پاک کو دیکھنا بھی عبادت ہے، چاند سورج اور آسمان، اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کے آثار ہیں اس لیے انکی طرف نظر کرتے وقت باوضو ہونا چاہیے [7] بیت اللہ شریف، علماء دین اور والدین کی زیارت اور ذکر خداوندی عبادت ہے لہٰذا باوضو ہونا بہتر ہے

لے قریب میت کو نہیں جنازہ (ف) نیند کے وقت آدمی کی روح آسمان کی طرف عروج کرتی ہے، اتنا کھانا کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے پر قادر ہو فرض ہے، مسلمان میت کا غسل کفن دفن واجب ہے، مومن کا سر منڈانے یا کنے کے ارادے سے ... نہیں ہوتا، سلام کا جواب دینا واجب ہے، نیک کام کے ارادے سے مسجد میں جانا عبادت ہے لہذا ان مواقع پر باوضو ہونا بہتر ہے ۲ے بزہ گنہگار، فاقہ بھوک فقر نادار ی قرآن پاک کو غلاف کے بغیر بے وضو ہاتھ لگانا مکروہ ہے لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ، جنبی کا مسجد میں جانا ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَائِضٍ ۴ے منی وہ سفید پانی جس کے خارج ہونے سے انتشار رہ جاتا رہتا ہے دفق اچھلنا، شہوت انتشار، حشفہ وہ حصہ جسم جو ختنہ کرنے سے ظاہر ہو جاتا ہے فروج جمع فرج عورت کی شرمگاہ، دبر پچھلی جانب ۵ے انزال منی کا تیزی سے نکلنا، بہائم جمع بہیمہ چوپایہ (ف) زندہ انسان کے آگے یا پیچھے حشفہ غائب ہو جائے تو دونوں پر غسل واجب ہے اگرچہ انزال نہ ہو، مردہ یا چوپایہ کے ساتھ یہ حالت ہو تو غسل تب واجب ہوگا جب انزال ہوگا ۶ے محتلم جسے نیند میں انزال ہو جائے نشاط لذت فجر صبح کی نماز (ف) مرد یا عورت کو خواب میں انزال ہو اور رطوبت بھی محسوس ہو تو غسل لازم ہے ورنہ نہیں اسی غسل سے نماز ادا کی جاسکتی ہے ۷ے نفاس بچے کی پیدائش کے بعد جو خون آئے حیض ماہواری، وہ خون جو بالغہ عورت کے رحم سے خارج ہو اور تین دن سے زیادہ اور دس دن تک ہو (ف) جب حیض و نفاس کا خون بند ہو جائے تو عورت پر غسل فرض ہے ۸ے جمعہ، عید الفطر، عید الاضحی اور حاجی کے لیے عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کو غسل کرنا سنت ہے اور مردے کو غسل دینا واجب ہے۔

لے نے رد سلامی ہم کنی نے اندر آئی مسجدے
نے خواب بکنی نے خوری تجہیز میت ہم سفر

۲ے این جملگی آداب دان اجرے بیابی بیعدد
یا کن تیمم یا وضو آنگہ عبادت اے پسر

۳ے مصحف نگیری بے وضو مسجد نیائی ہم جنب
بزہ گار گردی بیشکے ہم فاقہ بینی ہم فقر

۴ے آب منی ظاہر چو شد با دفق و شہوت جانِ من
یا حشفہ غائب چوں شود اندر فروجے یا دُبر

۵ے انزال باشد خواہ نے فرض بدانی غسل را
وطی بہائم مُردہ ہم انزال آنجا معتبر

۶ے گر محتلم گردی شبے دیدہ منی آب نشاط
غُسلے بکن در صبحدم ہم زاں وضو بگذار فجر

۷ے چوں از نفاس و حیض ہم پاکی بہ بیند عورتے
پاکیزہ بکند غسل او ایں غُسل را فرضے شمر

۸ے سنّت بدان غُسل جمعہ در عید ہر دو عرفہ ہم
بر مُردہ ہم واجب شدہ غُسلے بدہ پاکیزہ تر

لے مسئلہ کوئی حاجت درپیش ہو تو غسل کرنا مستحب ہے اسی طرح کافر مسلمان ہو اور وہ جنبی نہیں ہے اور نہ ہی اسکے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہے تو اسے غسل کرنا مستحب ہے۔ (ف) فتاویٰ برہنہ میں امام نجم الدین نسفی سے منقول ہے کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خواب میں) نماز حاجت سکھائی، دو رکعت نماز جب چاہے پڑھے جمعہ کی رات پڑھے تو بہتر ہے پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ کافرون دس مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھے، سلام کے بعد سر سجدہ میں رکھ کر دس مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور دس مرتبہ یا غیاث المستغیثین پڑھے پھر اپنی حاجت عرض کرے پھر ایک ہزار مرتبہ یارب یارب کہے انشاء اللہ العزیز دینی اور دنیاوی حاجت برآئے گی (شرح) ۲ے مسئلہ وضو میں ہر عضو دھوتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا چاہیے، ہر عضو دھونے کے وقت الگ الگ دعائیں دیکھنا ہوں تو بہار شریعت از حضرت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی قدس سرہ میں ملاحظہ ہوں ۳ے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خوف نہ ہوتا لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ ہر وضو کے وقت انہیں مسواک کا حکم دیتا، روزہ دار کسی وقت بھی مسواک کر سکتا ہے، عطر کا استعمال سنت ہے ۴ے ریش داڑھی سبلت مونچھ، شانہ کنگھی، دام قرض، غم پریشانی فرق مانگ ۵ے مسئلہ اگر پانی نہ ہو یا اتنا ٹھنڈا ہو کہ استعمال سے بیماری کا صحیح خطرہ ہے یا پانی تک پہنچنے میں خطرہ ہے تو جنبی اور بے وضو ایک جیسا تیمم کریں گے یعنی جنس زمین پر ایک دفعہ ہاتھ مار کر منہ پر اور دوسری مرتبہ بازوؤں پر مسح کیا جائیگا، تیمم کا معنی قصد کرنا ہے ۶ے خاک مٹی، ریگ ریت گچ چونا نقع غبار (ف) جو چیز جلنے اور پگھلنے کے قابل نہ ہو جنس ارض سے ہے اس سے تیمم جائز ہے، لکڑی، کپڑا یا سونا چاندی پر غبار پڑا ہوا ہے تو اس سے بھی تیمم کیا جاسکتا ہے ۷ے سورۂ قدر انا انزلنا فی لیلۃ القدر۔

لے چوں پیش آید حاجتے غسلے بکن از جان و دل
مسلم چو گردد کافرے آں غسل آں ہم دوست تر

۲ے ہر عضو را می شو بگو کلمہ شہادت بارہا
بیشک شوی پاک از گنہ جنت درآئی ہشت در

۳ے مسواک را در ہر وضو دائم بکن در صوم ہم
خوشبو بکن تو جامہ تن گردی معطر در حشر

۴ے در ریش سبلت شانہ کن یابی اماں از دام و غم
در سینہ گرداں شانہ را ہمرہ بکن ہم فرق سر

۵ے یکساں تیمم ہر دو را محدث بود یا خود جنب
چوں تو نیابی آب را یا سرد بینی یا خطر

۶ے از جنس ارضی ہر چہ ہست از خاک و ریگ و سرمہ گچ
سازی تیمم در نقع گر خاک باشد خوب تر

۷ے در غسل کردن ہم وضو سخنے مگو با ہیچ کس
فارغ شوی چوں از وضو میخواں ہمیں سورہ قدر

پیش از سخن بگذار تو از حق بخواہی حاجتے
گردد روا حاجت ترا فی الحال یابی زودتر

باب ششم در بیان اوقات نماز و عقوبت تارک الصلوٰۃ

داری بپا اوقات را در ترکِ آں ملعون شوی
تارک مُصِر کافر بداں ہم جائے او دوزخ شمر

چوں تو کنی دو وقت را یکجا جمع در روز و شب
محبوس باشی یک حقب اندر جہنم ہم سقر

چوں تو گذاری فجر را سخنے مگو با ہیچکس
تا در طلوع مہر خواں گی عا گردی تو شخصے معتبر

گردی بدوزخ سوختہ آنجا بمانی سالہا
چوں تو کنی ترکِ جمعہ خمس جماعت اے پسر

چوں بشنوی بانگ اذاں ساکت شوی سخنے مگو
مشغول در کارے مشو مے کن اجابت نامور

ترکِ اجابت چوں کنی یا خود سخن گوئی دراں
آید بلا ہا ہر زماں در پیش تو تعجیل تر

لہ مسئلہ وضو کرنے کے بعد کسی سے گفتگو کیے بغیر دو رکعتیں شکرانۂ وضو کے طور پر پڑھی جائیں (تحیۃ الوضو نہیں کہنا چاہیے کیونکہ وضو وسیلۂ نماز ہے) ان کے بعد دعا مانگی جائے تو قبولیت کی غالب امید ہے ۲ہ داری بپا اوقات را، اوقاتِ نماز کو قائم رکھو، ترک چھوڑنا ملعون لعنتی مُصِر اصرار کرنے والا (ف) بعض روایات میں وارد ہے تارکُ الصَّلٰوۃِ مَلْعُوْنٌ، ارشادِ ربانی ہے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۳ہ محبوس قید، حقب اسی سال (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص دو نمازوں کو جمع کرے بقی فی نار جہنم ثمانین حقبا وہ اسی حقبے تک جہنم کی آگ میں رہے گا، ممکن ہے مصنف علیہ الرحمۃ نے اسکا مطلب طویل مدت لیا ہو اور حقب سے انکی مراد بھی لمبی مدت ہو ۴ہ مسئلہ صبح کی سنتیں پڑھنے کے بعد طلوعِ آفتاب تک گفتگو نہیں کرنی چاہیے جیسے کہ مصنف نے کہا اسی طرح عصر سے مغرب تک خاموش رہنا چاہیے اور ذکر و دعا میں مصروف رہنا چاہیے کیونکہ یہ کراماً کاتبین (فرشتوں) کی تبدیلی کا وقت ہے، فرشتے بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے کہ ہم آمد و رفت کے وقت بندے کو ذکر و عبادت میں مصروف پاتے ہیں ۵ہ خمس پانچ (ف) جمعہ فرض ہے جہاں اسکی شرطیں پائی جائیں وہاں اسکا ترک کرنا گناہ ہے نماز باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے ہدایہ میں مروی ہے لا یتخلف عنہا الا منافق، منافق ہی اس سے پیچھے رہیگا یعنی بغیر عذر شرعی ۶ہ بانگ آواز ساکت خاموش اجابت جواب دینا (ف) اذان کے وقت کسی قسم کی گفتگو نہ کرنی چاہیے، مؤذن جو کلمات کہے وہی کہے جائیں، اشہد ان محمدا رسول اللہ سن کر درود شریف پڑھا جائے، انگوٹھے کے ناخن اور انگشتِ شہادت کے پورے چوم کر آنکھوں سے لگائے جائیں (تفصیل کے لیے قرۃ العینین فی تقبیل الابہامین از امام احمد رضا بریلوی ملاحظہ ہو) دوسری مرتبہ شہادت سن کر کہے قُرَّتْ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ، حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح سن کر کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ، الصلوٰۃ خیر من النوم سن کر کہے صدقت و بررت، تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ سن کر کہے اقامہا اللہ و ادامہا۔

برپائے داری چاشت را اشراق ہم ناغہ مکن
گردی تونگر بیشکے یابی بسے ہم مال و زر

وقتِ تہجد نیم شب بگذار تو از صدقِ دل
حق را ببینی بیشکے ایمن شوی از شور و شر

نعمت بیابی بیکراں گر تو نخسپی آں زماں
آں وقت وقتِ خاصگاں ہرگز نیابی جز سحر

گر تو بخواہی دوستی با حق کنی باید کہ تو
مشغول باشی صبحدم سازی وضو وقتِ سحر

چوں تو گذاری وِتر را سخنے مگو با ہیچکس
فارغ نہ گردی از عشا بستر نیاری پشت و سر

چوں از نماز آئی بروں فی الحال تو کرسی بخواں
مشتاق تو گردد جناں ہم حور یابی ہم ثمر

از فرض چوں فارغ شوی غفران بخواہی آں زماں
تا چوں نماز مصطفےٰ گردد نمازت نامور

حاضر شوی چوں بشنوی مردہ کسے از اہلِ دین
حاضر شدن یابی جزا در ترک یابی صد ضرر

لہ چاشت دن کا چوتھائی حصہ گزرنے پر چار یا دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے اشراق سورج ایک یا دو نیزہ بلند ہونے پر بارہ یا کم از کم چار رکعت نماز پڑھی جاتی ہے تونگر مالدار زر سونا ۲ہ تہجد نیند کا ترک کرنا، سونے کے بعد اٹھ کر بارہ رکعتیں پڑھی جاتی ہیں رات کا آخری حصہ افضل ہے ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تین مرتبہ یا پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ پڑھے پھر ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ کم پڑھتا جائے ایمن بے خوف شور و شر قیامت کی تکلیفیں ۳ہ بیکراں بے حساب نخسپی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع منفی از خفتن، سونا ۴ہ مسئلہ: وتر اگر رات کے ابتدائی حصے میں پڑھے جائیں تو بعد میں گفتگو نہیں کرنی چاہیے بلکہ ذکر اور دعا کرتے ہوئے سو جانا چاہیے، جب تک عشاء سے فراغت حاصل نہ ہو بستر پر نہ لیٹنا چاہیے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء سے پہلے سونے اور بعد میں گفتگو سے منع فرمایا ہے۔ ۵ہ کرسی آیۃ الکرسی مشتاق صاحبِ شوق جناں جمع جنت، ثمر پھل (ف) آیۃ الکرسی فرائض اور نوافل کے بعد پڑھنی چاہیے موت کے وقت آسانی ہوگی ۶ہ غفران مغفرت، بخشش (ف) نماز جنازہ اگرچہ فرض کفایہ ہے لیکن اس کا یہ کتنا بڑا فائدہ ہے کہ اگر میت یا نماز پڑھنے والوں میں سے کوئی ایک مغفور ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب بخشے جائیں گے۔

بر پائے داری جمع را ترکش نگیری ہیچگہ
باشد امیرے ظالمے باغی بود یا داد گر

مے گو اذاں اوقات را ناغہ مکن اے جان من
یابی جزا بیحد و عدا ینجا نگیرے مزد اگر

مزدے مگیر امروز تو ضائع مکن فردا جزا
باشد امامت یا اذاں تعلیم یا چیزے دگر

باب ہفتم در بیان زکوٰۃ و صدقات

چوں مال یابی از خدا خواہی بماند سالہا
ربعے بدہ از عشر آں او را کہ بینی مفتقر

دو صد درم شرعی چو شد سالے بماند پیش تو
فاضل بود از حاجتت واں نباشد پیش در

مثقال بست از ذہب نیمی بدہ مثقال تو
پنجے ازاں دو لیست دہ یابی خلاصی از سقر

پیرایہ باشد چوں ترا زاں ہم زکوٰۃ فرض داں
تا بر تو ماند سالہا یا بدزن تو دختر پسر

لے یہ مسئلہ اگرچہ اس سے پہلے بیان ہو چکا لیکن اس جگہ مقصد یہ ہے کہ امیر عادل ہو یا ظالم اسکے پیچھے جمعہ پڑھنا چاہیئے ۲ے بیحد و عد، بے حد و حساب، مزد، اجرت (ف) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ثواب آخرت کے لیے (دنیاوی معاوضہ کے لیے نہیں) سات سال اذان دے کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ اسکے لیے جہنم سے برات لکھ دی جاتی ہے ۳ے مسئلہ: اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اذان، امامت، تعلیم دین کا فریضہ فی سبیل اللہ ادا کرنا چاہیے، اگرچہ اکثر علماء نادار ہوتے ہیں لہٰذا اگر پابندیٔ وقت کا معاوضہ لیں تو جائز ہے، ۴ے زکوٰۃ زاء کے ساتھ، پاک کرنا اور ذال کے ساتھ ہو تو، ذبح، شرعاً مال کا وہ حصہ جو مخصوص طریقہ پر دیا جائے، صدقات جمع صدقہ وہ مال جو راہ خداوندی میں دیا جائے۔ ۵ے ربع چوتھائی عشر دسواں حصہ، دسویں حصہ کا چوتھا حصہ، چالیسواں حصہ ہے۔ مفتقر محتاج ۶ے دو صد درم ساڑھے باون تولے فاضل زائد حاجت اہل و عیال اور خادم کے کھانے پینے پہننے وغیرہ کی ضرورت وائن قرض خواہ (ف) یہ چاندی کا نصاب ہے اسکے لیے شرط یہ ہے کہ ضروریات اصلیہ اور قرض کی ادائیگی سے زائد ہو اور پورا سال اس پر گزر جائے۔ ۷ے مثقال سو جو متوسط، بست بیس، بیس مثقال ساڑھے سات تولے، ذہب سونا، نیمے آدھا بیس مثقال میں سے نصف مثقال، چالیسواں حصہ ہے، دو لیست دو سو، یہ بھی چالیسواں حصہ ہوا، ۸ے پیرایہ زیور، سالہا کئی سال، دختر بیٹی پسر بیٹا (ف) احناف کے نزدیک سونے چاندی کے زیور پر زکوٰۃ ہے اگرچہ پہننے میں آئے۔

اسپے خری سودا کنی در ہر سرے دینار دہ
ورنہ ازاں قیمت بکن بدہی زکوٰۃ اے نامور

از گاو دہ یک سالہ را و ز چل غنم دہ یک سرے
یک سالہ را دہ از غنم پنجے چو یابی از شتر

در بیان زکوٰۃ زراعت و صدقہ و دعاء

از غلہ ہا عشرے بدہ چوں تو زراعت میکنی
ورنہ شوی بزہ گار ہم برکت نیابی در ثمر

مال مزکی بیشکے ہم بر تو ماند ہم ولد
آتش نگردد گرد او نے غرق گردد در بحر

مانع شوی بر زکوٰۃ چوں صلوات را آری بجا
قصرے نیابی در جناں افتادہ باشی پیش در

صدقہ بدہ از مال خود وز خاصہ مال خویشتن
مستاں تو صدقہ از کسے باشد زکوٰۃ و یا نذر

ناوجہ بدہی صدقہ را داری ازاں طمع جزا
آثم شوی دوزخ روی از خمر خوردن آں بتر

لے اسپ گھوڑا یا ذکارت کے لیے ہے خری صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از خریدن، خریدنا دینار سونے کا ایک سکہ (ف) گھوڑا اگر سواری کے لیے ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لیے ہو تو اس میں زکوٰۃ ہے فی راس ایک دینار یا قیمت کا چالیسواں حصہ، بشرطیکہ سال کا اکثر حصہ باہر چر کر گزارہ کرے ۲ے چل چالیس، غنم بھیڑ بکری، شتر اونٹ (ف) تیس گائے یا بھینس ہوں تو انکا ایک سالہ بچہ، بکریاں چالیس ہوں تو ان کا ایک سالہ بچہ اور پانچ اونٹ ہوں تو ایک بکری زکوٰۃ میں دی جائیگی بشرطیکہ سال کا اکثر حصہ چرنے پر اکتفا کریں، یہ کم از کم مقدار ہے جس پر زکوٰۃ ہے اسکی تفصیل فقہ کی کتابوں میں دیکھی جائے ۳ے عشر دسواں حصہ زراعت کاشتکاری بزہ گار گنہگار ثمر پھل (ف) ارشاد باری تعالیٰ ہے وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ کٹائی کے دن اسکا حق دو (یعنی عشر) ۴ے مزکی جس کی زکوٰۃ دی گئی ہو ولد اولاد، بیٹی بیٹا، آتش آگ بحر دریا، سمندر ۵ے مانع روکنے والا صلوات جمع صلوٰۃ، نماز، قصر محل (ف) نماز اور زکوٰۃ دونوں فرض ہیں کسی ایک کا انکار کفر ہے اور ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے ۶ے خاصہ مال خویشتن یعنی جائز طریقے سے حاصل کیا ہوا مال مستاں صیغہ واحد حاضر فعل نہی از ستاندن، لینا نذر کوئی شخص اپنے اوپر راہ خداوندی میں مال دینا لازم کرلے (ف) مالدار کے لیے صدقہ لینا ناجائز ہے فقیر اور محتاج کے لیے جائز ہے ۷ے ناوجہ ناجائز، مال طمع امید، آثم گنہگار، خمر شراب بتر دراصل بدتر تھا۔

دروِیش چوں گوید دُعا دانی یقیں نا وجہ را
اشتم شود او زیں گنہ ملعون بود ہم خاک سر
چوں تو برانی بر زباں نا وجہ دادن تسمیہ
کافر شوی دوزخ روی ایں حکم در خانی نگر
گر خفیہ بدہی صدقہ را ایمن شوی از خشم حق
چوں نوح گردد عمر تو دو چند یابی مال و زر
صدقہ بدہ از بہرِ حق نے بہر نام و نے ریا
چوں از ریا صدقہ دہی ذرہ نیابی در حشر
صدقہ بدہ درویش را ایذا مکن منت منہ
در زیر تہ تو دستِ خود تا دستِ او گردد زبر
گندم بدہ تو نیم صاع خرما دو او اضعافِ آں
در فطر ایں واجب شدہ اضحیٰ بکش شاۃ و بقر
گاؤ شتر از ہفت کس شاتے بکش از یک نفر
بر پُل چو فردا بگذری چوں برق لامع می گذر

خاک سر ذلیل (ف) مال تمام صدقہ میں دینا اور اس پر ثواب کی اُمید رکھنا اور فقیر کا جاننے کے باوجود اس پر دعا نہ کرنا قبولیت دینا سخت گناہ ہے بعض حضرات نے اسے کفر قرار دیا ہے، صدقے کی بہت قسمیں ہیں، تین قسمیں جو حدیث پاک میں مذکور ہیں بہت بہتر ہیں (۱) نیک بچہ جو والدین کے لیے دعا کرے (۲) وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) صدقہ جاریہ مثلاً مسجد، مدرسہ یا سبیل وغیرہ لہ دادن دینا، بعض نسخوں میں خوردن ہے، تسمیہ بسم اللہ شریف پڑھنا خانی مشہور قافیہ نگر صیغہ واحد حاضر فعل امر از نگریستن، دیکھنا (ف) حرام مال دیتے وقت یا اسے کرکھاتے وقت بسم اللہ شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کی توہین ہے سہ خفیہ پوشیدہ، ایمن بے خوف، خشم حق اللہ تعالیٰ کا غضب نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو تبلیغ فرمائی (قرآن شریف) آپکی عمر شریف ڈیڑھ ہزار سال تھی (شرح) خفیہ صدقہ دینے سے عمر کے زائد ہونے کا مطلب زندگی میں کار خیر زیادہ یا وفات کے بعد ذکر خیر کا باقی رہنا ہے سہ ریا نمائش، دکھلاوا (ف) ہر نیکی محض اللہ تعالیٰ کے لیے ہونی چاہیے ریا کاری کو شرک اصغر کہا گیا ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے ھ ایذا تکلیف دینا منت احسان جتلانا، زبر نیچے، زبر اوپر (ف) ارشاد ربانی ہے "لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی" اپنے صدقات احسان اور تکلیف سے باطل نہ کرو لہ نیم صاع تقریباً سوا دو سیر خرما کھجور اضعاف دوگنی، تقریباً ساڑھے چار سیر، فطر صدقہ فطر اضحیٰ قربانی بکش ذبح کر شاۃ بکری بقر گائے (ف) صاحب نصاب پر اپنی طرف سے اور چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب ہے، مالدار پر قربانی واجب ہے سہ پل پل صراط برق بجلی، لامع چمکنے والا (ف) قربانی میں بکری ایک شخص کی طرف سے اور گائے اور اونٹ سات اشخاص کی طرف سے دی جائیگی جانور صحت مند اور بے عیب ہو حدیث شریف میں ہے فانہا علی الصراط مطایاکم وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہیں۔

چوں پیش آید حاجتے یا زحمتے صدقہ بدہ
صحت شود حاجت روا زحمت رود دیگر نزد
گر صدقہ خواہی تا دہی باید دہی ارحام را
درویش را ہرگز مدہ ایشاں چو بینی مفتقر
صدقہ بگرداند بلا خشمِ خدا شاند فرو
ہرگز نیاید نزدِ تو آفت بلا خوف و خطر

باب ششم دربیان روزہ ہائے ماہ رمضان المبارک گوید

روزہ بکن نیّت بدل رمضان چو دیدی ماہ را
غیبت مکن فحشے مگو از لاغ بازی کُن حذر
با آب کُن افطار را چوں گرم بینی از ہوا
افطار با خرما بکن باشد ہوا چوں سرد تر
افطار خواہی چوں کنی از حق بخواہی حاجتے
در مہر مہتے کاں ترا دشوار باشد اے پسر
روزہ بداری بہرِ حق نے بہر نام و نے ریا
طعمیکہ میخوردی بشب افطار کن ہم آں قدر

لہ زحمت تکلیف، بیماری لہ ارحام رشتے دار (ف) جب رشتے دار محتاج ہوں تو فقرا کی بجائے انہیں صدقہ دیا جائے۔ سہ بگرداند پھیر دیتا ہے شاند دراصل نشاند از نشاندن بٹھا دیتا خشم غضب (ف) حدیث شریف میں ہے الصدقۃ ترد البلاء، صدقہ بلا کو رد کر دیتا ہے لہ روزہ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عمل زوجیت سے رضائے الٰہی کی نیت سے باز رہنا، نیت قصد و ارادہ بدل یعنی صرف زبان پر اکتفا نہ کرے ہر روزہ کے لیے دل سے نیت کرنا فرض ہے، ماہ چاند، غیبت پس پشت کسی کی برائی بیان کرنا، فحش امور قبیحہ مثلاً مباشرت اور لواطت کا صریح الفاظ سے ذکر کرنا، لاغ مزاح حذر پرہیز (ف) حدیث شریف میں ہے بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، یعنی جو غیر شرعی امور سے اجتناب نہیں کرتے۔ سہ مسئلہ: حدیث شریف میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو اسے کھجور سے افطار کرنا چاہیے کیونکہ اس میں برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے لہ افطار روزہ کھولنا مہم مقصود دشوار مشکل (ف) چونکہ افطار کا وقت قبولیت کا وقت ہے لہٰذا جو مقصد درپیش ہو اسکی دعا کرنی چاہیے، سہ مسئلہ: رات کو عام طور پر جتنا کھانا کھایا جاتا ہے، روزہ افطار کرنے پر بھی اتنا ہی کھانا چاہیے۔

[۱] طعمیکہ میخوردی بچاشت آں را مخور درویش دہ
گر تو نگہ داری خوری چنداں نیابی از اجر

[۲] گر گہ بداری نفل را مفطر نباشے دائما
ہم بیض را داری بپا باشی بخانہ یا سفر

[۳] روزہ بداری در رجب اوّل میانہ آخرش
ترویہ داری روزہ را ہم عرفہ قدرے ہم نحر

[۴] روزہ خمیس و جمعہ ہم شش روز از شوال ہم
صائم شوی در ہر دو دہ از بہرِ حق روزِ قمر

[۵] میرے کہ باشد لشکرے دائم بگرد روز شب
از نفل دارد روزہ گر افطار باشد خوب تر

[۶] صائم چو برگِ پان شب خوردہ زاں رنگ ماند در دہن
مکروہ باشد اینچنیں بل خوف باشد از فطر

[۷] دائم خوری طعمے سحر ترکش نگیری ہیچگہ
ہرگز نہ پرسد حق ترا از طعمِ فطر و ہم سحر

[۸] روزہ بداں اسرار حق با کس مگو ایں راز را
روزہ چناں پنہاں بکن نے زن بداند نے پسر

[۱] مسئلہ: روزے کا مقصد چونکہ قہر نفس ہے اس لیے دن میں جو کھانا کھایا ہو تمام تصدق کر دینا چاہیے [۲] گر گہ: کبھی کبھی۔ مفطر: بے روزہ۔ بیض: قمری ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ۔ داری بپا: قائم رکھو۔ (ف) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ایام بیض کے روزے رکھے گویا کہ وہ صائم الدہر ہے [۳] میانہ: درمیان، پندرہ تاریخ۔ ترویہ: ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ۔ عرفہ: ذوالحجہ کی نو تاریخ۔ نحر: قربانی کا دن، دس ذوالحجہ۔ (ف) رجب کے پہلے، پندرھویں دن اور آخری دن کا روزہ اسی طرح ذوالحجہ کی آٹھ اور نو کا روزہ اور دس تاریخ کو نماز عید تک کھانے پینے سے باز رہنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں ہے رجب اللہ تعالیٰ کا، شعبان میرا اور رمضان میری اُمت کا مہینہ ہے۔ ذوالحجہ کی آٹھ اور نو تاریخ کا روزہ حجاج کے سوا کے لیے ہے [۴] خمیس: جمعرات۔ ہر دو دہ: یعنی ذوالحجہ اور محرم کے ابتدائی دس دن۔ روزِ قمر: پیر کا دن۔ (ف) یہ تمام روزے مستحب ہیں [۵] میرے: سردار۔ (ف) لشکر کے کمانڈر کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز ہے لیکن افطار افضل ہے تاکہ وہ پوری مستعدی سے کمان کر سکے [۶] صائم: روزہ دار۔ برگ پان: پان۔ شب: رات کے وقت۔ رنگ: سرخی۔ دہن: منہ۔ فطر: روزہ کا ٹوٹنا [۷] حدیث شریف میں ہے سحری کھاؤ کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہے، افطاری کا وقت ہو جائے تو افطاری میں جلدی مستحب ہے [۸] اسرار: جمع سر، راز۔ چناں: اس طرح۔ پنہاں: پوشیدہ۔ زن: عورت، بیوی۔ (ف) نفلی روزہ مخفی رکھنا چاہیے تاکہ اس میں نمائش کا پہلو نہ آ جائے۔

[۱] فردا چو حق اعمال را بدہد بخصماں ہر یکے
طاعت کہ باشد جملگی خصمے برد روزہ مگر

[۲] وقتے در آئی مسجدے یابد در آئی معتکف
رمضان چو آخر عشر شد شو معتکف یابی قدر

[۳] یک دم مشو بیروں ازاں جز حاجتے غسل و وضو
بیعے بکن ہم تو بخر کالا میاری در نظر

[۴] میخور طعام و آب ہم در اعتکاف و خسپ ہم
خامش مشو از ذکر حق میخواں قرآں شام و سحر

باب نہم در بیانِ حج و سفر و جہاد با کافراں گوید

[۵] از خانہ بیروں در مرو جز از جماعت جمعہ ہم
بیروں بداں آفت بلا وقتے مکن نیت سفر

[۶] گر تو سفر خواہی کنی بارے سفرِ کعبہ بکن
تا تو کنی طوفِ حرم با لب بوسی آں حجر

[۷] در حج رفتن فرض داں گر زاد داری راحلہ
یک سالہ ناں دہ اہل را راہے چو بینی بیخطر

[۱] فردا: کل، قیامت۔ خصماں: جمع خصم، دشمن۔ (ف) قیامت کے دن ہر دشمن اپنے حقوق کے بدلے آدمی کی نیکیاں لے جائیگا سوائے روزے کے اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا [۲] معتکف: اپنے آپ کو مسجد میں پابند کرنے والا۔ آخر عشر: آخری دس دن۔ قدر: مرتبہ، لیلۃ القدر۔ (ف) رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ شہر میں سے ایک کے ادا کرنے سے سب بری الذمہ ہو جائیں۔ آدمی جب مسجد میں جائے اعتکاف کی نیت کر سکتا ہے اگرچہ ایک ساعت ٹھہرنا ہو [۳] یک دم: ایک گھڑی۔ جز: سوائے۔ بیع: فروخت۔ بخر: صیغہ واحد حاضر فعل امر از خریدن، خرید۔ کالا: مال و اسباب۔ در نظر: سامنے۔ (ف) اعتکاف والا انسانی حاجت (قضائے حاجت، غسل، وضو) کے بغیر مسجد سے باہر نہیں آ سکتا، البتہ سامان حاضر کیے بغیر خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ عورت اپنے گھر میں مقرر جگہ پر اعتکاف بیٹھے گی۔ [۴] میخور: کھا۔ طعام: کھانا۔ خسپ: صیغہ واحد حاضر فعل امر از خفتن، سونا۔ خامش: مخفف خاموش۔ (ف) معتکف کے لیے چپ رہنا درست ہے اور نہ دنیاوی گفتگو، دینی علوم کی تعلیم و تعلم میں حرج نہیں ہے [۵] خانہ: گھر۔ بیروں: باہر۔ درمرو: نہ جا۔ (ف) مطلب یہ ہے کہ ضرورت کے بغیر گھر سے باہر نہ جانا چاہیے [۶] بارے: ایک دفعہ۔ کعبہ: بیت اللہ شریف۔ طوف: طواف۔ بوسی: تو بوسہ دے۔ حجر: حجر اسود [۷] زاد: سفر خرچ۔ راحلہ: سواری۔ (ف) حج عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے اگر راستہ خطرے سے خالی ہو آمد و رفت کے اخراجات مہیا ہوں اور جانے سے واپسی تک اہل و عیال کا خرچ میسر ہو۔

۱؎ شاداں خوش، نشینی نشینی کا مخفف قصر محل (ف) حدیث شریف میں ہے " اعظم الناس ذنبا من وقف وظن ان اللّٰہ لم یغفر لہ" بڑا گنہگار وہ ہے جو وقوف کے باوجود گمان کرے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے اسے نہیں بخشا ۲؎ صدر بلند مقام (ف) حج اور عمرہ سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہونا اہم واجبات سے ہے حدیث شریف میں ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی، جس نے میرے روضۂ مبارکہ کی زیارت کی اسکے لیے میری شفاعت لازم ہے ۳؎ حدیث شریف میں ہے "من حج ولم یزرنی فقد جفانی"

چوں تو یاری حج بجا در تو نماند یک گنہ
شاداں روی اندر جناں با حور نشینی در قصر
باید مدینہ ہم روی بکنی زیارت مصطفےٰ
تا پاک گردی از گنہ با او نشینی در صدر
آنکس کہ او حجے کند نرود زیارت مصطفےٰ
گفتہ جفائی آں نبی تحقیق دانی اے پسر
گر تو مسافر مے شوی تنہا مرو یارے طلب
ہمسایہ حاصل کن نکو آنگہ بروخانہ بخر
گر تو سفر خواہی کنی روز قمر کن مشتری
راحت بیابی زاں سفر ہم گنج یابی ہم گہر
شنبہ زحل میکن سفر آئی سلامت خانماں
در حال بینی روئے شاں دیرے نمانی زاں سفر
عقرب چو بینی ماہ را از خانہ بیروں در مرو
در برج ثابت ہم مرد مانی تو آنجا دیر تر

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے جفا کی ۴؎ تنہا اکیلا، مرو صیغہ واحد حاضر فعل نہی از رفتن، جانا یار سے ساتھی ایک نسخہ میں یاراں ہے ہمسایہ پڑوسی (ف) اگر کسی ضرورت کی بنا پر سفر کیا جائے تو ایک دو ساتھی ساتھ ہونے چاہئیں، اسی طرح مکان خریدنا ہو تو اچھا پڑوسی دیکھ کر خریدنا چاہیے ۵؎ روز قمر پیر، مشتری جمعرات گنج خزانہ گہر موتی (ف) آداب سفر میں سے ہے کہ پیر، جمعرات اور ہفتے کے روز سفر کیا جائے، ہفتے کے دنوں کی نسبت مختلف ستاروں سے ہے چنانچہ اتوار کو روز شمس پیر کو روز قمر منگل کو روز مریخ بدھ کو روز عطارد جمعرات کو روز مشتری اور جمعہ کو روز زہرہ اور ہفتہ کو روز زحل کہتے ہیں، یہ اصطلاح یاد رکھنی چاہیے ۶؎ روز زحل ہفتہ کے دن خانماں خاندان (ف) حدیث شریف میں ہے اللّٰھم بارک لامتی فی بکورھا یوم الخمیس ایک روایت میں ہے فی بکورھا یوم السبت" اے اللّٰہ میری امت کے لیے جمعرات اور ہفتے کی ابتدائی ساعتوں میں برکت عطا فرما ۷؎ عقرب بچھو، آسمان کے بارہ برجوں میں سے ایک برج جس میں ستاروں کے اجتماع سے بچھو کی شکل بن گئی ہے برج ثابت تین برج ہیں دلو، اسد اور ثور، لیکن مصنف کا مقصد برج ثور ہے (ف) ستاروں کو فاعل مختار ماننا کفر ہے، البتہ انہیں احکام خداوندی کے تابع مانتے ہوئے علامت ماننے میں کوئی حرج نہیں، چاند کس برج میں ہے علم نجوم کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں، عام آدمی کے لیے مشکل ہے (شرح)

روز جمعہ روز احد در غرب تو ہرگز مرد
زحمت بہ بینی در بدن صحت نیابی اے پسر
شنبہ دو شنبہ وقف کن در شرق رفتن جانمن
در تو نمانی میروی از درد بینی صد خطر
روز سہ شنبہ اربعا سمت شمالی ہم مرد
در مشتری بیروں مرو سوئے جنوبی در سفر
چوں گم کنی تو راہ را رہے نیابی تا ردی
گوئی اذاں در حال تو راہے بیابی در نظر
جنگے بکن با کافراں فرضے بداں ایں جنگ را
وقتے کہ بینی کافراں کردند غوغا عام تر
از حرب نگریزی گہے بزہ کار گردی دوزخی
اکبر کبائیر ایں گنہ زاں کار کن کلی حذر
گر مومناں باشند دہ داں بست و یک اہل حرب
آندم کہ تابند روئے را دانی مباح ایں اے پسر

۱؎ روز احد اتوار، غرب مغرب زحمت تکلیف، ۲؎ شنبہ ہفتہ دوشنبہ پیر، وقف ٹھہرو شرق مشرق ۳؎ سہ شنبہ منگل، اربعا بدھ، مشتری جمعرات (ف) اہل علم میں معروف ہے کہ اہل ہفتے کے دنوں میں مختلف اطراف میں سفر کرتے ہیں لہٰذا ان کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے تاکہ ان کی برکت حاصل ہو ان کی مخالف سمت میں سفر نہ کرنا چاہیے جیسے کہ مصنف نے فرمایا (شرح) ۴؎ مسئلہ: مسافر اگر راستہ بھول جائے تو اسے اذان کہنی چاہیے ان شاء اللّٰہ العزیز راستہ مل جائے گا، امام طبرانی راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد کا طالب ہو اور وہ ایسی جگہ ہے جہاں کوئی مددگار نہیں تو کہے "یا عباد اللّٰہ اعینونی" "اے اللّٰہ کے بندو میری مدد کرو، اللّٰہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے (اطیب البیان ص ۲۰۵ از مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی) ۵؎ فرضے یا عظمت کے لیے ہے، غوغا فتنہ و فساد (ف) جب کافر مسلمانوں کے کسی شہر پر حملہ آور ہوں اور جنگ کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو جنگ ہر شخص پر فرض ہے ۶؎ حرب جنگ نگریزی تو نہ بھاگ، اکبر کبائر بہت بڑا گناہ کلی مکمل طور پر حذر پرہیز ۷؎ دہ دس بست و یک اکیس تابند صیغہ جمع غائب فعل مضارع از تافتن پھیرنا مباح جائز (ف) جنگ میں دوگنا دشمن کے سامنے سے بھاگنا ناجائز ہے اس سے زائد ہو تو جائز ہے۔

باب دہم در بیان تلاوت قرآن و ذکر دعا و درود

قرآن[1] چو خوانی جان من از جان و دل او را بخواں
دریاب معنے ہر سخن دہ روز ختمے کن ز سر

مدغم[2] بداں معنی درو اندیشہ کن در خواندنش
ذوقے بیابی وجد ہم نورے بگردی سربسر

در[3] وقت خواندن فہم آں چناں گوئی کہ میشنوی ز حق
با او بگویم راز خود از وے شوی تو مست تر

سلطاں[4] بداں حضرت قرآں اندر حجاب صد تُتق
بیزار شو از غیر حق آنگہ بیابی زو خبر

خواندن[5] حروف و ہم ہجا ہرگز مداں آں خواندنش
اندر دبیرستاں بریں خوانند ہر شام و سحر

خواہی[6] شوی اسرار داں سلطاں ببیں چشم خود
در صحن دل جاروب دہ زانجا بروں کن بال و پر

یٰسین[7] و نوح و عم را ہم واقعہ با ملک خواں
پس فجر و ظہر و عصر ہم مغرب عشاء اے شہ بسر

[1] دریاب صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن، پالینا (ف) قرآن پاک پڑھنے کا ادب یہ ہے کہ باوضو، اچھا لباس پہن کر، دیکھ کر پڑھے اگرچہ حافظ ہو اور اس کے مطالب و معانی کو سمجھے، دس دن میں ختم کرے تو بہتر، اس سے کم بھی جائز ہے، سال میں ایک دفعہ تو ضرور ختم کرنا چاہیے

[2] مدغم پوشیدہ

[3] اندیشہ فکر و سوچ بچار، ذوق لطف، وجد کیف

[4] سلطان بادشاہ، تتق پہلے دو حرف مضموم پردہ (ف) کلام الٰہی کو یوں سمجھ کہ وہ ایک بادشاہ ہے ہمارے اور اسکے درمیان سو پردے ہیں جب تک خواہشات، اور خیال غیر سے رہائی نہیں ہوگی اس تک رسائی نہیں ہو سکتی

[5] ہجا ہر حرف الگ الگ پڑھنا، دبیرستان مدرسہ، مکتب (ف) عورت حالت حیض میں بچوں کو الگ الگ حروف بتا کر ایک ایک لفظ پڑھا سکتی ہے اگر یہ قراءت ہو تو جائز نہ ہو، پڑھنا یہ ہے کہ معانی و مطالب سمجھے جائیں

[6] اسرار جمع سر، راز، سلطان بادشاہ، اللہ تعالیٰ، چشم آنکھ، صحن میدان، جاروب جھاڑو (ف) اسرار الٰہیہ کے لائق وہ دل ہے جو دنیا کی محبت سے خالی ہو،

[7] پہلے مصرع میں پانچ سورتوں کا ذکر ہے دوسرے مصرع میں پانچ نمازوں کا ذکر ہے بالترتیب ہر نماز کے بعد ایک سورت پڑھی جائے، اسے لف و نشر مرتب کہتے ہیں، سورۂ یٰسین حفظ ایمان اور حاجت برآری کے لئے، سورۂ نوح مصائب دنیا کے دفع اور دشمنوں کے شر سے جان و مال کی حفاظت کے لیے، سورۂ عم عذاب آخرت اور اہوال قیامت سے حفاظت کے لیے، سورۂ واقعہ وسعت رزق اور ازالۂ فقر کے لیے اور سورۂ ملک عذاب قبر سے نجات کے لیے مفید ہے (شرح)

در[1] شب جمعہ قلم بخواں یابی جزا بے حد وعد
پیش از جمعہ خوانی کہف ایمن شوی از شور و شر

در[2] بند خواں اخلاص را الحمد را با تسمیہ
میخواں چہل یک بار تو ہر تپ کہ باشد درد سر

از[3] بہر عزت ورد شب رد سورۂ یوسف بخواں
سورہ تغابن را بخواں می ترسی از طاعون اگر

اوقات[4] خمسہ ذکر گو ہم قوت خود را ذکر کن
چنداں بگو تو ذکر حق تا ذکر گوید موئے سر

ہر[5] گہ کہ گوئی ذکر حق حق ذکر گوید مر ترا
گردی یکے از اولیاء گر ذکر گوئی ہر سحر

در[6] خفیہ گو ذکر و دعا تا پاک گردی از ریا
روزے ترا گردد لقا بینی خدا را در بصر

مغز[7] عبادت داں دعا بردار دست و کن دعا
الحاح کن خواندن دعا یابی اجابت زود تر

یابی[8] اجابت آنگہے از وجہ پوشی ہم خورے
وز کذب و غیبت فحش ہم بکنی زباں حبس و حصر

[1] جزا ثواب اخروی شور و شر ہر قسم کی مصیبت بالخصوص فتنۂ دجال

[2] بند قید، اخلاص سورۂ قل ہو اللہ احد، تسمیہ بسم اللہ شریف، چہل یک اکتالیس مرتبہ، (ف) قیدی کی رہائی کے لیے سورۂ اخلاص اور بخار یا درد سر کے لیے اکتالیس مرتبہ بسم اللہ شریف سورۂ فاتحہ کے ساتھ پڑھی جائے بسم اللہ کا آخری میم الحمد شریف کے لام سے ملا کر پڑھا جائے تو اجابت کے زیادہ قریب ہے،

[3] رد بجا ایک نسخہ میں ہے تو: طاعون پلیگ، وبا

[4] اوقات خمسہ، پانچ وقت قوت روزی (ف) زبان کا سب سے افضل ذکر قرآن پاک پڑھنا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور درود شریف پھر دعا

[5] ارشاد ربانی ہے فاذکرونی اذکرکم، تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا

[6] خفیہ پوشیدہ، آہستہ، ریا نمائش، لقا ملاقات، بصر آنکھ (ف) اگر ریا کا خطرہ نہ ہو اور کسی بیمار کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہو تو عام آدمی کے لیے متوسط بلند آواز میں ذکر بہتر ہے، اسی میں اجتماعیت ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "ذکر بالجہر" از علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ

[7] مغز مغز الحاح مبالغہ، عاجزی اجابت قبولیت (ف) حدیث شریف میں ہے الدعاء مخ العبادۃ دعا مغز عبادت ہے

[8] یابی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از یافتن، پانا وجہ جائز اور حلال، بعض نسخوں میں طیب ہے، کذب جھوٹ، غیبت کسی کی پس پشت برائی، فحش بیہودہ گفتگو، گالی گلوچ، حبس و حصر روکنا، بند کرنا (ف) دعا کے مقبول ہونے کے لیے اکل حلال اور صدق مقال ضروری ہے۔

دائی[1] اجابت طائرے[2] او پر از صدق و حلّ
طیران نہ گردد ممکنش چوں بشکند ایں ہر دو پر

چوں[3] تو دعا خواہی کُنی صلوات گو در ابتدا
در ختم ہم صلوات گو تا ہیچ یابی زود تر

ساعت[4] اجابت[5] اں دُعا وقتِ ندا روز جمعہ
در جمعہ ساعت آخریں خواندن دعا غُنمے شمر

اتمام[6] زاں دیدی کہ شد از حق بخواہی حاجتے
وقتِ اقامت ہم ازاں[7] رجوف شب وقتِ سحر

از ظہر[8] تا ہم عصر تو در روز اربعہ خواں دعا
در شب جمعہ عیدین ہم وقتیکہ مے بارد مطر

وقتیکہ[9] گردی نرم دِل افطار بکنی روزہ را
چوں تو کنی ختم قرآں حاضر جماعت صد نفر

در[10] شب براءت و ہم شبے اوّل کہ باشد از رجب
وقت کہ صفِ غازیاں حملہ کند بر صفِ کفر

چوں[11] تو کنی فرضے ادا می کن بجان و دل دُعا
وقتے کہ کعبہ مر ترا اے جانِ من آید نظر

[1] اجابت قبولیت [2] طائر پرندہ، صدق سچائی، حلّ حلال، طیران اڑنا، بشکند ٹوٹ جائے [3] خواہی کنی کرنا چاہے، صلوات جمع صلوٰۃ درود و سلام، ختم آخر، ہیچ مسرت (ف) جب دعا کے اول اور آخر درود شریف پڑھا جائے گا تو چونکہ درود شریف تو یقیناً مقبول ہوگا اس لیے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دعا بھی مقبول ہو گی [4] ساعت گھڑی، ندا اذان، غنم غنیمت، شمر صیغہ واحد حاضر فعل امر از شمردن گننا (ف) مصنف نے پہلے قبولیت دعا کا وقت قول مشہور کے مطابق ذکر کیا یعنی دوسری اذان کے بعد، اس وقت دل سے دعا کی جائے پھر قول راجح ذکر کیا کہ جمعہ کے دن عصر سے مغرب تک، اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی دشواری پیش آئے تو اس وقت "یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم" کا ورد کیا جائے ان شاء اللہ العزیز رفع ہو جائے گی (شرح) [6] اتمام تکمیل، زاں اس، اذان سے ہم آذان اس جگہ سے جوف پیٹ، درمیان (ف) یہ تمام قبولیت دعا کے اوقات ہیں [8] روز اربعہ بدھ، می بارد صیغہ واحد غائب فعل حال از باریدن برسنا، مطر بارش [9] وقتیکہ گردی نرم دل یعنی جب رقت طاری ہو اس وقت دعا کرے، اسی طرح افطار کے وقت، صد نفر سو افراد (ف) قرآن پاک کے ختم کے وقت دعا کرنی چاہیے، اسی طرح جب سو افراد جمع ہوں ممکن ہے ان میں کوئی مقبول دعا والا ہو [10] شب براءت شعبان کی پندرھویں رات، رجب دونوں حرف مفتوح جمعہ کا قمر (ف) رجب کی پہلی رات شب براءت کی طرح معظم ہے، کفار پر حملے کا وقت بھی دعا کے لیے موزوں ہے [11] مسئلہ: نوافل کے بعد اجتماعی طور پر دعا مانگنا بھی مستحسن ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے إِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ "جب تو نماز سے فارغ ہو دعا کے لیے کوشش کر، وہابیہ نجدیہ اس سے بھی منع کرتے ہیں۔

مردم[1] مسافر زحمتی دارند چوں عرض دعا
دائی اجابت بیشکے دیگر دعا مادر پدر

باب[2] یازدہم در بیان مکاسب و قناعت و سوال می گوید

شرمے[3] نداری ننگ ہم از کسب کردن جان من
آموز کسب و علم ہم شو ز فنون صاحب ہنر

آموز علم و ہم ہنر در ہا نگردی تا بسے
آنکس کہ باشد با ہنر نانے نخواہد در بدر

از کسب[4] کدِ خود بخور و از دستِ رنج خویشتن
چیزے نخواہی از کسے تا شہد گردی ہم شکر

کاہلی[5] مکن در حال تو داں کاہلی چوں کافری
کاہل کہ باشد آدمی او را بداں چوں گاو خر

سنگے[6] چو آری ہیزمے بر پُشتِ خود از کوہ و دشت
او را فروشی نان خوری بہتر ز صد نان پدر

[1] زحمتی بیمار، عرض پیش کرنا (ف) احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ مسافر، بیمار اور والدین کی دعا اولاد کے حق میں مقبول ہے، حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دعا مانگوں، فرمایا اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي، اے اللہ! تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند فرماتا ہے مجھے بخش دے، یہ دعا بھی بکثرت مانگنی چاہیے اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ [2] مکاسب کمائی، محنت مزدوری، قناعت جو کچھ مل جائے اس پر اکتفا کرنا، سوال مانگنا [3] ننگ عار، کسب دستکاری، ضروریات زندگی کے لیے کوشش کرنا، آموز صیغہ واحد حاضر فعل امر از آموختن سیکھنا، فنون جمع فن، انواع و اقسام، ہنر کمال (ف) کسب معاش سنت انبیاء ہے، انبیاء کرام نے مختلف ذرائع اختیار کیے، سب سے بہتر طریقہ جہاد ہے تاکہ کفار کے اموال سے غنیمت حاصل ہو پھر صناعت، پھر تجارت پھر کھیتی باڑی، علماء کے شایان شان طب، کتابت اور جلد سازی ہے [4] کسب کمائی کد کوشش، محنت، از دست رنج خویشتن اپنی مشقت کے ہاتھ سے، بعض نسخوں میں ہے "از رنج دست خویشتن" (ف) جو شخص کسی کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتا لوگوں کی نگاہ میں محترم رہتا ہے [5] کاہلی سستی، کافری ناشکری، خر گدھا (ف) اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو صحیح سالم اعضاء عطا کیے ہوں اور وہ پھر بھی سستی سے کام لے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا نہیں کیا اور جب بلا جواز کسی سے سوال کرے گا تو دنیا کی نظر میں ذلیل ہوگا [6] سنگ پتھر، ہیزم ایندھن، لکڑیاں، پشت کمر، کوہ پہاڑ، دشت جنگل، یعنی جب تو پتھر پہاڑ سے لائے اور ایندھن جنگل سے (ف) محنت و مشقت کر کے گزارہ کرنے میں جو خودداری اور عزت ہے وہ بیکار رہ کر باپ کے مال سے کھانے میں کہاں۔

کنجارہ[1] بخوری شیر نے آبِ خوری شور و نمک
بہتر ز سلطاں چوں روی شربت خوری نعمت دگر

چوں[2] سگ نباشی منتظر بر خوان کس تا کے خورد
ہر کس کہ بینی ایں چنیں او را بداں از سگ بتر

کسبے[3] بکن نانی بخور صبر و قناعت پیشہ کن
چوں تو نخواہی از کسے در خلد یابی کشک زر

چوں[4] تو ستانی از کسے خلقے ترا گوید گدا
در تو کسے رامے دہی گوئید شاہے معتبر

پندے[5] بگویم خوب تر در گوش کن نیکو شنو
احوالِ خود با کس مگو رنجے بکش نانے بخور

ہم[6] خواستن محظور شد اندر شریعت بیشکے
یک روزہ نانے چوں بود آں خشک باشد خواہ تر

چوں[7] تو نخواہی مال و زر از بہر عزت مغفرت
میداں یقیں آں مال را سوزندہ آتش چوں جمر

گرمی[8] بکارے کشت ہم مقدور باشد گر ترا
در زرع کارے خود بکن بردار میوہ بیشتر

[1] کنجارہ کھلی گرم کرنے سے جو نیچے بچ جاتا ہے، شیر دودھ، شور نمکین (ف) حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں ؎
بدست آہک تفتہ کردن خمیر
بہ از دست بستہ پیش امیر
اپنے ہاتھ سے گرم چونا درست کرنا بادشاہ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہونے سے بہتر ہے
[2] سگ کتا، خوان دستر خوان، تاکے کب تک [3] صبر اپنے آپ کو حرص اور لالچ سے روکنا، قناعت جو کچھ مل جائے اسی کو کافی سمجھنا، خلد جنت، کشک مخفف کوشک، کوٹھڑی [4] ستانی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از ستانیدن، لینا، مانگنا، گدا فقیر [5] پندے پند سے یا عظمت کے لیے، بہت بڑی نصیحت، خوب تر بہت اچھی، در گوش کن کان میں جگہ دے، شنو صیغہ واحد حاضر فعل امر از شنیدن، سننا، (ف) کسی سے اپنی مصیبت بیان کی تو ممکن ہے "لاحول گوید شادی کناں" اپنا دکھ درد بیان ہی کرنا ہے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کرو "اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ" ورنہ دہ خود جاتا ہے [6] خواستن مانگنا، محظور ممنوع (ف) جس شخص کے پاس ایک دن کی خوراک ہو اسے سوال کرنا منع ہے، حدیث شریف میں ہے کہ بلا ضرورت سوال کرنے والا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چھلا ہوا اور زخمی ہوگا [7] مغفرت فخر، سوزندہ آتش جلانے والی آگ، جمر انگارہ [8] گرمی بکارے اگر تو کام کرتا ہے، کشت کھیتی باڑی کر، زرع کھیتی، بردار اٹھا

کسے[1] کہ باشد در جہاں باشد شمردہ نفع آں
در کشت نفع عالمے سودش نباشد منحصر

تیر[2] و کماں از دستِ خود مہمل نداری ہیچگہ
آموز کردن آشنا اسپاں دوانی ہم شتر

باب دوازدہم در بیان نکاح کردن و حُسنِ آں

تا[3] گر ترا قوت بود تزویج کردن وقف کن
آفت بداں اندوہ غم اندر نکاح اے نامور

چوں[4] تو نمائی زن کنی کن خوبصورت پارسا
فرماں بر و خدمت کند مونس بود شام و سحر

اندوہ[5] نارد پیش تو اندوہ غم جملہ برد
گر وے ندارد ایں صفت گوئی طلاقش زود تر

در[6] چار چیز از خود فرو تزویج چوں خواہی زنے
در سن و طول و ہم حسب چارم بکثرت مال و زر

زن[7] را چو خواہی خواستن ہرگز نخواہی جز چنیں
در خلق و خوبی ہم ادب خوفِ خدا از خود زبر

[1] شمردہ گنا ہوا، محدود، سود فائدہ، منحصر بند (ف) جو کاروبار ہے اس کا نفع چند افراد تک محدود ہے، کاشتکاری سے بہت سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے، [2] مہمل بے کار، آموز سیکھ، آشنا تیراکی (ف) جہاد کے لیے حالاتِ زمانہ کے مطابق تیاری کرنی چاہیے ارشاد ربانی ہے کہ "اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ" [3] قوت طاقت، تزویج شادی، وقف تاخیر، اندوہ غم، فکر (ف) نکاح میں اگرچہ بہت فائدے ہیں لیکن ذمہ داریاں بڑھ جانے سے تفکرات میں اضافہ ہو جاتا ہے [4] پارسا پرہیزگار، مونس غمخوار (ف) عورت کی بڑی خوبی یہ ہونی چاہیے کہ پرہیزگار اور فرمانبردار ہو [5] عورت میں ایک صفت یہ ہونا چاہیے کہ جب مرد گھر آئے تو اس کے تفکرات دور ہو جائیں، ایسا نہ ہو کہ اپنی پریشانیوں کا دفتر کھول کر بیٹھ جائے [6] فرو کم، سن عمر، طول لمبائی، حسب ذات (ف) حدیث شریف میں ہے کہ عورت سے نکاح اس کی نسبی شرافت، جمال اور مالداری سے نہ کرنا چاہیے "فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ" بلکہ دین دار تلاش کرنی چاہیے مصنف نے حکماء کے قول کے مطابق یہ بھی اضافہ کیا کہ عمر اور قد میں بھی کم ہونی چاہیے دانشوروں کا کہنا ہے کہ اگر تم مالدار گھرانے میں شادی کروگے تو سسرال والے تمہاری لگام پکڑیں گے ورنہ تم ان کی لگام پکڑوگے [7] خلق اخلاق، خوبی فضیلت، نیکی، زبر اوپر، بہتر،

کوتاہ[1] فربہ زن مکن دیگر دراز و لاغرک
ہرگز نخواہی کاملہ فرزند آں دارد بتر
بزنے[2] مکن حنانہ را آں زن کہ دارد ساق موئے
منانہ را ہم دفع کن مکارہ باشد زشت تر
آں زن[3] کہ او ایذا کند باریک دارد ساق پا
بر روئے گوید بد ترا دائم بہ بینی بستہ سر
چوں[4] تو نخواہی خلوتے بیمار سازد خویش را
در ہر سخن عذرے کند مکارہ باشد حیلہ گر
آہستہ[5] چوں گوئی سخن پاسخ دہد نعرہ زند
بے اذن تو آید بروں تنہا بگردد در بدر
مردم[6] چوں آیند پیش اُو از تو گلہ بر کند
گوید قوی ناخوش منم او گرچہ باشد خوب تر
سر[7] را پوشد ہیچگہ نے روئے شوید دست و پا
نے چشمہا سرمہ کند نے شانہ اندر فرق سر
پنہاں[8] کند از تو سخن مہماں بداند دشمناں
اول ز تو طعمے خورد و از مرد بخورد بیش تر

[1] کوتاہ پست قد، فربہ موٹی، دراز لمبی، لاغرک کمزور، نحیف و نزار، کاملہ ناقونی یا جس کی پہلے سے اولاد ہو (ف) عورت بدنمائی کی حد تک پست قد اور موٹی نہ ہو اسی طرح دراز قد اور کمزور نہ ہو، زیادہ عمر والی نہ ہو جس کی پہلے سے اولاد ہے، [2] حنانہ جو عورت بکثرت گریہ زاری کرے اور ہر وقت سر باندھے رکھے، ساق پنڈلی، جس کی پنڈلی پر بال ہوں، منانہ بات بات پر احسان جتلانے والی، مکارہ فریبی، زشت تر بہت بری [3] ایذا تکلیف دینا، (ف) عورت کی پنڈلی کا باریک ہونا بھی اچھا وصف نہیں ہے، [4] خلوت تنہائی، عذر بہانہ، حیلہ گر، مکارہ کی تفسیر ہے [5] پاسخ جواب، نعرہ بلند آواز سے بات کہنا، اذن اجازت، تنہا اکیلی، [6] گلہ شکایت، قوی ناخوش بہت تنگ [7] شانہ کنگھی، فرق مانگ، [8] پنہاں پوشیدہ (ف) عورت اگر مرد سے رازداری برتے، مہمانوں کو دشمن جانے، شوہر سے پہلے کھائے اور زیادہ کھائے یہ بھی اس کا اچھا وصف نہیں ہے،

آنکس[1] کہ دارو زن چنیں اورا بدوزخ داں یقیں
تو چوں زنے یابی چنیں در حال اورا کن بدر
راحت[2] نخواہی در جہاں فی الحال رو سُریہ بخر
چوں ماہ از شب چار دہ شیریں سخن ہم سیم بر
گر[3] نیک یابی پارسا قانع بود خدمت کند
با او بساز و خوش بزی ور نہ برو دیگر بخر
شہوت[4] مبیں در روئے زن بیگانہ چوں باشد ترا
در سوئے امرد ہم مبیں از نزد او شو دور تر
چوں[5] تو لواطت یا زنا تقبیل بکنی مس ہم
خیرات جملہ عمر تو ناچیز گردد ہم ہدر

باب[6] سیزدہم در آوردن عروس بخانہ و مجامعت با او

چوں[7] تو زنے آری بمنزل پائے او در حال شو
باید بریزی آب را در چار گوشہ بام و در

[1] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ سے نیک اور موافق مزاج عورت مراد ہے اور وقنا عذاب النار سے، بدکردار اور ناموافق عورت مراد ہے [2] سُریہ کنیز منسوب ہے سِر (جماع) کی طرف، پہلے حرف کا مضموم پڑھنا، نسبت کے تغیرات سے ہے، فارسی میں راء اور یاء دونوں تخفیف کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں ماہ از شب چار دہ، چودھویں کا چاند، سیم چاندی، بر بغل، سینہ (ف) اگر آزاد عورت اچھے اوصاف والی نہ مل سکے تو کنیز خریدنے میں حرج نہیں، حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت زین العابدین حضرت شہربانو کے صاحبزادے ہیں اور وہ دونوں کنیز تھیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) [3] بساز موافقت کر، بزی صیغہ واحد حاضر فعل امر از زیستن، جینا (ف) کنیز خریدنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر موافق نہ ہو تو دوسری خریدی جا سکتی ہے [4] شہوت خواہش بری نیت سے، امرد بے ریش نابالغ لڑکا (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص غیر عورت کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھے گا قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ ڈالا جائیگا، امرد کی طرف نظر شہوت اور بھی خطرناک ہے کہ اس تک رسائی کا کوئی شرعی طریقہ نہیں ہے عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے [5] لواطت غیر فطری فعل، تقبیل بوسہ لینا، مس چھونا، ناچیز بیکار، ہدر باطل [6] عروس دلہن، مجامعت مباشرت [7] منزل گھر، وزن شعر کا تقاضا ہے کہ لفظ منزل کو دو حصوں میں پڑھا جائے یعنی لفظ "مَن" پڑھ کر ٹھہر جانا چاہیے، پھر باقی شعر پڑھا جائے، شو صیغہ واحد حاضر فعل امر از شوئیدن، دھونا، بریزی صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از ریختن، بہانا، گوشہ کونہ، بام چھت، در دروازہ (ف) عین العلم میں ہے کہ مرد، عورت کے پاؤں دھوئے اور پانی مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑک دے کہ باعث برکت ہے۔

خلوت کُنی چوں با زنے نام خدا اوّل بخواں
از دیو شیطان جملگی خوانی تعوّذ نامور
مُی کُن ضیافت صبحدم کُش گوسفند وگاؤ را
طعمے بکن خلقے بخواں آمد چنیں اندر خبر
در وقتِ خلوت اہلِ خود شہوت زنے بیگانہ را
در دِل چو آری بیشکے دُختر بزاید نے پسر
زیرِ درختِ بار در ہرگز مرو نزدیک زن
فرزند بدبد چوں خدا ظالم بود ہم بے ہنر
گر بے وضو خلوت کُنی بچلے بہ بینی درولد
در زیرِ مہ سیّارہ ہم فرزند فاسق زشت تر
سخنے مگو تو آں زماں گنگے ولد باشد ازاں
نظرے مکُن در شرمگہ فرزند آید بے بصر
خلوت مکن با اہلِ خود گر سیر خوردی طعام را
بیمار گردی بیشکے صد رنج بینی صد ضرر
اوّل زشب قرباں مکن چنداں نیابی راحتے
قرباں چو آخر شب کُنی باشد ستودہ خوب تر

۱ خلوت پہلا حرف مفتوح ہے، تنہائی، تعوّذ، اعوذ باللہ پڑھنا، (ف) کپڑا ہٹانے سے پہلے بسم اللہ شریف اور اعوذ باللہ پڑھیے اور پھر یہ دعا پڑھیے "اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" اے اللہ ہمیں شیطان سے دور فرما اور جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس سے شیطان کو دور فرما ۳ ضیافت، دعوت، ولیمہ، صبحدم صبح کے وقت، کُش ذبح کر، گوسفند بکری گاؤ گائے، خبر حدیث شریف (ف) حدیث شریف میں ہے "اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ" ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو ۴ شہوت خواہش، (ف) غیر عورت کا شہوت کے ساتھ تصور ممنوع ہے بالخصوص مباشرت کے وقت، خطرہ ہے کہ لڑکی پیدا ہو ۵ باردار پھل دار ۶ مہ چاند سیارہ ستارہ زشت تر بہت بُرا، بدصورت (ف) باہر کھلے آسمان تلے نہ ہو چھت کے نیچے ہو یا اوپر کوئی کپڑا ہو ۷ بے بصر نابینا، ۸ سیر پیٹ بھر کر ۹ اوّل زشب، رات کے ابتدائی حصے میں قرباں صحبت راحت لطف، ستودہ قابلِ تعریف۔

اوّل کہ باشد چوں شبے ہم درمیان و آخرش
چوں تو روی نزدیک زن بینی ز پیری صد خطر
اوّل میانِ ماہ چوں باشد نہ گردی گرد زن
ورنہ زیاں باشد ترا لازم بود کردن حذر
فارغ چو از قرباں شوی از زن جدا شو زود تر
خود را بآبِ گرم شو تا تپ نہ بینی درد سر
خلوت بکن با زن جواں می کن حذر از پیر زن
نزدیک رفتن پیر زن باشد ہمیں خوردن زہر
تعجیل در خلوت مرو باشد زیانے مر ترا
دانی کی از مغز سر ہم روشنی اندر نظر
گر کس رود از سالمہ باشد قوی اندر بدن
ذوقے ازاں ہم بیحد یابد فوائد بیشتر
وقتیکہ گشتی محتلم غسلے بکن بر زن برو
ورنہ شیاطیں بیشکے انباز گردد اے پسر
کامل چو بینی ماہ شد صحبت بکن با اہلِ خود
ناقص چو بینی ماہ را منکوحہ در خلوت مبر

۱ پیری بڑھاپا (ف) مہینہ کی پہلی، پندرہویں اور آخری رات قربت نہ کرنی چاہیے ۲، ۳ زیاں نقصان حذر پرہیز (ف) مہینہ کا اوّل اور میانی اور آخر شیاطین کے حاضر ہونے کا وقت ہے اس لیے صحبت سے پرہیز کرنی چاہیے ۴ مصنف اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ عورت مرد سے کم عمر ہونی چاہیے اب تاکیداً فرماتے ہیں کہ بوڑھی عورت سے قربت نہ کی جائے، البتہ رات گزارنے اور نان ونفقہ میں برابری واجب ہے ۵ جلد جلد صحبت کرنے سے دماغ بھی کمزور ہوگا اور بینائی بھی، حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ز اندازہ بیروں مرو پیش زن
نہ دیوانہ خویشتن را مزن

۶ سالمہ کنواری، تندرست بیحد بے حساب فوائد جمع فائدہ ۷ محتلم بدخوابی والا، انباز ساتھی (ف) چونکہ بدخوابی شیطان سے ہے اس لیے اگر احتلام ہو جائے تو استنجا کرکے اپنے اہل کے پاس جانا چاہیے ۸ بعض شارحین نے کہا کہ دوسرا مصرع پہلے کی تفسیر ہے کیونکہ پہلے مصرع میں ماہ سے مراد مہینہ اور دوسرے مصرع میں چاند مراد ہے، یعنی جب مہینہ کمال کے قریب پہنچے اور چاند کامل ظہور پر ناقص ہو یعنی انیس تاریخ کو صحبت نہیں کرنی چاہیے شارح کا کہنا ہے کہ دونوں جگہ مہینہ مراد ہے اور دوسرے مصرع میں نیا فائدہ ہے۔

زن را طلب کن آنچناں ہرگز نداند مردمے
آواز نے کس بشنود تاریک باشد آں حجر

آنجا نباشد کودکے نے گربہ باشد نے سگے
بگزیں محلے آنچناں کانجا نباشد جانور

نزدیک اہلِ خود مشیں بیٹی چو آنجا بیوہ زن
بوسہ مدہ فرزند خود چوں بشنستہ بینی بے پدر

ترس از خرابی حال شاں ناگاہ آہے از درون
بزنند گردد سوختہ جملہ جہاں کوہ و جبل و شجر

حائض چو گردد عورتے حرمت بداں قربان او
چوں تو وطی نسیاں کنی صدقہ بدہ دینار و زر

او را مکن از خود جدا ہمچو جہوداں کافراں
ذوقے بگیر از جملہ تن جز موضع خوں منفجر

فرزند بدہد چوں خدا او را نکو نامے بنہ
نامے کہ باشد بر سرش احمد و عبدے خوبتر

از روز زادن ہفتمی ہم دور کن موئے سرش
گر دختر ست شاتے بکش شاتین چوں باشد پسر

۱؎ حجر جمع حجرہ ۲؎ کودک بچہ، گربہ بلی، سگ کتا، بگزیں صیغہ واحد حاضر فعل امر از گزیدن، اختیار کرنا، محل جگہ (ف) مولانا عبدالحی لکھنوی نے یہی مسئلہ بیان کیا تو امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا اس سے لازم آئے گا کہ پہلے مکان مچھر مکھی اور کھٹمل سے خالی کیا جائے پھر صحبت کی جائے حالانکہ یہ بہت مشکل ہے، مسئلہ یہ ہے کہ وہاں ایسا بچہ بیدار نہ ہو جو بیان کرسکے (ملفوظات) ۳؎ مشیں دراصل منشیں تھا صیغہ واحد حاضر فعل نہی از نشستن، بیٹھنا، بیوہ وہ عورت جسکا شوہر فوت ہوگیا ہو، بے پدر یتیم بچہ، (ف) مقصد یہ ہے کہ بیوہ اور یتیم کا دل نہ دکھے ۴؎ ترس ڈر، خرابی حال، دل دکھنا، بزنند ماریں گے، کوہ پہاڑ، شجر درخت ۵؎ حائض نسوانی عارضہ والی، حرمت حرام، قربان صحبت، نسیاں بھول کر، دینار سونے کا ایک سکہ، زر سونا (ف) ارشاد ربانی ہے وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ انکے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ پاک ہو جائیں، اس حال میں بھول کر یا قصداً جان بوجھ کر ابتدا میں صحبت کی تو ایک دینار اور اگر آخر میں ہے تو نصف دینار صدقہ دے اور اگر طاقت نہ ہو تو استغفار کرے ۶؎ جہود جمع جہود، یہودی، ذوق لطف، جز سوا، موضع جگہ، منفجر بہنے والا، (ف) یہودی خاص دنوں میں عورت کو الگ جگہ رکھتے تھے، دین اسلام میں صرف ناف سے گھٹنے تک کے حصے سے استمتاع ممنوع ہے ۷؎ فرزند بیٹا، نکو اچھا، بنہ رکھ، خوبتر بہت اچھا، (ف) لڑکے کا نام عبداللہ، عبدالرحمن، محمد یا احمد وغیرہ رکھنا چاہیے اور لڑکی کا نام فاطمہ، زینب اور عائشہ وغیرہ رکھنا چاہیے ۸؎ زادن پیدائش، ہفتم ساتویں دن، دختر لڑکی، شاتے ایک بکری، شاتین تثنیہ شاۃ، دو بکریاں، (ف) ساتویں دن بچے کا سر مونڈنا، اس کا نام رکھنا اور عقیقہ مستحب ہے، لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری افضل ہے اگرچہ لڑکے کی طرف سے ایک بکری بھی جائز ہے

ہمچوں رسوم جاہلاں موئے نداری بر سرش
جعدے نداری آنچناں کاں ہست شیطاں را منفر

باب چہارم در آداب طعام خوردن گوئید

چوں طعم خواہی تا خوری در روز و شب یک بار خور
آں طعم باشد سود تو باقی مرض داں درد سر

در جوع چوں طعمے خوری آں طعم داں بے علتے
طعمے کہ در سیری خوری آں طعم بخورد دل جگر

از پیش خود طعم بخور در پیش کس منداز دست
بردار لقمہ خورد تر مے خائی آں را بیشتر

چوں طعم خواہی تا خوری اوّل بشو تو دستہا
چوں طعم خوردی ہم بشو آمد چنیں اندر خبر

تعظیم خود تو طعم را گو تسمیہ ہر لقمہ را
پہلو زدہ بالائے کھٹ افتادہ تکیہ ہم مخور

ریزہ گر افتد بر زمیں بردار آں را خود بخور
ختم و بدایت ملح کن بر دوز بر لقمہ نظر

۱؎ رسوم جمع رسم، طریقہ، جعد چوٹی، متنفر نفرت کرنے والا (ف) اکیس دن تک بچے کے بال اتار دینے چاہئیں، اگر کوئی مرض ہو تو مضائقہ نہیں، چوٹی رکھنا مکروہ ہے، اگرچہ کسی بزرگ کے نام کی ہو منڈوا دینی چاہیے، اسی طرح قزع (سر کے کچھ بال منڈوانا اور باقی رہنے دینا، جیسا کہ آجکل عام رواج ہے) مکروہ ہے ۲؎ خواہی تا خوری تو کھانا چاہے، طعم کھانا، سود فائدہ، مرض بیماری (ف) ایک دفعہ دن میں اور ایک دفعہ رات میں کھانا مباح ہے دن رات میں ایک دفعہ کھایا جائے تو بہتر ہے، زیادہ کھانا بیماری کا موجب ہے ۳؎ جوع بھوک، علت بیماری، سیری پیٹ کا بھرا ہوا ہونا (ف) پیٹ بھرا ہوا ہو اس کے باوجود کھانا معدے اور جگر کے لیے نقصان دہ ہے، بیمار ہونے کی صورت میں پریشانی الگ ہوگی ۴؎ پیش آگے، منداز صیغہ واحد حاضر فعل نہی از انداختن، ڈالنا، بردار اٹھا، خائی چبائے تو (ف) کھانے کے آداب میں سے ہے کہ اگر ایک قسم کا کھانا ہو تو اپنے آگے سے کھایا جائے، کئی قسم کا کھانا ہو تو دوسری جگہ سے لینے میں حرج نہیں، لقمہ چھوٹا لینا چاہیے اور اسے خوب چبانا چاہیے ۵؎ مسئلہ کھانے کے آداب میں سے یہ ہے کہ پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے چاہئیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۶؎ تسمیہ بسم اللہ شریف، پہلو زدہ ٹیک لگا کر، کھٹ چارپائی، افتادہ لیٹ کر (ف) کھانا ادب اور احترام سے کھانا چاہیے، لیٹ کر، تکیہ لگا کر، ایک ہاتھ کو زمین پر ٹیک کر کھانا چاہیے، ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ اولہ و آخرہ، کھانا کھا کر پڑھے "الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین" ۷؎ ریزہ چھوٹا سا ٹکڑا، ختم انتہا، بدایت ابتدا، ملح نمکین، بردوز فعل امر از دوختن، سینا (ف) روٹی کا ٹکڑا زمین پر گر جائے تو اسے مٹی سے صاف کرکے کھا لینا چاہیے، اول آخر نمکین کھانا چاہیے اور کھاتے وقت لقمے پر نظر ہونی چاہیے۔

عیبے[1] مکن در طعم کس ہر شے کہ یابی آں بخور
نے ترش گوئی بے مزہ نے مثل آں چیزے دگر

خواہی[2] شوی بیشک غنی مالے بیابی بیکراں
تخلیل کن دندانِ خود چون طعم خوردی اے پسر

کثرت[3] ایادی برکت است تنہا مخور مثلِ دداں
طعمے چو تنہا می خوری ہمراہ خود شیطاں نگر

اندر[4] طعام و آب ہم ناگہ بیفتد چوں مگس
غوطہ بدہ آنرا بکش آموز از من ایں ہنر

گفتہ[5] است ختمِ انبیاء ہم اینچنیں اے جانِ من
بر پرِ یکے داں زحمتے بر دیگرے دارد ثمر

چوں[6] از غذا فارغ شوی فی الحال رو خوابے بکن
راحت بیابی در بدن آسودہ گردد مغزِ سر

در[7] شب طعامی چوں خوری باید روی گامی چہل
تا تو نگردی زحمتی نے رنج بینی دردِ سر

چوں[8] بر تو آید میہماں تعظیم کن بیحد وعد
فی الحال کش در پیش او چیزیکہ داری خشک و تر

[1] ترش کھٹا (ف) نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کھانے میں کبھی عیب نہ نکالتے، مرغوب خاطر شریف ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے [2] تخلیل خلال کرنا (ف) خلال کے لیے پاک صاف تنکا ہو، ایسا نہ ہو کہ جو مل گیا اسی سے خلال کر لیا [3] کثرت زیادتی ایادی جمع الجمع ید "ہاتھ"، دداں جمع دد درندہ، ہمراہ ساتھی، نگر دیکھو (ف) مل جل کر کھانے میں برکت ہے اگرچہ بچے شریک ہوں، مصنف نے بطور تہدید شیطان کی شمولیت کا ذکر کیا ہے ورنہ وہ تو صرف بسم اللہ شریف پڑھنے سے بھاگ جائے گا [4] ناگہ اچانک، بیفتد گر پڑے، مگس مکھی، غوطہ ڈبو دینا، بکش امر از کشیدن نکالنا، آموز سیکھ، ہنر عقل، فائدہ (ف) حدیث شریف میں ہے جب کسی کے کھانے میں مکھی گر پڑے تو اسے ڈبو کر نکال دو کہ اس کے ایک پر میں بیماری اور ایک میں شفا ہے جیسا کہ اگلے شعر میں ہے [5] یعنی دوپہر کے کھانے کے بعد بھاری اور مشکل کام نہ کرنا چاہیے بلکہ کسی قدر استراحت چاہیے اور رات کے کھانے کے بعد چلنا پھرنا چاہیے، چنانچہ کہتے ہیں اِذَا تَغَدّٰی تَمَدَّدْ وَاِذَا تَعَشّٰی تَمَشّٰی [6] گام قدم، چہل چالیس یعنی کچھ چلنا پھرنا چاہیے، زحمتی بیماری [7] بیحد وعد بہت اور بے شمار، کش فعل امر از کشیدن، لانا۔

در[1] تو گہے مہماں شوی ہر جا کہ جا یابی نشیں
از میزباں آب و نمک خواہش مکن چیزے دگر

شخصے[2] کہ خواند مر ترا وقتیکہ سازد دعوتے
عذرے بکن ہم معذرت چوں بشنوی ہم شور و شر

در[3] طعم دانی شبہتے یا طعم بہر مردۂ
آنجا سرودے دف دہل فحشے و عشرت یا خمر

یا[4] ساختند آں طعم را بہر ریائے بہرِ حق
خوانند آنجا اغنیا بکنند بر فقرا از جر

گر[5] ایں چنیں طعمے بود دعوت قبول آنجا مکن
فارغ نشیں در خانہ از ایں چنیں شو پر حذر

باب یازدہم در بیان آداب آب خوردن گوید

گر[6] آب خواہی تا خوری باید خوری اں اندکے
ساکن بخور اندر سہ دم تعجیل در یک دم مخور

استادہ[7] باشی آں زماں آبے مخور جز چار جائے
باقی وضو در وقف جا ہم آب زمزم ہم سؤر

[1] ور اور اگر گہے کبھی (ف) جب آدمی کسی کا مہمان ہو تو جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے یہ کوشش نہ ہو کہ عزت والی جگہ ہی بیٹھے اور جو ملے کھالے کچھ طلب نہ کرے [2] مسئلہ: جب کسی دعوت میں ممنوعات شرعیہ ہوں تو معذرت کر دینی چاہیے [3] سرود گانا دف دہ ڈھول جو ایک طرف سے بجایا جائے عشرت عیاشی بعض نسخوں میں غیبت ہے خمر شراب (ف) یہ ممنوعات اور شور و شر کی تفصیل ہے، میت کے لیے صدقہ کا طعام پکایا جائے تو اسے فقرا کھائیں گے مال داروں کے لیے کھانا مکروہ ہے، میت کے گھر تین دن تک دعوت ممنوع ہے ملاحظہ ہو "جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت" از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ البتہ بزرگوں کی نیاز مال دار بھی کھا سکتے ہیں [4] ریا نمائش، حق اللہ تعالٰی، اغنیا مالدار، زجر روکنا، ڈانٹ ڈپٹ [5] اندکے تھوڑا، ساکن آرام سے، سہ دم تین سانس، تعجیل جلدی (ف) پانی تین سانس میں پینا مسنون ہے دو سانس میں پینا مباح ہے ایک سانس میں پینے سے جگر میں بیماری کا خطرہ ہے، پینے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنی چاہیے اور ہر گھونٹ کے بعد کہے الحمد للہ، پانی دائیں ہاتھ سے اور دیکھ کر پینا چاہیے [6] استادہ کھڑا ہو، وقف جا ٹھہرنے کی جگہ، سؤر باقی ماندہ، جھوٹا (ف) چار جگہ کھڑے ہو کر پانی پیا جا سکتا ہے (۱) وضو کا باقی ماندہ پانی (۲) جہاں بیٹھ کر نہ پیا جا سکے مثلاً مشکیزہ سے پینا ہو (۳) زمزم شریف (۴) مسلمان اور خاص طور پر کسی بزرگ کا باقی ماندہ پانی۔

آبے نباید تا خوری در چار جا اے جانِ من
نہار و پس خلوت مخور پس حمام ہم حاجت بشر

آبے مخور یک ساعتے یابی اماں از درد ہا
ہر گہ کہ خوردی طعم را از گرم و شیریں چرب تر

چوں تو گنہ داری بسے آبے بدہ مر خلق را
ناچیز گردد آں گنہ از جوئے جنت آب خور

آبے خورانی عام را یابی ثوابے از خدا
یک قدح بدہی تشنہ را حوضے بجنت صد ببر

باب شانزدہم دربیان آداب جامہ پوشیدن

جامہ پوشی آنچناں کاں دیر ماند مر ترا
نے چھونہ پوشی تنزتی پوش آنچناں باشد ستر

از پنبہ پوشی جامہ را دراں بیابی راحتے
دستار باشد پیرہن ایزار کن زاں سخت تر

کمخواب و خز دیباج را باید نپوشی ہیچگہ
ابریشمی چوں رشتہ شد زاں ثوب کن کلی حذر

لے نہار صبح کے وقت کچھ کھائے بغیر، خلوت صحبت، حاجت بشر قضائے حاجت (ف) ان اوقات میں پانی پینا مضر ہے ۲ے یک ساعتے ایک گھڑی شیریں میٹھا چرب تر مرغن (ف) مرغن کھانے کے متصل پانی پینا معدے کے لیے اور گرم یا میٹھا کھانے کے بعد دانتوں کے لیے نقصان دہ ہے، تجربہ کار مریض کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے پانی پیے اور دو گھنٹے بعد پیے تو اس کے لیے مفید ہے ۳ے جوئے نہر (ف) پانی پلانا بھی عمدہ صدقہ ہے اسی لیے ختم شریف کیساتھ پانی رکھا جاتا ہے ۴ے خورانی تو پلائے، قدح پیالہ، تشنہ پیاسا، حوض سوتہ جامہ کپڑا، پوشی تو پہن، تا دیر رہے، جھونہ باریک کپڑا، یہ لفظ ہندی ہے تنزتی رنگین باریک کپڑا، ایک نسخے میں ہے ہر گز منہ پوشی، پوش پہن ستر ڈھانپنے والا (ف) کپڑا پہننے کا بڑا مقصد ستر عورت ہے لہٰذا باریک کپڑا نہ پہننا چاہیے، زیادہ لمبا بھی نہ ہو ورنہ جلد پھٹ جائے گا ۲ے پنبہ روئی، دستار پگڑی پیرہن کرتہ، ایزار پاجامہ، تہبند سخت تر بہت موٹا (ف) تمام کپڑے روئی کے ہوں ریشمی نہ ہوں، نیز موٹے ہوں خاص طور پر تہبند کیونکہ ناف سے گھٹنے تک چھپانا فرض ہے ۳ے کمخواب مختلف رنگوں والا ریشمی کپڑا، خز اونی کپڑا، دیباج ریشمی کپڑا جو ریشم کے کیڑے سے حاصل شدہ ریشم سے بنایا جاتا ہے، ابریشمی ریشمی، رشتہ دھاگہ، ثوب کپڑا، حذر پرہیز (ف) اگر کپڑے کا تانا ریشمی اور بانا سوتی ہو تو اس کا پہننا جائز ہے کہ ریشم جسم سے نہیں چھوئے گا اور اگر برعکس ہو تو مردوں کے لیے ناجائز، اسی طرح ٹوپی یا دوسرے کپڑے پر ریشمی دھاگے سے چار انگشت سے زیادہ کڑھائی کی گئی ہو تو اس کا استعمال ممنوع ہے۔

مختار شد از جامہا اسپید جامہ جانِ من
تو دور کن از خویشتن ہم زرد و لعل و معصفر

کم پوش پشم و چرم را سجدہ مکن بالائی آں
بر پنبہ سجدہ افضل ست نزدیک علما معتبر

دستار بندی ہفت گز شملہ گذاری پس عنق
بے شملہ باشد بندشے آں بندش شیطان شمر

شملہ کہ باشد با علم آں شملہ را روشن بداں
بے علم شملہ داں چناں چوں خانہ تاریک تر

دیرے بماند پاک ہم کوتہ چو پوشی جامہ را
ایں لبس شکل صالحاں ہم مردم نیکو سیر

چوں کفش پوشی موزہ ہم باید کہ پوشی زرد و لعل
چوں کفش و موزہ شد سیاہ اندوہ بینی بیشتر

موزہ چو پوشی کفش ہم باید کہ پوشی راست پا
چوں تو کشی ایں ہر دو را باید کشی بر عکس تر

ہر گہ کہ پوشی جامہ نو یک کف بگیر از آبے مکن
دو بارہ سورۂ قدر خواں زاں آب کن تو جامہ تر

لے مختار پسندیدہ، اسپید سفید، زرد پیلا، لعل سرخ معصفر پہلا حرف مضموم، دوسرا مفتوح تیسرا ساکن، لیکن ضرورت شعری کے لیے دوسرا ساکن اور تیسرا مفتوح ہے، عصفر (گوند کی ایک قسم) سے رنگا ہوا کپڑا، سرخ ۲ے پشم اون چرم چمڑا (ف) اونی اور چمڑے کا لباس پہننا انبیاء کرام اور صالحین کا طریقہ ہے لہٰذا افضل ہوگا، ممکن ہے مصنف نے اس صورت میں منع کیا ہو جب ریا یا فخر کا خطرہ ہو، ۳ے عنق گردن، بندش باندھنا، (ف) نافع المسلمین میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام طور پر سات گز کی پگڑی باندھتے تھے، (شرح) ۴ے کوتہ چھوٹا لبس پہننا، صالحاں نیک لوگ، نیکو سیر اچھی سیرت والے ۵ے کفش جوتا، زرد پیلا، لعل سرخ (ف) جوتا اور موزہ سرخ یا زرد ہونا چاہیے نہ کہ سیاہ، یہ مصنف کی رائے ہے ورنہ اہل علم نے سیاہ کو ترجیح دی ہے (شرح) ۲ے کشی تو اتارے (ف) جوتا اور موزہ پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں میں پہننا چاہیے، اتارتے وقت اس کے برعکس ہو ۳ے کف چلو دوبارہ دو دفعہ، بعض نسخوں میں "دہ بار" ہے سورۂ قدر "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر"۔

انگشتری[1] زآہن مپوش از مس[2] و ازار زیر ہم
تو دور کن از خویشتن خاتم چو یابی عین زر
ترک تختم[3] افضل است امرے نباشد چوں ترا
از نقرہ کن انگشتری حاکم چو گشتی نامور

باب ہفدہم دربیان ذکر کردن و خفتن

در ذکر خواب[4] رو بیدار گردی ذکر گو
باید بخُسپی[5] با وضو بسیار تو یابی ثمر
کوچہ نگردی نیم شب[6] از خانہ بیروں در مرو
خفتن چو خواہی شمع کش آوند پوش و بند در
تنہا نہ خُسپی[7] خانۂ کاں نجانہ باشد ہیچ کس
آسیب[8] یابی از پری باشد ترا از جاں خطر
چوں[9] تو ادا کردی عشا فی الحال تو خوابے بکن
عاصی شوی دوزخ روی شبہا بگوئی چوں سمر
قیلولہ[10] را داں نعمتے ہرگز نگیری ترک آں
راحت بیابی در بدن آسودہ گردد مغز سر

[1] انگشتری انگوٹھی، آہن لوہا، مپوش مت پہن، مس تانبا، ازار زیر قیمتی، خاتم انگوٹھی، عین خالص، [3] زر سونا [3] ترک تختم انگوٹھی پہننا، امرے حکومت، نقرہ چاندی (ف) مرد کے لیے ساڑھے چار ماشہ چاندی کی ایک نگینے والی انگوٹھی جائز ہے کسی اور دھات کی جائز نہیں، البتہ عقیق اور یشب (پتھر) کی انگوٹھی جائز ہے افضل یہ ہے کہ نہ پہنے اگر حاکم یا کاتب نہیں تو نہ پہنے، حاکم اور کاتب کو مہر لگانے کے کام آتی تھی، [5] بخُسپی از خفتن سونا، ثمر فائدہ، پھل (ف) آدمی کو باوضو ذکر کرتے ہوئے سونا چاہیے فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھتے رہیں گے اور اسے اچھے خواب دکھائی دیں گے [6] کوچہ گلی نیم شب آدھی رات، شمع چراغ کش فعل امر از کشتن بجھا دینا، آوند برتن پوش ڈھانپ (ف) رات کے وقت پھرنا لفنگوں کا کام ہے عام آدمی پر چوری اور فسق و فجور کی تہمت لگ سکتی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دروازہ بند کر، چراغ بجھا اور برتن ڈھانپ دے اور مشکیزے کا منہ اچھی طرح باندھ دے، [8] آسیب تکلیف (ف) گھر میں اکیلا سونے سے کہ رات کو ڈر جائے، جن پری کا اثر ہو یا چور کا خطرہ [9] فی الحال اسی وقت، عاصی گنہگار، سمر قصہ کہانی (ف) حدیث شریف میں ہے کہ عشا کے بعد باتیں کرنے سے ممانعت ہے تاکہ صبح اٹھنے میں دقت نہ ہو [10] قیلولہ دوپہر کے کھانے کے بعد آرام کرنا، (ف) اس سے بدن اور دماغ کو راحت ملے گی اور رات کے قیام کے لیے مدد حاصل ہوگی۔

مقدور[1] تا باشد ترا ہرگز نہ خُسپے بر زمین
طاعون و با ہم از زمیں آید برون جانِ پدر
خوابے[2] کہ بینی جانِ من تعبیر پرس از عالماں
نہ از کودکاں نے دشمناں[3] نے از زناں اہلِ کفر
تعبیر[4] بکند چوں کسے آں خواب افتدہم بداں
بدرا بگوید خوب چوں آں زشت گردد خوب تر
گر بد[5] بگوید خوب را آں خوب بے شک بد بود
خواندم چنیں اندر کتب دیدم چنیں اندر خبر
منکر[6] مشو از خوابہا مروی ست از پیغمبراں
در خواب بینی مصطفےٰ تحقیق داں ہم معتبر
شیطاں[7] بصورت مصطفےٰ قدرت ندارد تا شود
نے ہچو کعبہ او شود نے ہچو شمس و نے قمر
جاناں[8] نخُسپی شب جمعہ عاشورا عرفہ عیدہم
رمضاں ز آخر دہ شبے بیشک بیابی شبقدر

[1] مقدور قدرت میں ہو (ف) یہ ممانعت عوام کے لیے ہے کاملین کے لیے نہیں کہ وہ آزار سے تڑپ جائے (ف) خواب کی تعبیر دیندار اہل علماء سے پوچھنی چاہیے، بچوں، دشمنوں، عورتوں اور کافروں سے نہ پوچھی جائے، اس کی وجہ آئندہ شعر میں ہے [4] افتد واقع ہوتی ہے، بد بری، خوب اچھی، زشت بری (ف) اچھی خواب کی بری تعبیر، اور بری خواب کی اچھی تعبیر بیان کر دی جائے تو وہ اس کے مطابق واقع ہوگی اسی لیے تعبیر صرف دیندار مخلص علماء سے پوچھنی چاہیے، [6] خواب کئی قسم کے ہوتے ہیں، (۱) انبیاء اور اولیاء کے خواب سچے ہوتے ہیں جیسے حضرات ابراہیم و یوسف علیہما السلام کا خواب (۲) فسادِ مزاج اور شیطانی وسوسے کے اثر سے ہوتی ہے اس کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی (۳) رویائے صادقہ جس میں ایسا عارضہ ہو جیسے شاہِ مصر اور قیدیوں کے خواب، حدیث شریف میں ہے جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ مچ مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اپنا سکتا [8] جاناں اے دوست نخُسپی تو نہ سو، عاشورا دس محرم، عرفہ نو ذو الحجہ (ف) شب قدر میں مختلف اقوال ہیں غالب یہ ہے کہ رمضان شریف کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے، اہلِ علم کی ایک جماعت نے ستائیسویں رات کو قرار دیا ہے۔

۱ بیع بیچنا، شراء خریدنا ۲ تجارت خرید و فروخت، مکاسب جمع مکسبۃ، کاروبار، ۳ پہلا حرف مفتوح دوسرا مشدد، کپڑا اور ساز و سامان

باب ۱ ہجدہم دربیان بیع و شراء

می ۲ کن تجارت جانِ من ایں از مکاسب داں

در کرہ ۳ برکت بیشتر اسپاں بہائم ہم بخر

غلہ ۵ مخر نیت گراں بردہ فروشی ہم مکن

پرہیز کن ایں ہر دو را ملعون نہ گردی محتکر

در سود ۶ غلہ بردہ ہم ہرگز نباشد برکتے

محروم مانی از کفن آں مال بخورد کس دگر

در ہر ۷ چہ بینی ضرر کس ہیزم بود یا کاہ و گچ

ایں احتکار ست بیشکے مخصوص نے قوت البشر

گر ۸ غلہ آری از زرع بکنی از اں انبارہا

ہرگز نباشی محتکر نزدیک علماء معتبر

چوں ۹ تو خریدی بندۂ مفروش او را ہیچگہ

دانی برادر بیشکے گرچہ بود آں بدتر

۴ پہلا حرف مضموم، بکری، اسپاں جمع اسپ گھوڑا، بہائم جمع بہیمۃ چوپایہ، بخر فعل امر از خریدن، خریدنا، ۵ غلہ جنس، گندم چاول وغیرہ گراں مہنگا، بردہ لونڈی اور غلام محتکر وہ شخص جو غلہ وغیرہ جمع کرکے روک لیتا ہے تاکہ مہنگا ہونے پر فروخت کرے حالانکہ لوگ ضرورت مند ہیں پھر بھی نہیں دیتا، شارح نے حدیث شریف نقل کی ہے کہ "الجالب مرزوق والمحتکر ملعون" دور سے غلہ وغیرہ خرید کر لانے والا مرزوق ہے یعنی اسے نفع بھی ہے اور ثواب بھی، اور محتکر ملعون ہے کہ لوگوں کی اذیت کا سبب ہے، شارح کہتے ہیں کہ کسی معتبر کتاب میں بردہ فروشی کی ممانعت نظر سے نہیں گذری، عقلی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ آدمی اگرچہ غلام ہی ہو دوسری چیزوں سے محترم ہے اور اسکی تجارت قساوت قلب کا سبب ہے لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیے پھر فرماتے ہیں کہ میں نے احیاء العلوم میں کتاب الکسب میں دیکھا کہ طعام اور کفن کی بیع مکروہ ہے طعام میں آدمی گرانی کا متمنی رہتا ہے اور کفن بیچنے والا لوگوں کے مرنے کا امیدوار اس لیے اگر کہا جائے کہ یہ لفظ بردہ ہے کفن کے معنی میں تو مناسب ہے گا، آئندہ شعر میں ہے کہ تو کفن سے محروم رہے گا اس سے اس توجیہ کو تقویت ملتی ہے ۶ سود نفع محروم بے نصیب ۷ ہیزم ایندھن، کاہ گھاس، گچ چونا قوت روزی، خوراک بشر انسان (ف) یعنی جمہور علماء کے نزدیک اگرچہ احتکار غلہ اور خوراک کے ساتھ مخصوص ہے لیکن مختار یہ ہے کہ جس چیز میں عامۃ الناس کو ضرر پہنچے اس کا ذخیرہ کرنا احتکار ہے اور ممنوع یہ امام مالک اور امام ابو یوسف کا مذہب ہے اشرح ۸ آری صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از آوردن، لانا، زرع کھیتی انبارہا جمع انبار ذخیرہ (ف) مصنف فرماتے ہیں کہ احتکار یہ ہے کہ دوسروں سے خرید کر ذخیرہ کیا جائے اپنی کھیتی سے ہو تو ذخیرہ کرنے میں حرج نہیں، تاہم قلت: قحط کے وقت ایسا نہ کرنا چاہیے، ۹ مفروش از فروختن، نہ بیچ، بدتر بہت ہی برا۔

۱ خری تو خریدے، سوگند قسم، ناری نہ لا تو (ف) حدیث شریف میں ہے جب دو آدمی معاملہ کریں، سچ کہیں اور بھلائی چاہیں انکی بیع میں برکت دی جاتی ہے اور جب جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں برکت اٹھالی جاتی ہے، یہ بھی ہے کہ من غشنا فلیس منا جو ہمارے ساتھ ملاوٹ کرتا ہے ہم میں سے نہیں

گر ۱ تو فروشی یا خری سوگند ناری بر زباں

سوگند چوں صادق خوری روزیت گردد تنگتر

کیلی ۲ دوزنی چوں خری آری بخانہ از دکاں

ناکردہ کیل و وزن ہم مفروش جاناں ہم مخر

مالک ۳ کنیزک چوں شوی پاکی رحم از فرض داں

مستی مکن تقبیل ہم فی الحال در خلوت مبر

کامل ۴ ببینی حیض چوں اندر کنارش زود کش

بیعے کنی چوں جاریہ پاکی رحم داں دوست تر

پرہیز ۵ کن تو از ربوا خوردن ربوٰ باشد چناں

کردن زنا با مادراں ہفتاد کرت اے پسر

باب نوزدہم دربیان منع صحبت سلطان و اکابر اغنیا

درویش ۶ شو در کنج نشیں طمع مخواہ از ہیچکس

قانع شدن ملکے بداں خانہ پُر از درّ و گہر

نزدیک ۷ سلطاں خود مرو دریاؤ سلطاں داں یکے

چوں تو ہوس سلطاں کنی باشد ترا از جاں خطر

۲ کیلی ناپنے والی چیز، وزنی تول والی چیز، کیل ناپ، وزن تول (ف) تولنے اور ناپنے والی چیز خریدی جائے تو اسے بیچنے اور کھانے سے پہلے ناپ تول لیا جائے تاکہ اگر زیادہ ہو تو واپس کردی جائے ۳ کنیزک لونڈی، تقبیل بوسہ لینا خلوت تنہائی ۴ کنار گود جاریہ کنیز (ف) لونڈی خریدی جائے تو قربت سے پہلے ایک حیض گزارنا ضروری ہے اسے استبراء کہتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو پہلے سے حاملہ ہو اگر اسے فروخت کرنا ہو تو استبراء افضل ہے ۵ ربوا سود، ہفتاد ستر، کرت مرتبہ (ف) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سود میں بہتّر گناہ ہیں ان میں سے معمولی یہ ہے کہ گویا اپنی ماں سے زنا کیا ہے ممکن ہے مصنف کی نظر سے ایسی روایت گزری ہو جسکی بنا پر انہوں نے ماں کے ساتھ ستر مرتبہ زنا کرنے سے تشبیہ دی ہے (شرح) ۶ کنج گوشہ، نشیں بیٹھ، دنشیں کا مخفف، قانع جو مل جائے اس پر کفایت کرنے والا، ملک بادشاہی، درّ موتی یعنی قناعت بادشاہی ہے اور موتیوں سے بھرا ہوا گھر ہے ۷ سلطان بادشاہ خود اپنے آپ، دریا و سلطان داں یکے دریا اور بادشاہ کو ایک جیسا جان، نہ معلوم کب فائدہ پہنچائیں کب نقصان بعض نسخوں میں ہے "در بار سلطاں داں بلا" ہوس حرص توقع خطر ایک نسخہ میں ہے "از جاں خطر" (ف) حضرت سعدی فرماتے ہیں ـ

بدریا در منافع بے شمار است

اگر خواہی سلامت برکنار است

یہی حال بادشاہ کا ہے کہ "گہے بسلامے برنجند و گہے بدشنامے خلعت دہند"

احساںؔ مروت ہیچگہ ہرگز نخواہی از شہاں
چوں توستانی دہ زمیں افتادہ باشی پیش در

تقلیدؔ شغلِ شاں مکن آفت بداں مدغم دراں
راحت بر بینی اندکے زحمت عذابے بیشتر

اشغالِ شہ بیشک بداں ہم چوں براقی جامۂ
آنکس کہ پوشد عاریت اورا ندانی معتبر

چوں تو غنی بینی بدر بگریز تو فی الحال ازو
درویش چوں آید نظر آور بہ پیشش ماحضر

پرہیز از میر و ملک داں زہر قاتل قربِ شاں
چوں تو نشینی با ملک ہر لحظہ بینی صد خطر

تعظیم کن درویش را چیزے بدہ از بہر حق
چوں نوح گردد عمر تو دہ چند یابی مال و زر

پرسند از تو چوں سخن خدمت بکن پاسخ بدہ
بر رود زتو ثلثانِ دیں عظم تونگر بہر زر

الطاف سلطاں چوں کند ہرگز مشو مغرور آں
شکر کہ سلطاں خود دہد آں زہر دانی نے شکر

لہ احسان مہربانی مروت جوانمردی ستانی تو لے گا دِہ گاؤں (ف) بادشاہ کا انعام حاصل کر کے ضروری ہوگا کہ شکریہ ادا کرنے کے لیے اسکے دروازے پر پڑا رہے جس میں سراسر ذلت ہے ۔ لہ تقلید ذمہ لینا شغل مصروفیت، کسی گاؤں یا شہر کی سرداری، آفت مصیبت مدغم پوشیدہ (ف) شاہانِ وقت سے کوئی ذمہ داری لی جائے تو اس میں فائدہ کم اور مصیبت زیادہ ہے ۔ لہ براقی جامہ چمکدار کپڑا، عاریت مانگ کر، غنی مال دار بدر دروازے پر بگریز بھاگ از گریختن ماحضر جو حاضر ہو (ف) آدمی کو امراء سے دور اور فقراء کا خادم رہنا چاہیے، اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ انسان بادشاہ کا دشمن ہو بلکہ بادشاہ اسلام کا خیر خواہ ہونا چاہیے البتہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے ۔ شہ میر امیر سردار ملک بادشاہ ۔ لہ تعظیم عزت، بہر حق خدا کے لیے، دہ چند دس گنا ۔ شہ پرسند جب امراء و سلاطین تجھ سے پوچھیں پاسخ جواب بر رود چلا جائے گا ثلثان دو تہائی عظم ۔ تعظیم ضرورت شرعی کے لیے صیغہ مجہول استعمال کیا ہے تونگر مال دار، زر سونا، (ف) حدیث شریف میں ہے جس شخص نے دولت مند کی دولت کی بنا پر عاجزی کی اس کے دین کا دو تہائی حصہ چلا جائے گا، البتہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے تعظیم جائز ہے ۔ شہ الطاف جمع لطف مہربانی مغرور دھوکے میں مبتلا۔

زالِ شاں نیابی راحتے مہرے نیارند بر کسے
رافت ملک آفت بداں احسانِ شاں خشم و قہر

چوں تو روی مجلس شہاں باید نگہداری زباں
سخنے نہ گوئی پیش شاں آئی بروں باشی چو گر

ناخواندہ بر شاہاں مرو خوانند چوں در حال رو
طاعت بکن فرمان شاں ایں نوع را واجب شمر

عدلے کہ بکند بادشاہ بہتر زسالِ شصت داں
بکند کسے طاعت دراں یا خود عبادت بیشتر

حدے اقامت چوں شود اندر زمینے بہر حق
از چہل صبحے داں نکو بارد کہ متواتر مطر

بابِ بستم در بیانِ حسنِ خلق و معیشت و مشورت و حقوقِ ہمسایگان

تو پیشہ کن خلقِ حسن تا اجر یابی بے عدد
با خلق چنداں خلق کن تا تو بگردی مشتہر

ناداں چو گوید بد ترا خلقے بکن پاسخ مدہ
خلقے کند یاری ترا گردند ہر یک داد گر

لہ مہر محبت رافت مہربانی خشم غصہ قہر غضب لہ گُر تمہارہ (ف) بڑے لوگوں کی مجلس میں انکے مطالبے کے بغیر زبان نہیں کھولنی چاہیے، البتہ اگر خلاف شریعت کوئی چیز سامنے آئے تو اس سے منع کرنا واجب ہے اور جب اس مجلس سے واپس آئے تو اس طرح ہو جیسے بہرہ، انکے راز لوگوں سے بیان نہ کرے کہ موجب فتنہ ہے ۔ سے ناخواندہ، بن بلائے نوع قسم (ف) بادشاہ اسلام جب کسی ایسے امر کا حکم دے جو مخالف شریعت نہیں تو اسکی اطاعت واجب ہے ارشاد ربانی ہے واولی الامر منکم ۔ ھ (ف) عدل انصاف شصت ساٹھ طاعت فرائض سنن کی ادائیگی، عبادت فرض و سنت کے علاوہ نیکی خود تحقیق (ف) حدیث شریف میں ہے عدل ساعۃ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ، ایک ساعت کا عدل ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے (شرح) شہ حد شریعت مبارکہ کی مقرر سزا، متواتر پے در پے مطر بارش (ف) ایک شرعی حد جاری کرنے کا فائدہ چالیس دن پے در پے بارش ہونے سے زیادہ ہے کیونکہ اجراء حدود رحمت باری تعالیٰ کے نزول کا سبب ہے ۔ لہ حسن خلق، عادت کی اچھائی، معیشت زندگی گزارنا، مشورت مشورہ، ہمسائیگان جمع ہمسایہ، پڑوسی ۔ شہ پیشہ عادت، طریقہ اجر ثواب، بے عدد ان گنت، خلق پہلا حرف مفتوح مخلوق اور اگر مضموم ہو تو عادت عام ازیں کہ اچھی ہو یا بری، لیکن مراد اچھی عادت ہے (ف) ایک شخص نے پوچھا کون عمل افضل ہے؟ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن الخلق، خوش اخلاقی، ایک حدیث شریف میں ہے کہ تیرا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی صدقہ ہے ۔ شہ ناداں بے وقوف پاسخ جواب مدہ فعل نہی از دادن، نہ دے یاری امداد، داد گر انصاف کرنیوالا (ف) ارشاد ربانی ہے واذا مروا باللغو مروا کراما "بندگانِ خدا جب بیہودہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو کریمانہ گزر جاتے ہیں" حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمۃ قلت لا یعنینی، جب میں کسی کمینے کے پاس سے گزرتا ہوں جو مجھے برا بھلا کہہ رہا ہو تو میں یہ سوچ کر وہاں سے گزر جاتا ہوں کہ وہ مجھے نہیں کہتا۔

عقل[1] و معیشت حلم ہم با مردماں ورزش بکن
تا شہد گردی در جہاں یابی بعقبے بس ثمر

نرمی[2] بکن با جملہ کس خُلق و مدارا پیشہ کن
تا دوست گردی خَلق را چوں روح در قالب بشر

کُن[3] مشورت در کارہا کارے مکن بے مشورت
مامور شد در مشورت شاہ رسل اے نامور

چُوں[4] تو ہمے بردہ خری اورا بداں ہم زاد خود
طعمش خوراں چوں طعم خود جامہ بپوشاں خوب تر

چُوں[5] او کند عصیاں خطا بگذر از و صبرے بکن
آوند گر او بشکند یاوہ مگو دیگر بخر

کارے[6] مفرما آنچناں رنجہ شود زاں کارہا
خاصہ چو بینی صائمش فرمائی کارے ماقدر

رنجہ[7] مکن ہمسایہ را بسیار احساں کن برو
ورنہ بدوزخ مر ترا باشد عذابے صعب تر

رنجہ[8] کُنی ہمسایہ را حسرت خدا اورا دہد
خانہ زمینہا ملک. تو آمد چنیں اندر خبر

۱ عقل دانائی، معیشت زندگی، حلم نرمی، ورزش بکن حاصل کر، شہد راز شہدیدن، اختیار، عقبے آخرت، ثمر پھل، (ف) حافظ شیرازی فرماتے ہیں
آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا
۲ جملہ تمام، مدارا در اصل مدارات بمعنی دلداری، قالب جسم، بشر انسان (ف) حضرت سعدی فرماتے ہیں
تواضع عزت کند در جہاں
گرامی شوی پیش دلہا چو جاں
۳ بے مشورت، مشورے کے بغیر، مامور حکم دیئے گئے، (ف) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق سے زیادہ عقلمند ہیں آپ کو وحی الٰہی کی تائید حاصل ہے اسکے باوجود حکم دیا جاتا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ صحابہ کرام سے معاملات میں مشورہ کرو اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو۔ ۴ بردہ غلام، ہم زاد بھائی، خوراں فعل امر از خورانیدن کھلا، بپوشاں فعل امر از پوشانیدن پہنا (ف) حضرت انس فرماتے ہیں کہ رحلت کے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے "اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ"، نماز کا خیال رکھو اور غلاموں سے اچھی طرح پیش آؤ ۵ عصیاں گناہ، نافرمانی، خطا غلطی، آوند برتن، یاوہ بیہودہ، دیگر دوسرا برتن، (ف) عین العلم میں ہے کہ غلام کو تین ضرب سے زیادہ نہ مارا جائے، نیز ادب سکھانے کی نیت ہو نہ کہ غصہ اتارنے کی، افضل یہ ہے کہ معاف کردے، اگر اس سے اچانک برتن ٹوٹ جائے تو گالی نہ دے، دوسرا برتن خرید لے ۶ رنجہ رنجیدہ، تنگ، صائم روزہ دار، ماقدر جو کرسکے ۷ ہمسایہ پڑوسی، صعب تر بہت سخت (ف) حدیث شریف میں ہے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام مجھے ہمسائے کے بارے میں اتنی تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے وارث قرار دیں گے ۸ خانہ گھر، ملک ملکیت آمد چنیں اندر خبر اللہ اعلم بالصواب۔

جُملہ[1] بزرگان اولیاء ایذا تحمل بیشکے
کردند از ہمسائیگاں چندانکہ ناید در حصر

خدمت[2] بکن تو جملہ را مخدوم گردی بیشکے
آنکس کہ او خدمت کند مخدوم گردد تاج سر

اسپ[3] و بہائم چوں خری کاہ و دلیدہ شاں بدہ
آبے نما ہم بارہا بخورند اندک بیشتر

دائم[4] دہانش بستہ است گفتن نداند حالِ خود
دائم بماند بستہ لب شفقت کنی تو بے خبر

باب بست و یکم در حقوق والدین بر فرزنداں

با[5] والدین احساں بکن تا اجر یابی بے عدد
خدمت تو شاں فرضے بداں در نص ہم اندر خبر

ہر[6] چونکہ خواہند آں کنی جنت در آئی بیشکے
مر مصطفیٰ را گفت خالق یاد کن اے نامور

آنکس[7] کہ عزت می دہد ابوین را بشنو نکو
دارین عزت مرد را مقبول در جملہ بشر

۱ ایذا تکلیف، تحمل برداشت، ناید نہیں آتا، حصر شمار ۲ مخدوم جسکی خدمت کی جائے (ف)
ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
۳ اسپ گھوڑا، بہائم جمع بہیمہ چوپایہ، کاہ گھاس، دلیدہ دلیہ وغیرہ دانہ ۴ دائم ہمیشہ، بماند رہے گا، ایک نسخہ میں ہے نماند یعنی ممکن ہے کبھی تنگ آکر بھاگ ہی جائے، شفقت مہربانی، ۵ والدین ماں باپ، نص حکم قرآنی، خبر حدیث شریف (ف) ارشاد ربانی ہے "وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" تیرے رب کا حکم ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کی خدمت کرو، حدیث شریف میں ہے کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کرسکتا مگر یہ کہ اسے غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کردے ۶ ہر چونکہ خواہند جو کچھ کہ وہ چاہیں، ایک نسخہ میں دوسرا مصرع یوں ہے۔
"مر گفت خالق مصطفیٰ را یاد کن اے نامور"
(ف) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اپنی امت کو والدین کے حکم کی تعمیل کا حکم دیجئے ورنہ آپ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے بلوغ سے پہلے وفات پاچکے تھے، ارشاد ربانی ہے "اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ" میرا شکر کر اور اپنے والدین کا۔ ۷ ابوین والدین، بشنو نکو اچھی طرح سن، دارین دو جہاں دنیا و آخرت۔

درِ رزق او برکت شود ہم عمرِ او گردد دراز
مقبول باشد جا بجا مشہور اندر ہر شہر
اَبَوَین را راضی بکُن تا بر تو راضی حق شود
یابی تو قصرے در جناں باشند از دُرّ و گہر
در زیرِ پا مادر پدر جنت بیابی بیشکے
فرمانِ شاں آری بجا یابی ثوابے بے حصر
شیریں سخن، نرم گو در پیشِ شاں شیں باادب
آداب شاں آری بجا تا تو نگردی مضطر
طعمے بدہ آں را کافی جامہ پوشاں قدرِ خود
نامے نخواں ابوین را تا تو نہ گردی مفتقر
بر امرِ شاں مامور شو اِلّا کہ امرِ معصیت
بکنند جاناں چوں ترا می کن ازاں کلی حذر
اُف مگو در پیشِ شاں خوف است زیں گفتن عظیم
بے اذنِ شاں جائے مرو، باشد ترا صد ہا خطر

رزق روزی، برکت اضافہ دراز لمبی قصر محل جناں جمع جنت، بہشت دُر و گہر موتی اور جواہرات (ف) حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور والدین کی ناراضگی سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے جب اللہ تعالیٰ راضی ہو تو عمر کی لمبائی، برکت، عزت اور شہرت سب کچھ حاصل ہوگا۔ فرمان حکم بے حصر بے اندازہ (ف) حدیث شریف میں ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے، باپ کا بھی یہی حکم ہے، خدمت ماں کی زیادہ اور تعظیم باپ کی زیادہ کرنی چاہیے شیریں سخن میٹھی، نرم آہستہ، شیں تخفف نشیں، بیٹھو۔ پوشاں پہنا، قدر مرتبہ، حیثیت، مفتقر محتاج (ف) پہلا مصرع بے وزن ہے اگر طعمے بدہ کافی بشاں کو کر وزن درست ہو جائے گا ادب یہ ہے کہ والدین کا نام نہ لیا جائے امر حکم ہو فرمان بردار، الّا مگر، معصیت گناہ حذر پرہیز (ف) ارشادِ باری تعالیٰ ہے وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اگر تمہیں اس بات پر مجبور کریں کہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرو جس کا تمہیں علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو۔ حدیث شریف میں ہے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں ہے اُف زجر و توبیخ اور تنگدلی کے اظہار کا کلمہ، عظیم بڑا، اذن اجازت (ف) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا والدین کو اُف نہ کہو اور نہ ڈانٹ، ذخیرہ میں ہے کہ اگر والدین محتاج ہوں اور ان کا نفقہ بیٹے پر ہو تو ان سے اجازت کے بغیر تجارت، حج اور عمرہ کے لیے جانا جائز نہیں ہے، اگر بیٹے کے علاوہ نفقہ دینے والا موجود ہے یا بیٹا فقیر ہے تو بلا اجازت ایسے سفر پر جا سکتا ہے جہاں جان کا خطرہ نہ ہو ورنہ نہیں (شرح)

مرد ہر کرا خوشنود شد مادر پدر او شد سعید
خوشنود گردد حق براو، او را نہ سوزد در سقر
گر میکنی بست ہزار سال عبادت بہر حق
بہتر ز حق والدین ایں نیست از خیر السیر
گر عاق بکند طاعتے خیرات ہم روز و شب
جائے نہ باشد مرد را اِلّا کہ در جوفِ سقر
داں عاق مادر ہم پدر محروم از بوئے بہشت
دیدم چنیں اندر کتب از نسخہائے معتبر
ابوین چوں خوشنود نے فرضاً و نفلاً داں یقیں
مقبول نے حضرت خدا، خیرات دیگر ہم ہدر
مردود مادر ہم پدر ہرگز نہ باشد سرخ رو
عزت نہ باشد مرد را برکت نہ اندر مال و زر
خوار و خجل ہر دو جہاں آساں نیابد آب و ناں
تنگی برزقش آنچناں کاید پریشاں دربدر
تلخی فراواں مرد را در وقتِ نزعِ جانِ او
در گور نے راحت ورا باشد عذابے بیشتر

خوشنود، راضی مادر ماں پدر باپ سعید نیک بخت، سقر جہنم بست بیس، بہر حق اللہ تعالیٰ کے لیے، خیر السیر اچھی عادت (ف) پہلا مصرع بے وزن ہے، یعنی بیس ہزار سال کی عبادت والدین کی خدمت سے بہتر اور اچھی عادتوں میں سے نہیں ہے، ہونا یہ چاہیے کہ بندوں کے حقوق بھی ادا کیے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کی جائے عاق والدین کا نافرمان اور اذیت دینے والا، خیرات نیکیاں، روز و شب، دن رات، جوف پیٹ، گہرائی طریقہ محمدیہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو، کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے محسوس ہوگی لیکن والدین کے نافرمان، قاطع رحم اور بوڑھے زانی کو محسوس نہیں ہوگی خوشنود راضی، نے نہیں، ہدر باطل، ضائع مردود نامقبول، سرخ رو کامیاب معزز، خوار ذلیل، خجل شرمندہ، (ف) یہ والدین کے آداب اور حقوق کا بیان تھا خزانہ جلالی وغیرہ میں ہے کہ استاذ کے حقوق یہ ہیں (۱) اس کا نام نہ لے (۲) اس کی جگہ نہ بیٹھے خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو (۳) اس کے سامنے باادب دو زانو ہو کر بیٹھے (۴) اس کے سامنے ہنسنے اور دیگر مذموم صفات بالخصوص تکبر سے پرہیز کرے (۵) جو کچھ پوچھنا ہو عاجزی سے پوچھے، جھگڑے اور اعتراض سے پرہیز کرے، اس کے احکام کی تعمیل کرے بولنے اور چلنے میں اس سے سبقت نہ کرے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اَنَا عَبْدُ مَنْ عَلَّمَنِیْ حَرْفًا جس نے مجھے ایک حرف سکھایا میں اس کا غلام ہوں، بخاری کے ایک امام درس کے دوران کئی دفعہ اٹھ کر کھڑے ہوئے، پوچھنے پر بتایا کہ میرا استاد زادہ بچوں میں کھیلتا ہوا مسجد کے دروازے کے سامنے آگیا تھا میں اس کے احترام کے لیے کھڑا ہوتا تھا (شرح) بعض حضرات نے فرمایا اگرچہ والدین اولاد کے وجود کا وسیلہ ہیں تاہم اس میں

حکایت علقمہ صحابی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشنیدہ[1] بر علقمہ در وقتِ نزعِ روح او
زحمتِ گراں بندِ زباں تلخی چو بروے بیشتر
زن ادبیامد بر نبی گفتا کہ اے شہِ مرسلاں
بر شوہرم نزعِ گراں گشتہ است عاجز[2] مضطرب
فرمود[3] احمد مصطفےٰ مر مرتضےٰ و ہم بلال
سیومے بر سلماں فارسی عمار را چارم شمر
رفتند[4] شاں بر علقمہ کردند تلقیں مر ورا
ہرگز نہ جنبید شش زباں کردند بر احمد خبر
پُر[5] سیّد پاکِ دیں ابوین دارد زندہ او
گفتند اصحابش چنیں، مردہ یقین او را پدر
زندہ[6] است مادر علقمہ گشتہ ضعیف و ناتواں
فرمود سیّدِ مرسلاں رو اے بلال زود تر
بر مادرش[7] از من سلامے گو چنیں اے پیر زن
گر قدرتت داری بیا خواندہ ترا خیر البشر

(بقیہ صفحہ ۶۱)
ان کے خط نفس کا بھی دخل ہوتا ہے بخلاف استاذ کے کہ وہ محض فی سبیل اللہ دین سکھاتا ہے لہٰذا اس کا مرتبہ زیادہ ہے۔
[1] نشنیدہ: کیا تو نے نہیں سنا، صیغہ واحد حاضر فعل ماضی قریب، بطور استفہام نزع نکالنا، آخری وقت زحمت گراں، سخت تکلیف بند زباں زبان کا نہ چلنا، کلمہ طیبہ کا جاری نہ ہونا، تلخی کڑواہٹ
[2] عاجز بے بس مضطر مجبور، لاچار،
[3] مرتضےٰ پسندیدہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شمر گن [4] شاں وہ حضرات تلقین تعلیم، میت کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھنا تاکہ وہ سن کر پڑھ لے، اسے کہا نہ جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شدت تکلیف کی بنا پر انکار کر دے نہ جنبید حرکت نہ کی [5] سید پاک دیں، دین کے پاکیزہ سردار، پدر باپ
[6] مادر ماں، ناتواں کمزور، ایک نسخہ میں دوسرے مصرع میں یہ الفاظ ہیں "رو اے بلالا" بلال کے آخر میں الف ندائیہ ہے، زود تر بہت جلد [7] گو کہہ پیر زن بوڑھی عورت، قدرت طاقت خیر البشر تمام انسانوں سے افضل (ف) حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے فتاویٰ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صرف بشر نہ کہنا چاہیے کہنا ہو تو یوں کہو خیر البشر، افضل البشر،

گر[1] او ندارد قدرتے او را بگو تو اے بلال
در خانہ خود تو نشستہ شو آید بتو شافع حشر
رفتہ[2] مؤذن مصطفےٰ بگذارد چوں پیغام ایں
برخاست شاداں شد ضعیف اندر شنیدن ایں خبر
او گفت[3] سازم جان فدا بر خاک پائی مصطفےٰ
کردہ عصا در دستِ خود آمد بحضرت نامور
کردہ[4] سلامش مصطفےٰ ہم خواندہ احمد پیش خود
افعال جملہ علقمہ کردہ بیاں او سر بسر
گفتا[5] کہ بودہ علقمہ صاحب صلوٰۃ و صوم ہم
ہم عابد و ہم زاہد و بودہ سخی و معتبر
لیکن[6] ز خدمت ہائے من قاصر بُدہ اے ختم رُسل
زن خویش را عزت بدادے کرد ما را بے وقر
ہرگز[7] نہ کردے گفت من می کرد گفتِ زن قبول
راضی نیم زو زیں سبب اے شافع روزِ حشر
فرمود[8] سیّد زود تر ہیزم جمع کن اے بلال
سوزیم تا مر علقمہ کن آتشے تعجیل تر

[1] نشستہ مخفف نشستہ، بیٹھی رہ، شافع حشر، قیامت کے دن شفاعت فرمانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [2] مؤذن مصطفےٰ حضرت بلال، برخاست اٹھی، شاداں خوش خوش، ایک نسخہ میں ہے "ضعیفہ از شنیدن" [3] فدا قربان عصا لاٹھی [4] سر بسر تمام [5] صلوٰۃ نماز روزہ زاہد دنیا سے بے نیاز۔
[6] قاصر کمی کرنے والا بُدہ مخفف بُود، تھا، زن بیوی بے وقر بے عزت [7] گفت من، میرا کہنا راضی نیم میں راضی نہیں ہوں، [8] ہیزم ایندھن، سوزیم ہم جلائیں، از سوختن کن اٹھے آگ تیار کر، تعجیل تر بہت جلد۔

عجز[1] بے بکرد آں پیرزن گفتا کہ اے شمع رُسلاں
بہرِ چہ سوزی علقمہ دلبند دارم ایں پسر

فرمود[2] سیّد گر شوی خشنود بر فرزند خود
ہرگز نسوزانم ورا یابد نجات اندر حشر

شو[3] تو گواہ اے مصطفےٰ راضی شدم بر علقمہ
خشنود گشتم ایں زماں گر جور کردی یا جبر

فرمود[4] ختم الانبیاء رو زود اے صاحب اذاں
در[5]یاب حالِ علقمہ بروے بکن نیکو نظر

چوں متقی صاحب اذاں آمد بسوئے علقمہ
بشنید کلمہ زد ہنوز او بود بیرونِ زدر

گفتے[6] چنیں آں علقمہ ہستی تو واحد لاشریک
ہست آں محمد بندہ ات ہم شد رسولِ راہبر

چوں[7] مادرش خوشنود شد بر علقمہ اے جانِ من
آنگہ کشادہ شد زباں آساں شدہ تلخی ضرر

آساں[8] شدہ کندن براو بس جاں بحق تسلیم کرد
پس مَاتَ ھٰذَا الشّاب چوں آمد رسولِ معتبر

[1] بڑھیا کس لیے، دلبند محبوب [2] خفا سوزانم میں نہیں جلواؤں گا، از سوزانیدن، نجات خلاصی، حشر قیامت، [3] جور ظلم جبر زیادتی، ایک نسخہ میں پہلے مصرع میں یہ الفاظ ہیں "گفتا گواہ شو اے نبی"، [4] [5] دریاب معلوم کر، صیغہ واحد حاضر فعل امر از دریافتن [6] لاشریک تیرا کوئی شریک نہیں رہ آبر راہنما یعنی کلمہ طیبہ پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز دروازے سے باہر آرہی تھی [7] آنگہ اس وقت کشادہ شد کھل گئی، ضرر تکلیف (ف) معلوم ہوا کہ زبان کی بندش اور اس کے علاوہ تکلیف والدہ کی ناراضگی کے سبب تھی [8] کندن نکالن (جان کا)، تسلیم سپرد، مات، ھٰذا الشاب، یہ نوجوان فوت ہوگیا، یعنی حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمود[1] سیّد تا ورا غسل و کفن بدہند زود
خواندش جنازہ پس ورا کردند ویرا در قبر

بشنوید[2] اے یارانِ من گفتہ چنیں آں مصطفےٰ
کارے نیاید طاعتے اِلّا رضا مادر پدر

اے[3] بادشاہِ باکرم مارا چنیں توفیق دہ
بکنیم طاعت بے ریا خدمت کنم مادر پدر

باب[4] بست و دوم دربیان ستادن وام و دادن قرض میگوید

در[5] وام نافتی جانِ من تا زندہ باشی در جہاں
از وام شکند دست و پا از وام برود جان سر

ہرگز[6] ندارد کس روا وامے کشیدن جز سہ جا
در مخمصہ بہر کفن تزویج دختر یا پسر

چوں[7] تو دہی وامے بکس باید دہی قرضِ حسن
خواہش مکن مہلت بدہ یا وہ مگو دیواں مبر

وامے[8] مخواہ بہر ہوس زاں وام افتی در بلا
اینجا کشی اندوہ غم آنجا شوی ہم بے وقر

[1] سیّد، سردار یعنی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ایک نسخہ میں دوسرا مصرع اس طرح ہے "خواندش جنازہ پس ورا کردند ویرا در قبر" (ف) خزائن جلالی میں ہے کہ ایک جوان پر چند دن سکراتِ موت طاری رہے اس کے بعد یہی حکایت بیان کی ہے (شرح) ممکن ہے وہ جوان حضرت علقمہ ہی ہوں، [2] بشنوید، سنو، صیغہ جمع حاضر فعل امر از شنیدن، بعض نسخوں میں ہے "جز رضا مادر پدر" (ف) یعنی والدین کی فرمانبرداری کے بغیر عبادتیں مقبول نہیں ہیں [3] کرم بخشش توفیق ہمت، وسائل، ریا نمائش [4] بست و دوم، بائیسواں، ستادن لینا، وام قرض، ادھار قرض کاٹنا چونکہ ادھار تعلقات کو کاٹ دیتا ہے اس لیے اسے قرض کہتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں القرض مقراض المحبۃ، قرض محبت کی قینچی ہے [5] نافتی نہ پڑے تو، دراصل نہ افتی ہے ضرورت شعری کے لیے اسے ملا کر پڑھا جائے، از دام قرض سے شرح میں از بام ہے یعنی چھت سے گرا تو ہاتھ پاؤں ٹوٹنے کا قرض میں جان کا خطرہ ہے [6] مخمصہ بھوک کا غلبہ تزویج نکاح کرنا (ف) حضرت مصنف کا مقصد یہ ہے کہ ایسی بوقتِ ضرورت قرض لینا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ضرورتِ شدیدہ کے بغیر قرض نہ لیا جائے [7] قرض حسن ایسا قرض کہ مقروض کو اجازت دی جائے کہ جب ہو سکے ادا کردینا، خواہش مطالبہ یاوہ مگو بیہودہ گوئی نہ کر دیواں حاکم، تھانہ کچہری [8] ہوس حرص، بلا ضرورت اپنی اس جگہ یعنی دنیا میں سختی کھینچے گا، اٹھائے گا، آنجا اس جگہ آخرت میں ایک نسخے میں اینجا کی جگہ دنیا اور آنجا کی جگہ عقبیٰ ہے بے وقر بے عزت (ف) قرض واپس نہ کرنے کی صورت میں دنیا و آخرت کی رسوائی ہے۔

۱؎ تا خواستن نہ مانگنا لبستاں لے، صیغہ واحد حاضر فعل امر از ستاندن حذر پرہیز، خوف (ف) آج کل اتنا قرض دینا چاہیے جسے بآسانی معاف کیا جا سکے ۲؎ دین قرض دانگ چھدرتی، تھوڑی سی مقدار ۳؎ دادن۔ قرض خواہ دینار سونے کا ایک سکہ، زر سونا (ف) قرض کی ادائیگی صدقہ سے بہتر ہے ۴؎ اجر وجزا بدلہ اور ثواب حبّہ ایک دانہ کشاکش کھینچا تانی حشر قیامت (ف) صدقہ مقبول ہوا تو ثواب ملے گا اور اگر کسی کا قرض ادا نہیں کیا تو قیامت کے دن مصیبت ہوگی اور مصیبت سے بچنا ثواب کے حصول سے بہتر ہے ۵؎ دام قرض مستاں نہ لے گھبے کبھی نفع فائدہ کشت کھیتی گرو رہن، قرض لینے کے لیے کوئی قیمتی چیز کسی کے پاس رکھنا، غلہ پیداوار، مخور نہ کھا خصم رہن کا مالک، بُرے جاتے گروہا جو چیزیں رہن رکھی جائیں، گاو گائے، شیر دودھ (ف) اگر کسی نے کوئی چیز رہن رکھی ہو تو اس سے حاصل ہونے والا نفع یا تو مالک کو دے دیا جائے یا اسکی قیمت قرض سے کم کر دی جائے ۶؎ بست وسوم تیئیسواں باب، سکوت خاموشی، غیبت پس پشت کسی کی بُرائی، عطسہ چھینک سوگند قسم ۷؎ روی تو جائے صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از رفتن مجلسے کسی محفل میں۔ یا تنکیر کے لیے ہے، ساکت خاموش، نشیں بیٹھ، اوّل پہلے پاسخ جواب درّ وگہر موتی اور جواہرات، مجلس میں جا کر خاموشی سے بیٹھ جانا چاہیے اگر کوئی سوال کرے تو اسے مناسب جواب دینا چاہیے ۸؎ ذکر حق اللہ تعالیٰ کا ذکر، اجر، ثواب (ف) بے فائدہ اور دنیاوی باتوں سے زبان بند رکھنی چاہیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یا اچھی باتیں کہی جائیں۔

چوں ۱؎ تو بکس وام دہی نیت بکن ناخواستن
چوں او دہد لبستاں خوشی ورنہ بکن کُلّی حذر

از دین ۲؎ گر یک دانگ را بدہی بداں خویشتن
نزدیکِ حق باشد نکو از صدقہ دینار و زر

صدقہ ۳؎ کہ چوں مقبول شد یابی ازاں اجر و جزا
یک حبّہ گر از حق کسے یابی کشاکش در حشر

از دام ۴؎ دارِ خویشتن مستاں گہے چیزے نفع
کشتے ستانی چوں گرو غلہ مخور بر خصم بر

جملہ ۵؎ گروہاں حکم ایں جاناں من نیکو شنو
گاوے ستانی چوں گرو تو شیر او ہرگز مخور

باب ۶؎ بست و سوم در بیان کلام و سلام و سکوت و غیبت و عطسہ و سوگند گوید

چوں ۷؎ تو روی در مجلسے ساکت نشیں خاموش ہم
ہرگز مگو اوّل سخن پاسخ بدہ در و گہر

باشی ۸؎ تو ساکت روز و شب چیزے مگو جز ذکر حق
سخنے کہ باشد گفتنش نزدیکِ حق آں را اجر

۱؎ کاندراں دراصل کہ اندر آں ہے کہ اس میں غرض مقصد اسلام اور دین کا ایک ہی معنیٰ ہے غرض معاش زندگی کی غرض لا یعنی بے مقصد بے فائدہ شرم گن (ف) جس گفتگو میں دینی یا جائز دنیاوی فائدہ نہ ہو مکروہ ہے ۲؎ غیبت پہلا حرف مفتوح ہو تو اس کا معنی غائب ہونا ہے اور اگر پہلا حرف مکسور ہو تو اس کا معنی ہے کہ کسی کی عدم موجودگی میں ایسی برائی بیان کی جائے جو اس میں موجود ہو، ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں نہ ہو بہتان کہلاتا ہے ۳؎ حسنات نیکیاں، وے غیبت کرنے والے کی، برو اسے، یا جس کی غیبت کی گئی ہو مغتاب غیبت کرنے والا، می خورد کھاتا ہے لحمے گوشت بشر انسان (ف) اللہ تعالیٰ غیبت کرنے والے کے متعلق فرماتا ہے أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا الآیۃ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا ۴؎ بگریز بھاگ، صیغہ واحد حاضر فعل امر از گریختن غیبت کناں غیبت کرنے والے، جملگی تمام عصیاں گناہ زشت تر زیادہ بُرا، ۵؎ نمام چغلخور کسی کی تکلیف دہ بات دوسرے تک پہنچانے والا، نیابد نہیں پائے گا جناں جمع جنت ہدر ضائع ۶؎ مؤکل مقرر، آفات مصیبتیں جرم پہلا حرف مفتوح جسم اندک تھوڑا، جُرم پہلا حرف مضموم گناہ ۷؎ ازو وہ

سخنے ۱؎ نباشد کاندراں غرضے ترا اسلام و دیں
غرضے معاشی نے در و آں را تو لایعنے شمر

غیبت ۲؎ حرام ست بیشکے در گفتنش دوزخ روی
عیبے کہ در غیبت کنی ایں است غیبت اے پسر

آنکس ۳؎ کہ غیبت می کند حسنات وے بر وے رود
مغتاب گویا می خورد مُردار لحمے از بشر

غیبت ۴؎ مکن در مجلسے بگریز از غیبت کناں
از جملگی عصیاں گناہ غیبت بدانی زشت تر

نمام ۵؎ را داں دوزخی بوئے نیابد از جناں
ہرچند طاعت می کند داں طاعتش جملہ ہدر

دانی ۶؎ مؤکل بر زباں جملہ بلا آفات ہم
جرم زباں گر اندک است ہم جُرم آں دانی بیشتر

کفرے ۷؎ ازو شرکے ازو قذفے و بہتان و زُور ازو
ہرگز ندیدم در جہاں جز خاموشاں کس خوب تر

چیزیں جن کا دین سے ہونا بدیہی ہے، ان میں سے کسی کا انکار، شرک کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا قذف کسی پاکدامن پر زنا کا الزام لگانا، بہتان کسی کا جھوٹا عیب بیان کرنا زور جھوٹ، جھوٹی گواہی،

قذفے مگو در ہیچگہ کز وے گناہاں می شوند
سودے ندارد مر ترا داخل بعصیاں زود تر

کذبے نگوئی ہیچگہ لعنت خدا بر کاذباں
کاذب نباشد سُرخ رو اورا نیارد کس نظر

قذفے مگو مملوک را مقذوف چوں باشد بری
حدے خوری در ہیچگہ گشتی سیاہ رو در حشر

چوں قذف گفتن مر ترا بر بندگاں عادت شود
مردود گردی از شہادت در سراجی کن نظر

سوگند ہم غیر از خدا ہرگز نیاری بر زباں
بزگار گردی دوزخی ایں شرک باشد خفیہ تر

ہرگز مخور سوگند تو گرچہ خوری از صدق دل
حلاف در دوزخ بداں در خشم حق اورا اشر

اوّل بہ بینی چوں کسے اورا سلامے زود کن
یابی جزا بیحد و عد ہرگز نیاید در حصر

چوں تو سلامے رد کنی گر مسلم ست رد کن نکو
اورا چو بینی کافرست گو مثل آں نے بیشتر

لہ کذب جھوٹ لعنت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا کاذب جھوٹا سرخ رو باعزت، (ف) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ" سے مملوک غلام مقذوف جس پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہو، بری پاک حد مقررہ سزا، مثلاً اگر کسی نے آزاد کو قذف کیا ہے اور گواہی یا اقرار سے اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اسے اسّی درے لگائے جائیں گے، کسی کے غلام کو قذف کرنے کو زیادہ سے زیادہ انتالیس درے تعزیر کے طور پر لگائے جائیں گے ئہ سراجی فتاویٰ سراجیہ، فقہ کی کتاب (ف) درے لگانے کے علاوہ قذف کی سزا یہ ہے کہ اس کی گواہی مقبول نہیں ارشاد ربانی ہے وَلَا تَقْبَلُوْا لَھُمْ شَھَادَۃً اَبَدًا، ھہ سوگند قسم بزگار گنہگار (ف) باپ، امیر یا بیٹے کی قسم کھانے میں کفر کا خوف اور شرک خفی ہے، ئہ حلاف بہت قسمیں کھانے والا خشم ناراضگی ئہ بیحد و عد بے حد و حساب، حصر شمار (۸) (ف) جب کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو سلام کہنے میں پہل کرنی چاہیے کہ انبیاء کرام کی سنت ہے، سلام کا معنی یہ ہے کہ میں مسلمان ہوں اور تو میری ایذا سے محفوظ ہے، سلامے رد کنی سلام کا جواب دے (ف) ارشاد ربانی ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا جب تمہیں سلام دیا جائے تو اس سے بہتر جواب دو یا ویسا ہی جواب دو،

سلطاں سلامے بر حشم مولا کند بر بندگاں
بی بی کنیزک خویش را ہم اغنیا بر مفتقر

تنہا کہ باشد مردمے خدمت کند مر جمع را
راکب کند بر راجلے بینا کند بر بے بصر

چوں عطسہ بزند مسلمے تحمید گوید متصل
گو یرحمک در حال تو فرض کفایت می شمر

سبقت کنی گر تو بر و تحمید گوئی پیش ازاں
در گوش و دنداں ہم شکم دردے نہ بینی اے پسر

باب بست و چہارم در خشم و تکبر و حسد و عجب و عیوب و غیرت گوید

حاسد نیابد نیکوئی ہرگز نیاساید گہے
بخورد حسد طاعات را چوں ہیزمے تنور در

بگذار کبر و عجب ہم شو خاک پائے ہمگناں
مانند بد وزخ مدتے خودبیں کہ باشد کینہ ور

لہ حشم لشکر مولا آقا بندگاں جمع بندہ غلام، بی بی مالکہ، کنیزک لونڈی، اغنیاء جمع غنی مالدار مفتقر محتاج (ف) سلام کے آداب میں سے یہ ہے کہ بڑا چھوٹے کو اور بڑے مرتبہ والا کم مرتبہ کو سلام دے ئہ خدمت کند یعنی سلام کہے مجمع جماعت راکب سوار راجل پیدل بینا آنکھوں والا، بے بصر نابینا ئہ عطسہ چھینک تحمید الحمد للہ کہنا متصل اسی وقت یرحمک اللہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے، فرض کفایت وہ فرض کہ جماعت میں سے ایک کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گنہگار ہوں ئہ سبقت پہل، پیش قدمی، گوش کان، دنداں دانت، شکم پیٹ (ف) شارح نے اس پر ایک حدیث نقل کی ہے کہ مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِحَمْدِ اللّٰہِ اَمِنَ مِنَ الشَّوْصِ وَاللَّوْصِ وَالْعِلَّوْصِ جو شخص چھینک لینے والے سے پہلے الحمد للہ کہے وہ دانت، کان اور پیٹ کے درد سے محفوظ رہے، ئہ باب بست و چہارم چوبیسواں باب، خشم غصہ، تکبر اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا جاننا، حسد اللہ تعالیٰ نے جو کسی کو نعمت دی ہو اسے دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس سے یہ نعمت زائل ہو جائے اور مجھے مل جائے، یہ ناجائز ہے اور صرف یہ آرزو رکھنا کہ مجھے بھی ایسی نعمت مل جائے اسے رشک کہتے ہیں جو جائز ہے، عجب اپنی تعریف کرنا، خودستائی، عیوب جمع عیب برائی ئہ حاسد حسد کرنے والا، نیابد نہیں پاتا، نیکوئی بھلائی، نیاساید آرام نہیں پاتا، صیغہ واحد غائب فعل مضارع منفی از آسودن، طاعات جمع طاعت، نیکی، ہیزم ایندھن، ئہ بگذار چھوڑ دے، صیغہ واحد حاضر فعل امر از گذاشتن کبر دوسروں پر اپنی بڑائی ظاہر کرنا، ہمگناں جمع ہمہ، تمام مانند رہے گا، خودبیں اپنی خوبیاں دیکھنے والا جس کی توجہ اس طرف نہ ہو کہ یہ خوبی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، کینہ ور دشمنی والا۔

چوں تو بگوئی عیب کس صد عیب آید پیش تو
مکر و غدر ہم مکن تا تو نیفتی در سقر
ہرگز مکن استیزہ را گرچہ بود حق سوئے تو
با خوش نشینی در جہاں کشکے بیابی در صدر
کبر مکن با ہیچکس ای جملہ را بہتر زخود
چوں کبر بکنی با کسے باشی ز گبراں بدتر
کبر ست کار ابلیس را باید تواضع پیشہ کن
تا حق بر بر دارد ترا اندر میان بحر و بر
چوں پیر و کودک مر ترا آید نظر تعظیم کن
کودک بدانی بے گنہ در پیر طاعت بیشتر
مومن ندارد کینہ اندر درون جان خود
شب چوں بخسپد جان من کینہ بشوید از جگر
ہر جا شجر بیند کسے گشتہ نگوں سوئے زمیں
خدمت کند ہم پشت خم چوں بگذرد تحت الشجر

۔ مکر فریب، غدر عہد کا توڑنا، سقر دوزخ (ف) کسی کے عیب ظاہر کرنے کا وبال دنیا میں بھی مل سکتا ہے مثلاً وہ خود اس عیب میں مبتلا ہو جائے، فریب اور نقض عہد حرام ہے اور منافقوں کی علامت ہے، استیزہ لڑائی جھگڑا، تواضع جو ہا، جتنی عزت میں، خوش نشینی تو بیٹھے گا، دراصل نشینی تھا، کشک مخفف کوشک، کوٹھڑی، کمرہ، صدر بلند جگہ (ف) حدیث شریف میں ہے اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ عِنْدَ اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ، اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین آدمی وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو، شرح ے ای جاں یعنی تمام گبراں جمع گبر مجوسی، آتش پرست، بتر بہت برا، دراصل بدتر تھا (ف) کبر اللہ تعالیٰ کی صفت خاص ہے جو شخص تکبر کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی صفت میں شریک ہونا چاہتا ہے حدیث شریف میں ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ برابر تکبر ہوگا، کار کام ابلیس شیطان تواضع عاجزی پیشہ طریقہ، عادت بر دارد بلند کرے میان درمیان، بحر دریا، بر خشکی (ف) حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

شہ پیر بوڑھا، کودک بچہ (ف) ہر چھوٹا اور بڑا مسلمان لائق تعظیم ہے، بڑا اس لیے کہ اس کی نیکیاں زیادہ ہیں اور چھوٹا اس لیے کہ اس کے گناہ کم ہیں شہ کینہ دشمنی شب رات، بخسپد سوتا، بشوید دھو دیتا ہے، (ف) تین دن سے زیادہ ناراضگی ممنوع ہے اس کے بعد خود پہلے سلام کرنا چاہیے، شہ شجر درخت، نگوں جھکا ہوا، خدمت کند عاجزی کرتا ہے، جھک جاتا ہے پشت کمر، خم ٹیڑھی، تحت نیچے (ف) جھکے ہوئے درخت کے نیچے سے لوگ جھک کر گزرتے ہیں اسی طرح اگر آدمی عاجزی اور تواضع اختیار کرے تو دوسرے بھی اس کے ساتھ عاجزی کا رویہ اختیار کریں گے۔

عیسے شدہ بر آسماں کردہ تواضع خلق ہم
قاروں شدہ زیر زمیں چوں کرد بخل و کبر سر
چوں تو شجر بینی نگوں راکع شدہ سوئے زمیں
آرے ہموں گردد چناں شاخے کہ باشد میوہ ور

باب بست و پنجم در بیان اخلاص و ریا و عبادت بجز آں گوید

صوم و صلوٰۃ و صدقہ ہم بہر خدا خالص کنی
نے بہر جنت حور نے بہر خلاصی از سقر
از بہر دنیا یا عمل بہر جزا عقبے کنے
مزدور باشی بیشکے کامل نیابی ایں اجر
حق را بیابی آنکھے کارے کنی از بہر او
مخلص چوں گشتی جان من بینی خدا را چشم سر
اخلاص دارد کارہا در کارہا اخلاص کن
کفر است بداں سمعہ و ریا نے از مرائی کس بتر
چوں ذکر گوید پاسباں از بہر راندن دزد را
بزہ گار گردد ذکر گویا شد منافق بے خبر

لہ خلاصہ یہ کہ تواضع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت ہے جو چوتھے آسمان پر تشریف فرما ہیں، تکبر اور بخل قارون (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا امیر ترین آدمی) کی صفت ہے جو زمین میں دھنس گیا۔ تہ راکع رکوع کرنیوالا جھکا ہوا، سوئے طرف، آرے ہاں ہموں وہی میوہ ور میوے والی (ف) حضرت سعدی فرماتے ہیں ؎ نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین سے بست و پنجم پچیسواں، اخلاص محض رضائے الٰہی کے لیے عبادت کرنا، ریا دکھلاوا، نمائش سے صوم روزہ، صلوٰۃ نماز، خلاصی نجات، چھٹکارا، سقر دوزخ، شہ جزا واسطے جزا عقبے آخرت کا ثواب (ف) یعنی اگر تو اجر دنیا کے لیے عبادت کرتا ہے تو تو مزدور ہے تجھے دنیا میں اجر مل جائیگا آخرت میں نہیں اور اگر اجر آخرت مطلوب ہے تو اخروی ثواب مل جائیگا لیکن کامل نہ ہوگا اخلاص والوں کے لیے جو اجر ہوگا جو کسی نے دیکھا نہ سنا لہ خلاصہ یہ کہ جس کا عمل محض رضائے الٰہی کے لیے ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکا دیدار پائے گا شہ کارہا جمع کار، فائدہ، دوسرا کارہا جمع کار، کام، عبادت، جان جان، سمعہ لوگوں کو سنانا، ریا نمائش مرائی نمائش کرنیوالا، بتر دراصل بدتر تھا (ف) طریقہ محمدیہ میں حدیث شریف ہے کہ مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ شرک اصغر کا خوف ہے، صحابہ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا ریا، کفر سے مصنف کی مراد شرک اصغر ہے، ایسا شخص تمام اہل اسلام سے برا ہے ۱۲ شرح شہ پاسباں محافظ، چوکیدار راندن دور کرنا، دزد چور بزہ گار گنہگار ذکر گو ذکر کرنے والا (ف) پہریدار اگر چور کو بھگانے کے لیے ذکر کرتا ہے تو وہ منافق ہے اور اپنے نفاق سے بے خبر ہے کیونکہ اسکا مقصد رضائے الٰہی نہیں ہے اور اگر رضائے الٰہی کے لیے ذکر کرے اور اس کی برکت سے حفاظت حاصل ہو تو جائز ہے۔

دنیا چو خواہی از خدا از بہرِ آں طاعت کنی
دنیا بیابی بیشکے مانی زجنت دور تر

چپ و راست بیند بندہ چوں در نماز خویشتن
گوید خدا مے بنگری از من مگر او خوب تر

دل را چو بندی با خدا در کارہائے راہِ حق
مقدارِ کار آنچناں تا اجر یابی پُر گہر

ور تو بخواہی از خدا حور و قصر اندر جناں
صد حور بینی بیشکے حق را نیابی اے پسر

باب بست و ششم در توکل و رضا خوف و رجا می گوید

چوں تو کنی بر حق توکل ہم رضا در کارہا
بیشک ولی گردی یقیں در سلکِ خاصاں معتبر

جملہ سپردم کارہا در حضرتت اے بادشاہ
گو ایں سخن در روز و شب ترس از خدا نے کس دگر

۱ ملنی تو رہے گا صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از ماندن (ف) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِہٖ مِنْہَا وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ الآیۃ جو شخص دنیا کا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے ہم اسے عطا کریں گے اور اسکے لیے آخرت سے کوئی حصہ نہیں، ۲ چپ بائیں راست دائیں مے بنگری تو دیکھتا ہے (ف) حدیث شریف میں ہے اگر نمازی جانے کہ کس سے مناجات کر رہا ہے تو وہ ادھر ادھر نہ دیکھے ۳ بندی تو وابستہ کرے، در کارہائے راہِ حق، اللہ تعالیٰ کی راہ کے کاموں میں، بعض نسخوں میں ہے "در کارہا راہِ خدا"، دوسرے مصرع میں تا کو ابتدا میں لگایا جائے تو معنی واضح ہو جائیگا (ترجمہ) جب تو راہِ خدا کے کاموں میں دل باندھے تب تجھے ایسے کاموں کے مطابق موتیوں سے بھرا ہوا اجر ملے گا ۴ ور اور اگر قصر محل (ف) اگر عبادت سے مقصود حور و قصور ہو تو یہ مقصد پورا ہو جائیگا لیکن اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں ہوگی اسی لیے حدیث شریف میں ہے اَکْثَرُ اَہْلِ الْجَنَّۃِ الْبُلْہُ، اکثر جنتی نا سمجھ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی بجائے نعیم جنت کے لیے عبادت کرتے رہے ۵ باب بست و ششم چھبیسواں باب، توکل بھروسہ، تمام کاموں کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے سپرد کرنا، رضا پہلا حرف مکسور اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی ہونا، خوف ڈر رجا امید ۶ حق اللہ تعالیٰ کا۔ تمام کام ولی اللہ تعالیٰ کا دوست، صالح سلک لڑی ۷ جملہ تمام سپردم میں نے سپرد کیے حضرتت بارگاہ، ترس ڈر، صیغہ واحد حاضر فعل امر از ترسیدن (ف) عام آدمی کا توکل یہ ہے کہ دن رات کہے یا اللہ! میرے تمام کام تیرے سپرد ہیں، اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور کسی سے نہ ڈرے، کاملین کا توکل یہ ہے کہ بدن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اور دل اس کی ربوبیت میں محو اور تمام ماسوی اللہ تعالیٰ سے نظر بند ہو۔

خوفِ خدا باید چناں جز من مگو کس دوزخی
اُمید باید ایں چنیں باشم بجنت در صدر

مسلم بباید درمیاں خوف و رجا ہر دو طرف
خوفش بباید اندکے اُمید باید بیشتر

ابلیس شش لک سال گر میکرد طاعت راندہ شد
بوبکر بُد در پیش بُت کردند بروے صد نظر

دل را نداری ملتفت تا زندہ از بہرِ ناں
روزی رساند ذوالمنن وارد خزائن گنج زر

بخشش ندانی از کسے جز از خدائے جانِ من
چوں مر ترا بخشند کسے جن و ملائک یا بشر

خالق ہمیں گوید ترا اندر بلائے دہ رضا
ورنہ برو زیرِ سما خالق طلب جز من دگر

۱ صدر بلند مقام، مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اتنا ہو کہ آدمی سمجھے میرے سوا کوئی دوزخی نہیں اور امید اتنی کہ میں جنت کے بلند مقام پر ہوں گا (ف) شارح کہتے ہیں مشائخ کا اس میں اختلاف ہے کہ غلبہ خوف کا ہونا چاہیئے یا امید کا، راجح یہ ہے کہ تندرستی اور خوشی میں خوف کا غلبہ ہو تاکہ گناہوں سے بچے۔ بیماری اور موت کے قریب امید کا غلبہ ہونا چاہیئے تاکہ موت کی تلخی اور شدت کم ہو، مصنف نے آئندہ شعر میں امید کو راجح قرار دیا ہے ۲ حدیث شریف میں ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ ایمان امید اور خوف کے درمیان ہے، حدیث قدسی ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَا شَاءَ میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق معاملہ کرتا ہوں وہ جو چاہے میرے متعلق گمان کرے ۳ ابلیس شیطان شش لک چھ لاکھ راندہ مردود ۴ ابوبکر کنیت حضرت یارِ غار خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا اسم مبارک عبداللہ ہے دورِ جاہلیت میں عبدالعزیٰ نام تھا، اس وقت اکرم بت خانہ میں آمد و رفت تھی لیکن بت کو سجدہ کبھی نہیں کیا، مطلب یہ کہ شیطان غرور میں آگیا اس کی لاکھوں سال کی عبادت برباد ہوئی، حضرت صدیق اکبر خوف و رجا کے مقام پر فائز ہوئے تو انکے سابقہ تمام معاملات بخش دیئے گئے ۵ ملتفت متوجہ تا آدم، جب تک زندہ ہے تاں روٹی رساند پہنچائے گا، ذوالمنن احسانوں والا ایک نسخے میں ہے بے منن یعنی جس کے احسان محدود نہیں ہیں، خزائن جمع خزانہ گنج خزانہ (ف) ارشاد باری تعالیٰ ہے فِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ تمہارا رزق آسمانوں میں ہے ۶ بخشش عطا ملائک جمع ملک فرشتہ بشر انسان (ف) حدیث شریف میں ہے اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ میں صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دیتا ہے ۱۱ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے ؎ رب معطی ہے یہ ہیں قاسم۔ رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں ۷ بلائے مصیبت دہ دے صیغہ واحد حاضر فعل امر از دادن (ف) طریقہ محمدیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل کی کہ جو شخص میری قضا پر راضی نہیں، میری نازل کردہ بلا پر صبر نہیں کرتا، میری عطا پر کفایت نہیں کرتا اور میری نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ میرے آسمان کے نیچے سے نکل جائے اور کوئی دوسرا رب تلاش کرے ۱۲ شرح

[1] تکبر غرور، اعتماد، عجب خود بینی، اپنے آپکو اچھا سمجھنا بلعم بن باعورا کنعان کا مستجاب الدعوات ولی تھا صحف ابراہیم علیہ السلام پڑھتا تھا اور اسم اعظم جانتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ قوم جبارین کی طرف متوجہ ہوئے بلعم نے ان سے رشوت لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے خلاف دعا کی جس سے وقتی طور پر انہیں شدت کا سامنا کرنا پڑا لیکن بلعم کا ایمان

تکبر[1] مکن بر کار خود عجبے بطاعت ہم مکن
بلعم وہم برصیصیا گشتند ملعوں خاک سر

باب[2] بست و ہفتم در بیان صبر و شکر می گوید

فرحت[3] نخواہی دائما ہمدم بسازی صبر را
ہر گز ندیدم در جہاں جز صبر چیزے خوبتر
صبر[4] کن در کارہا از صبر یابی صد فرح
ظالم چو دیدی خصم را صبرے بکن یابی ظفر
امید[5] کس در دل مکن امید کن بر خالقے
کو رزق بدہد وحش را طیر و بہائم ہم بشر
ظالم[6] چو ظلمے می کند صبرے بکن با کس مگو
از کس نخواہی داد خود دادت دہد تا داد گر
وال[7] نصف ایماں صبر را ہم شکر را نصفے دگر
محکم بکن ایں ہر دو را مومن بگردی اے پسر

سلب کر لیا گیا برصیصیا ایک راہب تھا جس نے طویل عرصہ عبادت کی شیطان نے اسے گمراہ کرنے کے لیے اپنا بیٹا ابیض مقرر کیا، ابیض نے اسکے سامنے اتنی عبادت کی کہ وہ اسکا مرید ہو گیا، ابیض نے جاتے ہوئے اسے چند کلمات سکھائے کہ جس مریض پر دم کرتا تندرست ہو جاتا یہاں تک کہ ایک شاہزادی بیمار ہوئی اسکے پاس لائی گئی اس نے شیطانی فعل کے بعد اسے قتل کر دیا، ابیض کی نشاندہی پر راز فاش ہوا برصیصیا گرفتار ہوا، ابیض نے کہا مجھے سجدہ کر و بچ جاؤ گے اس نے سجدہ کیا ایمان بھی گیا اور جان بھی گئی، اندر اصل یہ وبال تھا اس بات کا کہ ان لوگوں کو اپنی عبادت پر ناز تھا۔ [2] باب بست و ہفتم ستائیسواں باب، صبر تکلیف مصیبت کو برداشت کرنا نفس کو معصیت سے روکنا، شکر نعمت و رحمت پر اظہار تعظیم [3] فرحت خوشی دائما ہمیشہ ہمدم ساتھی، دوست بسازی تو بنائے خوبتر بہت اچھا (ف) حدیث شریف میں ہے الصبر مفتاح الفرج، صبر خوشی کی چابی ہے شارح فرماتے ہیں عام طور پہ یہ حدیث حاء کے ساتھ مشہور ہے لیکن کتب حدیث اور مثنوی شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ جیم کے ساتھ ہے [4] فرج کا معنی ہے کشادگی [5] فرح خوشی خصم دشمن، مخالف، ظفر کامیابی (ف) ارشاد ربانی ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ [5] کو در اصل کہ او تھا وحش جنگلی جانور، طیر پرندے، بہائم چوپائے [6] دا و انصاف [7] داد گر انصاف والا، اللہ تعالیٰ [7] نصف آدھا محکم مضبوط، پختہ (ف) طریقہ محمدیہ میں حدیث شریف ہے اَلْاِيْمَانُ نِصْفَانِ نِصْفٌ صَبْرٌ وَّ نِصْفٌ شُكْرٌ ایمان دو حصے میں آدھا صبر ہے اور آدھا شکر، اور بہتر یہ ہے کہ صدمہ کی ابتدا میں صبر کیا جائے۔ شرح

[1] موجودہ دارد، ایک نسخے میں ہے موجود دارد معنی کے اعتبار سے مناسب یہ ہے کہ "موجود داری" ہو قید مضبوط، نامور مشہور (ف) علماء فرماتے ہیں الشکر قید الموجود وصید المفقود، شکر نعمت موجودہ کے محفوظ رہنے اور غیر موجودہ کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے ارشاد ربانی ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہاری نعمتیں زیادہ کر دوں گا [2] بعید دور

موجودہ[1] دارد نعمتے قیدش بکن در شکر حق
زاید بر آں خواہی اگر شکرے بگو اے نامور
گرچہ[2] مراتب بعید دارد و غنی شاکر و لے
او کے رسد با صابراں کو صبر بکند در فقر
شاکر[3] سلیماں گرچہ بد اندر غنا ہم سلطنت
او کے رسد با مصطفٰے کردہ بدرویشی صبر

باب[4] بست و ہشتم در بیان توبہ و زہد می گوید

توبہ[5] بگو امروز تو ہرگز مگو فردا کنم
شاید بمیری صبحدم فردا نیابی اے پسر
توبہ[6] کنی از صد قدل فیما مضٰی آری ندم
چوں یاد آری آں گنہ گردد خراب و منکسر
زہد[7] سے بکن دستے مزن در مال دنیا جان من
ہر ذرہ را با تو بود فردا حساب و ہم حصر

بے شمار غنی شاکر مال دار شکر گزار گو ولا مگر او تھا (ف) صبر کرنے والا فقیر شکر گزار مالدار سے افضل ہے ارشاد ربانی ہے اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا جبکہ شاکر کو اسکے شکر کے مطابق اجر ملے گا [3] غنی مالداری ایک نسخے میں ہے اندر رضا، سلطنت حکومت (ف) یہ شعر گزشتہ شعر کی تائید ہے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام دولت و حکومت کے باوجود اللہ تعالیٰ کے شکر گزار تھے تاہم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پر فضیلت ہے آپ نے فقر اور تکالیف شاقہ میں صبر کیا اور نعمتوں پر کما حقہ شکر ادا کیا، [4] باب بست و ہشتم اٹھائیسواں باب توبہ رجوع، گناہوں کو نفرت اور ندامت کے ساتھ چھوڑنا اور اطاعت خداوندی کی طرف رجوع کرنا، زہد دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت، [5] امروز آج فردا کل آنے والا، بمیری تو مر جائے صبحدم صبح کے وقت (ف) شامت نفس سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرنی چاہیئے کہ زندگی کا کوئی اعتماد نہیں، [6] صد قدل دل کی سچائی سے، فیما مضٰی وہ گناہ جو گزر گیا، ندم پریشانی، منکسر شکستہ، (ف) جب آدمی گزشتہ گناہ کو ندامت اور خوف خداوندی سے یاد کرے تو وہ گناہ برباد ہو جاتا ہے،

[7] دست ہاتھ مزن نہ مار، نہ ڈال، فردا کل قیامت کے دن (ف) ارشاد ربانی ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا اس کا ثواب دیکھے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا اسکی سزا دیکھے گا۔

لے باز مانی تو رک جائے، "آں بہتر است" ایک نسخہ میں ہے "باشد نکو" (ف) طریقہ محمدیہ میں حدیث شریف میں ہے ترک ذرۃ مما نھی اللہ تعالیٰ عنہ خیر من عبادۃ الثقلین، اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے منع کیا ہے ان میں سے ایک ذرہ کو چھوڑنا جن وانس کی عبادت سے بہتر ہے لے معصیت گناہ زاں کردہ ہا ان کئے ہوئے گناہوں سے اثر نشان (ف)

گر بازمانی از گنہ واں گرچہ باشد ذرۂ
نزدیک حق آں بہتر ست از طاعت جن و بشر
گر بندۂ با صدق دل توبہ کند از معصیت
بردے نماند ذرۂ زاں کردہ ہا در وے اثر
در بند دنیا چوں شوی طلبش کنی از ہر یکے
محروم مانی از خدا مبغوض گردی منحسر
عصیاں بدانی دوستی کردن بدنیا ہم خطا
دشمن خدا داں آں کسے مولع کہ باشد مال و زر
فارغ شدی از سیم و زر رستی ز شیطاں شر او
ناہد ز شیطاں ایمن ست وسواس نے بر وے گذر
اموال دنیا چوں کسے جمع کند دانی سگے
کو ہم شکم پُر مے کند داں زر بداں سنگ و مدر
درویش خواہد مال و زر او را مداں درویش تو
ہست او مغادر دزد دین دیوے بداں صورت بشر

ارشاد ربانی ہے توبوا ایھا المومنون لعلکم تفلحون اے ایمان والو توبہ کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ سے بند قید مبغوض ناپسندیدہ منحسر نقصان والا، (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص مال جمع کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ انگارے ہیں کم حاصل کرے یا زیادہ ۱۲ شرح عصیاں گناہ خطا غلطی مولع حریص (ف) حدیث شریف میں ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے فارغ بے تعلق سیم چاندی زر سونا رستی پہلا حرف مفتوح چھوٹ جائیگا، شر او شیطان سے بدل ہے ایمن بے خوف وسواس شیطانی خیال (ف) انسان کا شکار کرنے کے لیے شیطان کا جال دنیا کی محبت ہے، جس کے دل میں دنیا کی محبت نہیں وہ شیطانی مکر اور حملے سے محفوظ ہے سگ کتا شکم پیٹ سنگ پتھر مدر کچی اینٹ (ف) حدیث شریف میں ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا کلاب دنیا مردار ہے اور اسکے طالب کتے ہیں، جو مال مصارف شرعیہ میں صرف نہیں کیا گیا مرنے کے بعد اس شخص کے لیے اینٹ اور پتھر کی طرح بے کار ہوگا، درویش اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویدار مغادر دھوکے باز ایک نسخے میں مقلد ہے کسی کے پیچھے چلنے والا، دزد چور دیو جن شیطان (ف) درویشی کا لباس پہننے والا اگر مال دنیا کا طلبگار ہے تو وہ فریبی ہے بلکہ صورت انسانی میں شیطان ہے۔

لے بیوفا ساتھ نہ دینے والی، بند قید، خطا غلطی عنا پہلا حرف مفتوح مشقت سود فائدہ ضرر نقصان لے باب بست و نہم انتیسواں باب، بخل شرعی طور پر جہاں مال خرچ کرنا چاہیے وہاں خرچ نہ کرنا، سخا سخاوت ایثار قربانی، دوسرے کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دینا امساک روکنا، بخل سے رستہ پہلا حرف مفتوح نجات پانے والا، جناں جمع جنت شینی تو بیٹھے گا دراصل نشینی تھا، صدر بلند جگہ (ف) حدیث شریف میں ہے الجنۃ دار الاسخیاء، جنت سخیوں کا گھر ہے لے ایثار قربانی، پیشہ طریقہ، عادت نخواہی تو نہ مانگ محظور ممنوع خواستن مانگنا (ف) حدیث شریف میں ہے جس نے سوال کا دروازہ کھولا، فتح اللہ لہ سبعین بابا من الفقر اللہ تعالیٰ اس کے لیے فقر کے ستر دروازے کھول دے گا لے صد چند کس سو افراد تشنہ پیاسا آبک کاف تصغیر کے لیے ہے تھوڑا سا پانی ایک نسخے میں ہے آبرقی بدر بریک نفر، آبرقی لوٹا، بدر مخفف بود، تھا نفر فرد (ف) ایک سو صوفی سفر میں تھے ایک کے پاس تھوڑا سا پانی تھا، پیاس ہر ایک کو لگی ہوئی تھی ایک نے دوسرے کو اس نے تیسرے کو پانی دیا، اسی حالت میں تمام شہید ہو گئے، ایک جنگ میں صحابہ کرام زخمی تھے ایک کو پانی پیش کیا گیا اتنے میں آواز آئی العطش مجھے پیاس لگی انہوں نے دوسرے کو پانی دے دیا انہوں نے تیسرے کو یہاں تک کہ سبھی پانی پئے بغیر شہید ہو گئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارشاد ربانی ہے ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ صحابہ حاجت مند ہوتے ہوئے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں لے صدر بلند جگہ، مسند ٹیک لگانے کی جگہ، محراب اسم آلہ یعنی اسم ظرف، شیطان سے لڑنے کی جگہ، وہ جگہ جہاں امام کھڑا ہوتا ہے، محفل جایگاہ، محفل میں عزت کی جگہ یعنی درمیان، معتبر با مفتوح ہے (ف) ایثار و قربانی صرف کھانے پینے کی چیزوں میں نہیں بلکہ یہ بھی ایثار میں داخل ہے کہ عزت کی جگہ دوسرے کو دے خود پست جگہ بیٹھے۔

چوں ہست دنیا بیوفا در بند او بودن خطا
در جمع او داں صد عنا در دین نہ سودے بل ضرر

باب بست و نہم در بیان بخل و سخا و ایثار و امساک گوید

گر دور داری خویش را از بخل و از امساک ہم
رستہ شوی یابی جناں شینی چو شاہاں در صدر
ایثار را ہم پیشہ کن چیزے نخواہی از کسے
محظور دانی خواستن دادن لطیف و خوب تر
صد چند کس از صوفیاں بودند عمرے در سفر
گشتند تشنہ ہر یکے بود آبک بر یک نفر
او داد او را او بدو مردند تشنہ جملگی
آں آب ماندہ ہمچنیں آنجا نماندہ کس دگر
ہم صدر و مسند منزلت محراب و محفل جایگاہ
ایثار کن بر دیگرے گردی تو شخص معتبر

[1] مطابق ہے کہ جسکو بخل کی عادت ہو وہ بارگاہِ خداوندی میں ناپسندیدہ ہے اور سخی محبوبِ بارگاہ ہے حدیث شریف میں ہے السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا سخی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اگرچہ فاسق ہو، حضرت سعدی فرماتے ہیں ؎ بخیل ار بود زاہد بحر و بر، بہشتی نباشد بحکم خبر [2] مبر پہلا اور دوسرا حرف مفتوح نہ لے جا فردا کل زیستی زندہ ہونا، مستتر پوشیدہ (ف) اگر کوئی شخص مال کو زمین میں دفن کردے اس خیال سے کہ فقر و فاقہ کے دن کام آئے گا کوئی بعید نہیں کہ ضرورت کے وقت ملے ہی نہیں، [3] دختر لڑکی، پسر لڑکا [4] بسپار سپرد کر صیغہ واحد حاضر فعل امر از سپاردن سپرد کرنا میری تو مر جائے گا بیغم بے خوف (ف) اولاد و مال و عیال کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے کیونکہ موت انسان کے لیے ہے اللہ تعالیٰ حی و قیوم ہے اسے فنا نہیں ہے [5] مار سانپ زنار پہلا حرف مضموم دوسرا مفتوح مشدد، سفید دھاگا جو برہمنوں کی خاص علامت ہے، جنیو، ایں نار بر زنار بر، اس نار سے مراد مال دنیا و زنار سے پہلے مضاف مقدر یعنی اہلِ زنار مطلب یہ کہ مال دنیا خود اور کفار کے سپرد کر دیا، ایں نار سے مراد دنیا کی آگ ہے اور زنار سے مراد مال دنیا مطلب یہ کہ آگ ہے مال دنیا اور اس کی حرص کو جلا دے (ف) مال دنیا جس میں سے اللہ تعالیٰ کے حقوق نہ نکالے جائیں قیامت کے دن آگ کا طوق بنا کر اس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اس لیے مال سے اتنی محبت نہ ہونی چاہیے کہ اس میں سے حقوق الٰہیہ زکوٰۃ و صدقہ ہی ادا نہ کیے جائیں [6] باب سی ام تیسواں باب، تواضع عاجزی خُلق پہلے دونوں حرف مضموم، خلق حسن اچھی عادت رسانیدن پہنچانا خلق پہلا حرف مفتوح دوسرا ساکن مخلوق، [7] ورزش اختیار، حاصل مصدر از ورزیدن

دشمنِ[1] خدا شخصے بداں کو پیشہ سازد بخل را
محبوبِ حق داں آں کسے ایثار بکند سیم و زر

ہرگز[2] مبر مالِ فردا از بہرِ روزِ زیستی
آں روز چوں آید ترا آں مال گردد مستتر

از بہرِ[3] دختر یا پسر مالے مکن زیرِ زمیں
حاجت چو افتد شاں گہے ہرگز نگوید کس خبر

ہم[4] بر خدا بسپار شاں میری نیسر دا و گہے
از کارِ شاں بیغم شوی اندیشہ را از دل ببر

ایں[5] مال باشد مار تو آں مار داں زُنّار تو
زُنّار فردا نار تو ایں نار بر زُنّار تو

بابِ[6] سی ام در تواضع و خُلقِ حسن و نفع رسانیدن خَلق را

با[7] خُلق ورزش کن نکو تا دوست گردی جملہ را
با نغز مرداں خُلق کن باز شتِ خویاں بیشتر

نغز نرم مزاج زشت خویاں سخت مزاج والے (ف) اچھے اخلاق والوں سے خوش خلقی سے پیش آنا نیکی بر مزاج سے اچھی طرح پیش آنا چاہیے تاکہ وہ بھی خوش اخلاقی سیکھے اور آدمی اس کے شر سے محفوظ رہے، حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎
آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است ۔ با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

[1] صد چند سو گنا، تکبر بڑائی کا اظہار (ف) بزرگ فرماتے ہیں التواضع مع المتواضعین حسنۃ و التکبر مع المتکبرین صدقۃ، عاجزی والوں سے عاجزی نیکی ہے اور تکبر والوں سے تکبر صدقہ ہے، یعنی اگر نیت ہو کہ دوسرے آدمی کو تکبر کی برائی معلوم ہو تو متکبر سے تکبر کرنا جائز ہے [2] بودن رہنا، مدتے عرصہ بنمائی تو دکھائے، پروین ثریا، ستارے، قمر چاند (ف) کسی کے ساتھ نباہ رہنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے اپنے موافق کر لیا جائے یا اس کی موافقت اختیار کر لی جائے [3] مردم لوگ منکر انکار کرنے والا ستیزد جھگڑتا ہے ہر دمے ہر وقت حمار گدھا، اسپ گھوڑا تازی عربی گھوڑا، حمر پہلے دو حرف مضموم جمع حمار (ف) مخلوق کی تکلیفیں برداشت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ان سے موافقت کی جائے، اگر کوئی شخص تمہاری بات نہیں مانتا تو تم اس کی بات مان لو اگرچہ گھوڑے کو گدھا ہی کہے [4] رنجہ رنجیدہ اندوہ غم بد بری باتیں حصر شمار (ف) کسی کے برا کہنے سے تنگ دل نہ ہونا چاہیے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا کچھ نہیں کہا یہاں تک کہا کہ حضرت عیسیٰ و عزیر علیہما السلام خدا کے بیٹے، فرشتے خدا کی بیٹیاں، بت خدا کے شریک ہیں اور اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ اس قباحت سے موصوف ہو سکتا ہے جس سے بندہ موصوف ہو سکتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ [5] مدح تعریف، خشنود خوش، دشنام گالی، ہجو برائی، مذمت، ضرر نقصان (ف) جب کسی کی تعریف سے فائدہ نہیں برا کہنے سے نقصان نہیں تو خوش یا ناخوش ہونا چہ معنی دارد؟ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں ؎
نہ مرا نوش ز تحسیں نہ مرا نیش ز طعن
نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوش ذمے
منم و کنج خمولی کہ نہ گنجد در وے
جز من و چند کتابے و دوات و قلمے

آنکس[1] تواضع می کند با او بکن صد چند آں
ور کس تکبر می کند صدقہ بداں با او کبر

چوں[2] تو نخواہی با کسے بودن بیک جا مدتے
گر روز را گوید شب ست بنمائی پروین ہم قمر

گر مردمے[3] منکر شود با تو ستیزد ہر دمے
گوید حمارے اسپ گر تازی ست میگو بد حمر

رنجہ[4] مشو اندوہ مکن خلقے چو گوید بد ترا
مخلوق بد ہا بر خدا گفتند ناید در حصر

از مدح[5] کس خوش دل مشو اندوہ ز دشنامے مکن
از مدح کس نے نفع تو نے ہجو کس بکند ضرر

سخنے[6] چو گوئی با کسے بر قدرِ عقلِ او بگو
عالم چو بینی سامع است با او بگو ہم دُر و گہر

چوں[7] تو بدانی جاہل ست فہمے ندارد از سخن
سخنے بگو ہم آنچناں در وے کند قدرے اثر

[6] قدر مطابق، برابر، سامع سننے والا، دُر وگہر، موتی، علمی نکات (ف) حدیث شریف میں ہے کلموا الناس علی قدر عقولھم لوگوں سے ان کی عقول کے مطابق گفتگو کرو [7] جاہل بے علم فہم سمجھ قدرے تھوڑا بہت۔

لطفے[1] ورزی کن سخن قصدِ خریدن چوں کنی
باید فروشی، ہم چنیں تا سود بینی زاں تجر
نفعے[2] رساں مر خلق را در بندِ نفعِ خود مشو
می کن چنیں تا زندۂ بیشک شوی خیر البشر
ہرگز ندیدم[3] در کتب نشنیدہ ام از عالمے
نے چوں جزائے نافعاں باشد جزائے کس دگر
نانے[4] بدہ درویش را رستہ شوی در دو جہاں
نظرے کنی چوں بر گدا بر تو کند حق صد نظر
شصت[5] و سی صد چوں نظر بر ما کند حق روز و شب
دل تو کجا ہا می رود بارے بہ بیں اے بے بصر
رنجے[6] بکن دردے بکش راحت رساں مر خلق را
ایں کار دارد اجرہا زیں نیست کارے خوبتر
شو[7] سنگ زیرین آسیا رنجے بکش نفعے رساں
ورنہ چو خیرہ مسخرہ نانے طلب از در بدر
خوش[8] وقت آں مرغے کہ اوفتد بدام مردمے
او را فروشد نان خرد بد بد بزن دختر پسر

لہ لطف مہربانی، قصداً ارادہ فروشی تو فروخت کرے، ہم چنیں اسی طرح نرمی کے ساتھ سود فائدہ، تجر تجارت کا مخفف ہے،
سے رساں پہنچا صیغہ واحد حاضر فعل امر از رسانیدن، بند قید، مشو نہ ہو، می کن کر تارہ،
(ف) حدیث شریف میں ہے خیر الناس من ینفع الناس بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے، سے ترجمہ میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا نہ کسی عالم سے سنا کہ خلق خدا کو نفع پہنچانے والے کی مثل کسی دوسرے کو جزا ملتی ہے کہ نان روٹی، رستہ نجات پانے والے، نظرے مہربانی کی ایک نظر گدا فقیر (ف) حدیث شریف میں ہے:
اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ تم زمین والوں پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا ہے روز و شب دن رات، سی تین اس کا تعلق صد کے ساتھ ہے دراصل سہ تھا تخفیف کے لیے ہا کو یاء سے تبدیل کر دیا گیا، شصت ساٹھ، صد سو ایک نسخے میں ہے شصت و سی صد چوں نظر بر ما کند حق روز و شب، کجا ہا کن جگہوں میں بارے ایک دفعہ، بہ بیں دیکھ بے بصر نابینا، مطلب یہ کہ دن رات میں اللہ تعالیٰ بندوں پر رحمت کی تین سو ساٹھ نظریں فرماتا ہے تمہیں اس کے شکریے میں مخلوق پر رحمت کرنی چاہیے لہ رنج تکلیف راحت آرام ےہ سنگ زیرین نچلا پتھر آسیا چکی، خیرہ بے حیا بعض نسخوں میں بیشتر ہے پہلا حرف مکسور ہے مسخرہ، مخنث مسخرہ بھانڈ، نقال (ف) اگر تم خدمت خلق انجام نہیں دے سکتے تو تمہارے اور بھانڈ میں کیا فرق ہے؟ اپنے لیے روٹی تو وہ بھی حاصل کر لیتا ہے شہ مرغ پرندہ، خوش وقت آں مرغے، وہ پرندہ کتنا اچھا ہے دام جال فروشد بیچے، خرد خریدے ایک نسخہ میں خورد ہے کھائے، زن عورت، بیوی، مطلب یہ کہ وہ پرندہ کتنا اچھا ہے جو لوگوں کے کام آگیا۔

سائل[1] چو آید پیش در از تو بخواہد نانکے
منعے کنی چوں نان از دیا خود کنی او را نہر
گوید[2] خدا ناں خواستم مارا ندادی لقمۂ
از در چو رانی سائلے گوید مرا اندی ز در
چوں[3] تو برانی سائلے زد بانز داری لقمۂ
یابی عذابے زیں گنہ سالے ہزارے در سقر
چوں[4] پیشہ بکنی نان دہی در بہشت یابی منزلت
خلعت بگیری از خدا تاجے نہی بر فرق سر
سائل[5] چو آید ہدیہ داں از حق تعالیٰ بر درت
صد چند کن تعظیم آں او را بہ بخشے ما قدر
ایتام[6] را پدر بسے نانے بدہ ہم جامہ را
ہر لحظہ کن شفقت بر تا یاد ناید شاں پدر
خدمت[7] کند چوں مردمے باشد چو خادم پیش تو
باید نوازی ہر زماں او را بداں نور البصر
گر یک دو[8] نان پیش آورند تو لقمہ لقمہ بخش کن
یابی فضیلت بیشتر آں ہر دو را تنہا مخور

لہ سائل مانگنے والا، در دروازہ نانکے چھوٹی سی روٹی، یا تصغیر کے لیے ہے، نہر ڈانٹ ڈپٹ (ف) ارشاد ربانی ہے وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ سوالی کو زجر و توبیخ نہ کرو ےہ نان روٹی خواستم طلب کی، لقمہ روٹی کا ٹکڑا جو ایک دفعہ منہ میں ڈالا جاتا ہے، رانی تو دور کرے
(ف) یہ حدیث قدسی کا ترجمہ ہے بندہ عرض کرے گا یا اللہ تو طلب کرنے سے بے نیاز ہے فرمائے گا سائل کو جواب دینا مجھے جواب دینا ہے، سے جزا زجلا میں حدیث شریف ہے کہ جو شخص سائل کو ڈانٹ پلائے گا اسے دوزخ میں ہزار سال تک عذاب دیا جائے گا ۱۲ شرح کہ نان دہی، مصدر کے معنی میں ہے روٹی دینا در بہشت اس کی بجائے اگر "در جنت بیابی منزلت" پڑھا جائے تو شعر، وزن درست ہو جائے گا، خلعت پوشاک فرق سر، سر کی مانگ شہ ہدیہ تحفہ، قدر تحقیق ہو سکے (ف) حدیث شریف میں ہے اَلسَّائِلُ هَدِيَّةُ اللّٰهِ اِلَى الْغَنِيِّ، سائل اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہے مالدار کے لیے، لہ ایتام جمع یتیم وہ بچہ جس کا والد فوت ہو گیا ہو جامہ کپڑا، ہر لحظہ ہر گھڑی شفقت مہربانی، شاں ان کو پدر باپ (ف) حدیث شریف میں ہے اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے ےہ خادم خدمت کرنے والا، نوکر نوازی تو عزت کرے نور البصر آنکھ کا نور، بیٹا (ف) خادم کی ضروریات کا اولاد کی طرح خیال رکھنا چاہیے۔ شہ اگر کسی شخص کے پاس آئے تو اس میں سے کچھ خادموں اور حاضرین کو بھی کھلانا چاہیے۔ تمام کا تمام تنہا نہیں کھانا چاہیے۔

ایں[1] حکمہا بر اغنیا نے بر فقیر و گرسنہ
او خود بود محتاج ناں نانے کجا بدہد دگر

باب[2] ۳۱ سی و یکم دربیان حلم و غضب مے گوید

حلمے[3] بکن با جملگی محبوب گردی بیشکے
ہرگز نباشد نزد حق از حلم چیزے خوبتر
جاہل[4] چو گوید بد ترا حلمے بکن چیزے مگو
خلقے ترا ناصر شود بکنند یاری یک دگر
مردم[5] چو خوانند علمہا عالم شوند اندر جہاں
حلمے نباشد چوں درو شجرے بدانی بے ثمر
خشمے[6] مکن بر ہیچکس غاضب بداں مغضوب حق
چوں بر تو بکند کس غضب سخنی مگو می کن صبر
عفوی[7] بکن بر مردماں خشمیکہ داری خور فرو
تا ہیچکس نزدیک حق چوں تو نباشد دوست تر
خشمے[8] بباید چوں ترا کوہے نماید نزد تو
آں خشم چوں خوردی فرو یابی مزہ شہد و شکر

[1] حکمہا جمع حکم، اغنیا جمع غنی مالدار، گرسنہ بھوکا، محتاج ناں روٹی کا حاجتمند، دگر دوسرا [2] باب سی و یکم اکتیسواں باب، حلم بردباری، برداشت، غضب غصہ [3] جملگی تمام (ف) بطور مبالغہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلم سے کوئی چیز بہتر نہیں ہے، یہ مطلب نہیں کہ حقیقۃً باقی صفات حلم سے کم ہیں [4] جاہل بے علم، اجڈ، ناصر مددگار، یاری امداد، یک دگر مل جل کر (ف) اگر جاہل تم سے بدکلامی کرتا ہے تو تحمل سے کام لو سننے والے خود اسے ملامت کریں گے [5] شجر درخت، ثمر پھل (ف) علوم بثمرہ اچھی صفات ہیں جس عالم میں حلم نہیں وہ ایسا درخت ہے جس کا پھل نہیں ہے [6] خشم غصہ، غاضب غصہ کرنے والا، مغضوب حق جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو [7] عفو معاف کرنا، خور فرو پی جا (ف) ارشاد باری تعالیٰ ہے وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ، ایمانداروں کی صفت یہ ہے کہ وہ غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو پسند رکھتا ہے [8] کوہ پہاڑ (ف) غصے کا برداشت کرنا بہت گراں دکھائی دیتا ہے جب آدمی غصہ پی لے تو اسے شہد و شکر کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

واں[1] اہل جنت آں کسے دور وے چو بینی ایں صفت
ناگہ کند خشمے بکس ہم باز آید زود تر
چوں[2] علم کس را داد حق با حلم شد آں منتظم
چوں او نباشد بیغمے اندر جہاں مردے دگر
خشمے[3] کہ آید مر ترا استادہ باشی می نشیں
در شستہ باشی خسپ تو الا بنوش آب لے پسر
خشمے[4] کہ بکنی روز را تا شب نباشی ہم چناں
خشنود کن مغضوب را یابی جزائے بیشتر
جائیکہ[5] خصمے بد بود کشتن ہمی خواہد ترا
حلمے مکن گردد زیاں می کن جوابش سخت تر

باب[6] سی و دوم دربیان امر از معروف و نہی از منکر گوید

شد[7] امر معروف فرض ہم شد نہی از منکر ہمی
بر جملہ مومن مسلماں پیر و جواں ہم بندہ حر

[1] ناگہ اچانک، زود تر بہت جلد (ف) اہل جنت کی یہ صفت ہے کہ اگر کبھی اچانک غصہ آ بھی جائے تو اسے فوراً پی جاتے ہیں [2] حق اللہ تعالیٰ، منتظم جمع، بیغمے بے خوف ایک نسخے میں ہے منعمے مال دار (ف) طریقہ محمدیہ میں حدیث شریف میں ہے جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامن رحمت میں جگہ دے گا اس کی پردہ داری فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا اِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ وَإِذَا قَدَرَ غَفَرَ وَإِذَا غَضِبَ فَتَرَ جب اسے نعمت دی جائے تو شکر کرے جب قدرت پائے تو بخش دے اور غضبناک ہو دا امور شرعیہ کی مخالفت کی بنا پر تو سختی کرے [3] خشم غصہ، استادہ کھڑا ہوا، می نشیں بیٹھ جا، ور اور اگر، شستہ بیٹھا ہوا در اصل نشستہ تھا، خسپ لیٹ جا، سو جا، آلا ور در اصل اِن لا تھا، آب سرد تر خوب ٹھنڈا پانی ایک نسخہ میں ہے "الا بنوش آب لے پسر" (ف) آدمی کو جب غصہ آئے تو کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے یا ٹھنڈا پانی پی لے یا وضو کرے غصہ جاتا رہے گا یا کم ہو جائے گا [4] تا ہرگز، خشنود راضی، مغضوب وہ شخص جس سے ناراضگی ہے [5] جائیکہ جس جگہ، کشتن قتل کرنا، زیاں نقصان (ف) اگر ناراضگی کا سبب ذاتی معاملہ ہو تو درگزر کرنا چاہیے لیکن اگر کوئی بے دینی کا اظہار کرے یا در پئے قتل ہو تو اسے سخت جواب دینا چاہیے [6] باب سی و دوم، بتیسواں باب، امر حکم، معروف نیکی، نہی منع کرنا، منکر گناہ، ناپسندیدہ [7] جملہ تمام، پیر بوڑھا، بندہ غلام، حر آزاد (ف) قرآن پاک میں ایمانداروں کا یہ وصف بیان فرمایا ہے تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو، حدیث شریف میں ہے جو شخص برا کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے یہ نہ ہو سکے تو زبان سے ورنہ دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا ضعیف درجہ ہے۔

لہ تذکیر وعظ ونصیحت، گوش دل، دل کا کان، تو بہ نیکو اچھی طرح شنو سن، زشتے بری گفتگو، حسن اچھی خذ ما صفا صاف ستھری چیز لے لو دع ما کدر، نا صاف چھوڑ دو (ف) تقریر اگر رطب ویابس پر مشتمل ہو تو اسے بالکل ہی چھوڑ دینا سمجھ نہیں کام کی بات سن کر پلے باندھ لو غیر ضروری بات چھوڑ دو سلہ پند نصیحت فسق بد عملی (ف) حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد ہے اُنْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ یہ دیکھو کس نے کہا ہے (یعنی با عمل ہے یا بے عمل ہے) یہ دیکھو کیا کہا ہے، البتہ بد عقیدہ اور بے دین کی گفتگو نہیں سننی چاہیے مبادا اس کی کوئی غلط بات دل میں بیٹھ جائے سلہ عداوت دشمنی بگذار چھوڑ دے حذر پرہیز (ف) قادتی یہ رہتہ میں ہے اگر آدمی کو معلوم ہو کہ میری بات سنی جائے گی تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے ورنہ واجب نہیں یعنی خاموشی اختیار کر سکتا ہے سلہ نصیحت کرنے سے پہلے خود عمل کرنا چاہیے پھر اپنی بیوی اور اولاد کو حکم دینا چاہیے حدیث شریف میں ہے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم میں سے ہر شخص محافظ ہے اور ہر ایک سے باز پرس ہوگی پھر دوسروں کو نصیحت کی جائے ارشاد باری تعالی ہے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا دیتے ہو سلہ سرگیں گوبر، گلابہ کیچڑ، گل (مٹی) اور آب (پانی) کا مجموعہ کہگل لپائی ملائک فرشتے منتفر نفرت کرنے والا (ف) مٹی میں گوبر زیادہ ہو یا صرف گوبر ہو تو اس سے گھر اور دیوار کی لپائی کرنا ممنوع اور فرشتوں کی نفرت کا باعث ہے، گزشتہ شعر میں کہا تھا کہ پہلے خود نیکی پر عمل پیرا ہونا چاہیے اس مناسبت سے یہ مسئلہ بیان کر دیا کہ مبلغ اور محتسب کو اپنا ظاہر و باطن اور اسی طرح اپنی رہائش گاہ پاک صاف رکھنی چاہیے لہ پاچک اوپلہ مپز فعل نہی کا صیغہ واحد حاضر فعل نہی از پختن، دیگ ہنڈیا ناں روٹی خاکستر راکھ نجس پلید یوسف امام ابو یوسف حضرت امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید اور ہارون الرشید کے دور کے چیف جسٹس، (ف) امام ابو یوسف کے نزدیک گوبر وغیرہ کی راکھ پلید ہے امام محمد کے نزدیک پاک ہے در اصل فتوی ہے، پہلے قول کی رعایت کرتے ہوئے اوپلوں کو راکھ پر رکھ کر دیکانا چاہیے اسی طرح یہ بھی چاہیے کہ ہنڈیا رکھ کر اس کے گرد اوپلے کی راکھ اوپر تک جمع کر دی جائے اگر توے پر روٹی پکائی جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

تذکیر را چوں بشنوی از گوش دل نیکو شنو
زشتے بگوید یا حسن خذ ما صفا دع ما کدر

پندے چو گوید عالمے آں را بصد عزت شنو
در فسق او نظرے مکن در علم او می کن نظر

از امر کردن یا منع چوں کس عداوت می کند
بگذار امر و منع ہم از وے بکن کلی حذر

پندے چو خواہی تا دہی اول بدہ مر خویش را
پس پند دہ مر اہل را منکوحہ و دختر یا پسر

سرگیں گلابہ منع شد کہگل مکن دیوار را
سرگیں گلابہ چوں کنی گردد ملائک منتفر

پاچک مپز، تو دیگ و ناں گرچہ شود خاکسترے
گوید نجس آں خاک را یوسف امام معتبر

لہ عصیاں نافرمانی مانع روکنے والا (ف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ جس قوم میں گناہ کیے جاتے ہوں اور وہ قدرت کے باوجود انہیں منع نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ تعالی انہیں بلاء عام میں مبتلا فرما دے سلہ ترک نہی معروف را، تو نیکی کے حکم دینے کو ترک کرے (ف) جس شخص کو برے کام سے روکنے کی قدرت ہو اور ضرر کا خطرہ نہ ہو اسے روکنا واجب ہے حدیث شریف میں ہے اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسُ حق بیان کرنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے سلہ باب سی و سوم تینتیسواں باب سماع سننا، قوالی، رقص ناچنا سرود گانا، خوش آوازی سے پڑھنا لہ نعمتے میں یاء عظمت کے لیے ہے زَیِّنُوا الْحَاکِمَ قرآن پاک خوش آوازی سے پڑھو، حدیث شریف میں ہے زَیِّنُوْا اَصْوَاتَکُمْ بِالْقُرْآنِ، مصنف نے روایت بالمعنی ذکر کی ہے مشتہر مشہور، (ف) قرآن پاک اچھی آواز سے پڑھنا مستحسن ہے لیکن گویوں اور قوالوں کی طرح بنا کر پڑھنا حرام ہے ۱۲ شرح سلہ قوت روزی، خوراک، نخستیں پہلی قصدے ارادہ زبر اوپر (ف) چونکہ روح کا تعلق عالم بالا سے ہے اور اچھی آواز اس کی غذا ہے اس لیے اچھی آواز سن کر اپنے اصلی مقام کی طرف جانا چاہتی ہے لہ بروں باہر قالب جسم نوع قسم (ف) اولیاء کرام کا رقص اور وجد اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے اور غیر اختیاری ہوتا ہے، تکلف اور تصنع کے ساتھ رقص اور اضطراب کا اظہار مذموم ہے، سلہ سر راز، مرداں کاملین نامرد ناقص۔

از شہر بعضے مرداں بکنند عصیاں ہم گنہ
مانع نگردد دیگراں گیرد بلا شاں عام تر

ترک کنی معروف را نے نہی از منکر کنی
افتی تو ہم اندر بلا خود را یکے زیشاں شمر

باب سی و سوم دربیان سماع و رقص و سرود می گوید

داں نعمتے صوت حسن ہم بخشش از حضرت خدا
تو زینوا الحاکم بر خواں حدیث مشتہر

آواز خوش جاں بشنود قوتش رسد عاشق شود
خواہد نخستیں جائے خود قصدے کند سوئے زبر

زورے کند کاید بروں قالب بگیرد دامنش
ایں نوع را تو رقص خواں تا کے ترا باشد خبر

سرے خدا دانی سماع محروم زیں نعمت بسے
مرداں بدانند قیمتش نامردکے داند قدر

[1] روا جائز میرد مر جائے حذر پرہیز (ف) حضرت مصنف فرماتے ہیں سماع اس شخص کے لیے جائز ہے جس کی خواہشات نفسانی مرچکی ہوں اور روح اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی ملاقات کے شوق سے زندہ ہو ورنہ اس سے اجتناب بہتر ہے [2] تحمید الحمد للہ کہنا مجذوب کھینچا ہوا، بے خود (ف) حالت جذب اور بے خودی میں جو افعال غیر اختیاری طور پر صادر ہوں ان پر ملامت نہیں ہے [3] قوت طاقت، برداشت، قیل وقال گفتگو، بیشتر بہت زیادہ (ف) اگرچہ سماع اور رقص کے بارے میں مختلف اقوال ہیں تاہم اولیاء کرام کے حال پر منکر نہ ہونا چاہیے [4] مطلق عام، بغیر کسی قید کے، غنا گانا، ملاہی جمع ہو، کھیل کود جیسے شیخ کی جمع خلاف قیاس مشائخ ہے ہیچگہ کسی جگہ. طنبور پہلا حرف مضموم سارنگی بربط رباب. بعض سارنگی اس میں ایک پیالہ بڑا اور دو تین چھوٹے ہوتے ہیں، طنبور اور بربط دونوں ہاتھ سے بجائے جاتے ہیں چنگ ایک ساز جو منہ سے بجایا جاتا ہے، نے بنسری خبر حدیث شریف (ف) لہو ولعب کے طور پر گانا سننا اور بجانا مطلقاً حرام ہے خواہ آلات کے ساتھ ہو یا اس کے بغیر. حدیث شریف میں ہے استماع صوت الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها من الكفر. لہو ولعب کا گانا سننا گناہ ہے اس پر بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لذت حاصل کرنا کفر ہے یعنی ناجائز ہے ۱۲ شرح [5]

آ تجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

طبل ڈھول الا مگر، حرف استثناء، طبل غازی وہ ڈھول جو مجاہدین کی فتح کے موقع پر بجایا جاتا ہے (ف) دف ڈھولکی جسکی ایک جانب چمڑا لگا ہوتا ہے، عروسی شادی (ف) مختصر احیاء العلوم میں ہے کہ اوقات سرور میں سماع، سرور کو تقویت دیتا ہے لہذا اگر سرور مباح ہے تو سماع بھی مباح ہے مثلاً عید اور شادی کے موقع پر ۱۲ شرح [6] غنا گانا، افسوں منتر، ہوا خواہش نفسانی، بیفتی تو گرے گا، (ف) بعض روایات میں ہے الغناء رقية الزنا گانا زنا کا منتر ہے یعنی اس تک پہنچانے والا ہے [7] نعرہ بلند آواز مغرور فریب دیا ہوا، مکر فریب۔

[1] اورا سماع باشد روا آنکس کہ میرد نفس او
جانے بود زندہ در و ورنہ ترا بہتر حذر
[2] چوں بشنوی صوت حسن تحمید گو بر حال خود
مجذوب چوں گردی ازو پیدا شود حال دگر
[3] تا مر ترا قوت بود رقص مکن اے جان من
منکر مشو ایں حال را داں قیل وقال بیشتر
[4] مطلق بداں حرمت غنا مشنو ملاہی ہیچگہ
طنبور بربط چنگ و نے جملہ حرام ست در خبر
[5] در طبل ہم حرمت بداں الا کہ طبل غازیاں
دف ہم مزن در ہیچ جا جز در عروسی اے پسر
[6] دانی غنا افسوں زنا از سر ہوا چوں بشنوی
بیشک بیفتی در بلا بر بند زیں کلی نظر
[7] اندر سماع چوں بشنوی کس نعرہ آہے می زند
ہرگز مشو مغرور زاں شاید کہ باشد از مکر

[1] باب سی و چہارم چونتیسواں باب، لاغ بیہودہ گوئی، ظرافت، نرد شطرنج کے مقابل ایک کھیل جس میں چھ خانے ہوتے ہیں [2] بازی کھیل گاؤ گائے خر گدھا (ف) حدیث شریف میں ہے كل لهو المؤمن باطل الا ثلاثة تاديبه فرسه ورميه عن قوسه وملاعبته مع اهله مومن کی ہر کھیل بے فائدہ ہے سوائے تین کے گھوڑے کو سدھانا، تیر اندازی (یہ جہاد کی تیاری ہے) اور اپنے اہل سے خوش طبعی کرنا، مصنف کا مقصد حصر نہیں بلکہ مواضع مشروعہ کا استثناء ہے ۱۲ شرح [3] بازی کھیل لحم گوشت خوکاں جمع خوک خنزیر، سور تر گیلا (ف) نرد شیر کھیلنے والا مردود الشہادۃ ہے شطرنج میں اگر مال کی شرط لگائی گئی ہو یا اسکے سبب نماز وقت مستحب سے فوت ہو جائے یا اس میں جھوٹی قسمیں کھائی جائیں ایسا شخص بھی مردود الشہادۃ ہے ارشاد ربانی ہے انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم تفلحون، شراب، جوا اور پانسے پلید ہیں، شیطانی عمل ہیں ان سے بچو تاکہ کامیاب ہو جاؤ. طریقۂ محمدیہ میں حضرت بریدہ سے مرفوعاً روایت ہے جو نرد شیر کھیلتا ہے گویا خنزیر کے گوشت اور خون میں ہاتھ ڈبوتا ہے ۱۲ شرح [4] مادراں جمع مادر (ف) یہ نرد اور شطرنج وغیرہ کھیلوں کے دیکھنے کا حکم ہے طریقۂ محمدیہ میں ہے مشاهدة المعاصي عن رضا نفسه حرام خوشی سے معاصی کو دیکھنا حرام ہے [5] سی صد تین سو، اس سے پہلے مصنف تیسویں باب میں فرما چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دن میں بندے پر رحمت کی تین سو ساٹھ نظریں فرماتا ہے، (ف) چونکہ ایسے کھیل خواہش نفسانی کے تحت ہوتے ہیں یاد خداوندی اور نماز سے غفلت کا سبب بنتے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محرومی کا سبب ہیں [6] شافعی محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار اماموں میں سے ایک امام لاباس حرج نہیں، یہ کلمہ خلاف اولیٰ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے گروی مال کی شرط فحشے بدکلامی، گالی گلوچ (ف) امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ شطرنج کو جائز قرار دیتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ نماز فوت نہ ہو، مال کی شرط نہ ہو، بدکلامی نہ ہو، جیتنے والا فخر نہ کرے اور مقصد یہ ہو کہ اس طرح میدان جنگ کی تدبیریں معلوم ہوں گی۔

باب سی و چہارم [1] در بیان لاغ بازی نرد و شطرنج گوید

[2] بازی حرام ست جملگی جز لاغ بازی اہل خود
آنکس کہ بازی می کند او را بداں چوں گاؤ خر
[3] در نرد یا شطرنج کس دستے ببازی می کند
در لحم خوکاں خون شاں گوئی کند او دست تر
[4] در نرد یا شطرنج چوں بیند کسے نظرے کند
در شرمگاہ مادراں آنکس کند گوئی نظر
[5] حضرت خدا بر مسلمے سی صد نظر روزے کند
شطرنج بازاں زیں نظر محروم دانی اے پسر
[6] شطرنج بازی شافعی لاباس گوید آں زماں
گروی نباشد درمیاں فحشے نگویند یک دگر

۱؎ علیک سلام کا جواب وعلیکم السلام۔ مفتخر فخر کرنے والا ۲؎ تعلیم سکھانا غزوے جہاد غرض مقصد، ناخوشی پریشانی تھکاوٹ ساعتے ایک گھڑی، ۳؎ گردی مال کی شرط محظور ممنوع مطلق قید کے بغیر زجر ڈانٹ ڈپٹ (ف) حضرات احناف اور شافعیہ کا اختلاف اس وقت ہے جب شرط کے بغیر کھیلا جائے اگر شرط لگائی گئی ہو تو یہ جوا ہوگا اور ناجائز ہے ۴؎ پرانی تو اڑائے، ملعون لعنتی خاکسر (ف) کبوتر اڑانے والے چھت پر چڑھ کر کبوتر اڑاتے ہیں جس سے دوسروں کی بے پردگی ہوتی ہے ۵؎ اسپ گھوڑا دوانی تو دوڑائے شتر اونٹ فرستی تو بھیجے صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از فرستادن، ددے درندہ روا جائز شمر گن (ف) یہ امور جہاد کی تیاری کے ضمن میں آتے ہیں ان میں یک طرفہ شرط جائز ہے مثلاً ایک شخص کہے کہ اگر تم جیت گئے تو اتنا انعام دوں گا اور اگر میں جیت گیا تو تمہیں کچھ بھی نہ دینا ہوگا ۶؎ ثالث تیسرا نفر شخص (ف) مقابلے میں شرط لگانے کی تین صورتیں ہیں (۱) دو طرفہ شرط یعنی دو شخصوں میں سے ہر ایک یہ کہے کہ اگر تم سبقت لے گئے تو میں تمہیں اتنی رقم دوں گا اور اگر میں سبقت لے گیا تو اتنی رقم لوں گا یہ جوا ہے اور حرام ہے (۲) یک طرفہ شرط ہو ایک شخص کہے کہ اگر تم سابق ہو گئے تو اتنا انعام دوں گا اور اگر میں سابق ہوا تو تم کچھ نہیں دو گے یہ جائز ہے (۳) تیسرا شخص درمیان میں آ جائے جس کے بارے میں یقین نہیں کہ وہ سبقت لے جائے گا یا پیچھے رہے گا، وہ شخص اسے کہیں کہ اگر تم ہم دونوں سے آگے نکل گئے تو ہم اتنا انعام دیں گے اور اگر تم پیچھے رہ گئے تو تمہیں کچھ نہ دینا پڑے گا اب اگر وہ شخص پیچھے رہ گیا تو باقی دونوں میں سے جو آگے نکل گیا دوسرا اسے مقررہ انعام دے گا یہ بھی جائز ہے، شارح کہتے ہیں دوسرے مصرع سے معلوم ہوتا ہے کہ یک طرفہ شرط تب حلال ہے جب تیسرا شخص درمیان میں آ جائے اور یہ غلط ہے کیونکہ تیسرے شخص کی ضرورت دو طرفہ شرط میں ہے یک طرفہ شرط میں ضروری نہیں، ممکن ہے اس جگہ یا محذوف ہو یعنی یک طرفہ شرط حلال ہے یا جب تیسرا شخص درمیان ہو، اب دوسرا مصرع درست ہوگا۔

چوں۱؎ کس سلامے می دہد گوید علیک اوراؔ واں
نے فوت وقتے زو شود باشد ازاں نے مفتخر
تعلیم۲؎ غزوے کافراں باشد بسے اصلی غرض
در بہر دفع ناخوشی یک ساعتے اے نامور
گر گردے۳؎ چو باشد درمیاں محظور مطلق آں زماں
در لہو بازی مرد ماں بینی بکن شاں صد زجر
بازی۴؎ کبوتر ہم مکن مردود گردی در شرع
چوں تو پرانی آں زماں ملعوں شوی ہم خاکسر
اسپ۵؎ دوانی یا شتر تیرے فرستی یا ددے
دانی روا ایں چیزہا گردی دریں جائز شمر
شرط گرو ہر دو طرف بیشک حرام ست جان من
دانی حلال از یک طرف آید میاں ثالث۶؎ نفر

ہر گہ۱؎ کبوتر پائے پر یابی خروسے تاج سر
از خود مکن ہر دو جدا تا دیو ناید خانہ در
شکرہ۲؎ پرانی دائما از بہر صید ہر زماں
ایں وجہ وجہے پاک داں میکن شکار ای شہ پسر
با سگ۳؎ مکن بازی گہے ناقص شود اعمال تو
جز سگ کہ باشد پاسباں یا صید گیرد از قہر
خالق۴؎ نگہباں مر ترا از سگ نگہبانی مجو
میکن توکل بر خدا ورنہ توئی از سگ بتر
در سوئے۵؎ صیدے تیر را چوں تو فرستی یا سگے
شکرہ پرانی سوئے آں گو تسمیہ تعجیل تر
باشد۶؎ سگے آموختہ از صید چیزے کم خورد
ہم شکرہ باید آنچناں خوانی دواں آید بسر
گیرند۷؎ ایشاں صید را با جرح میرد صید چوں
ذبحے نہ حاجت اندراں مذبوح داں طیب شمر
گر زندہ۸؎ یابی ذبح کن در میرود دنبال سورد
باید نہ بینی از طلب گر مردہ یابی خوش بخور

۱؎ پائے پر وہ کبوتر جس کی ٹانگوں پر پر ہوں اسے حمام مسرول کہتے ہیں، خروس مرغ تاج سر جس مرغ کے سر پر پروں کی کلغی ہو (ف) ایسے جانوروں کا گھر میں رکھنا باعث برکت اور جنات سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے، لیکن لہو و لعب کے لیے نہیں ۲؎ شکرہ شکاری پرندہ پرانی تو اڑائے دائما ہمیشہ یعنی کبھی کبھی، صید شکار (ف) کھانے کے لیے جنگلی جانوروں کا شکار حلال ہے بشرطیکہ لہو و لعب یا پیشے کے طور پر نہ ہو ۳؎ سگ کتا بازی کھیل، پاسباں محافظ صید شکار قہر غلبہ (ف) گھر، کھیتی یا ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے لیے کتا رکھنا جائز ہے ورنہ نقصان عمل کا موجب ہے حدیث شریف میں ہے جس نے کھیتی یا چوپایوں کی حفاظت کے علاوہ کتا رکھا اسکے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہو جاتا ہے ۱۲ شرح ۴؎ خالق پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ، نگہباں محافظ، مجو نہ ڈھونڈھ، توکل بھروسہ بتر بدتر بدتر تھا (ف) بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جائے اور کتے وغیرہ کی حفاظت پر انحصار نہ کیا جائے ۵؎ سو طرف فرستی تو بھیجے تسمیہ بسم اللہ شریف تعجیل جلدی (ف) شکار کی طرف تیر پھینکنے اور کتا یا شکرہ چھوڑنے کے ساتھ ہی بسم اللہ شریف کا پڑھنا ضروری ہے ۶؎ آموختہ سدھایا ہوا، کم خورد کا مطلب یہ ہے کہ نہیں کھاتا، دواں دوڑتا ہوا (ف) جانور کے سدھائے ہوئے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے واپس آ جائے اور شکار کو نہ کھائے ۷؎ جرح زخم مذبوح ذبح کیا ہوا طیب پاک شمر گن ۸؎ دنبال پیچھے نہ بینی تو نہ دیکھے طلب تلاش مردہ مرا ہوا خور کھا،

وز گز[1] چو بزنی صید را جرحے نشد مردار داں
در آب افتد بام ہم آں صید را ہرگز مخور
در آتشے[2] سوزد ورا مردار دانی بیشکے
روشن بکردم پیشِ تو ایں مسئلہ چوں شمس و قمر

باب سی و پنجم[3] دربیان ذبح کردن و خوردن جانوراں

بسمل[4] چو خواہی تا کنی گو تسمیہ ذبحے بکن
گر ترک گیری عامداً مُردار شد زاں کن حذر
ذابح[5] چو باشد مسلمے مردے بُود خواہی زنے
یا کودکے عاقل بود کو ذبح داند ہم بخور
در ذبح[6] بُری چار رگ حلقوم دو شہ رگ ہم مری
زیں جملہ گر بری سہ رگ حلقوم باشد یا دگر
مذبوح[7] باشد بیشکے آنرا بخور از جان و دل
کردی فرامش تسمیہ باکش بداں فوراً بخور

[1] گز نیزہ آب پانی، بام چھت (ف) شکار کو اگر تیز دھار آلے سے بسم اللہ شریف پڑھ کر زخمی کیا جائے اور وہ مرجائے تو حلال ہے اور اگر چوڑائی یا دستے کی طرف سے مارا اور وہ چوٹ لگنے سے مر گیا تو حلال نہیں، اسی طرح اگر شکار زخمی ہو کر پانی میں گر پڑا یا چھت اور دیوار پر گر کر نیچے گر گیا اور مر گیا تو حلال نہیں ہے [2] آتش آگ سوزد جل جائے ورا اس کو، شمس سورج قمر چاند (ف) جانور آگ میں گر کر ہلاک ہو گیا تو حلال نہیں ہے [3] باب سی و پنجم پینتیسواں باب، [4] بسمل ذبح کرنا، تسمیہ بسم اللہ شریف ترک گیری تو چھوڑ دے عامداً جان بوجھ کر حذر پرہیز (ف) ذبح دو قسم ہے: (۱) اضطراری جانور کے جسم پر زخم لگانا جب گلے پر زخم لگانا ممکن نہ ہو۔ (۲) اختیاری، گھنڈی اور سینہ کے درمیان تیز دھار آلے سے رگوں کا کاٹنا [5] ذابح ذبح کرنے والا زن عورت کودک بچہ، عاقل سمجھ دار، عاقل کا مطلب یہ ہے کہ بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا جانتا ہو اور عقیدہ رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کا نام پاک لے کر چار میں سے تین کاٹ دینے سے جانور حلال ہو جائے گا اس کے علاوہ رگوں کے کاٹنے پر قدرت بھی رکھتا ہو [6] بُری تو کاٹے حلقوم وہ رگ جس میں سانس کی آمد ورفت ہوتی ہے دو شہ رگ دو بڑی رگیں گردن کی اگلی جانب جن میں خون کی آمد ورفت ہوتی ہے انہیں وَدَجان کہتے ہیں مری پہلا حرف مفتوح بروزن فعیل وہ رگ جس میں سے کھانا معدہ تک جاتا ہے دگر دوسری (ف) ذبح کے وقت چار رگوں میں کوئی سی تین رگیں کاٹنا شرط ہے [7] فرامش مخفف فراموش بھلایا ہوا، فوراً جلد (ف) مسلمان ذبح کرے اور بسم اللہ شریف بھول جائے تو حرج نہیں اگر قصداً ترک کرے گا تو جانور حرام ہوگا۔

اہلِ کتاب[1] و صابیان و ز اہلِ قبلہ ہر کہ ہست
مذبوحِ شاں باشد روا طیب بداں ہم خوبتر
بسمل[2] کنی از بہرِ بت یا در عمارت چاہ و جوے
وقتیکہ آید نو عروس آید کسے از خواہ سفر
یا زحمتی[3] نیکو بود یا بہر زرع و باغ و رز
آباد بکنی موضعے یا میر[4] آید در شہر
مکروہ[5] باشد ایں ذبح کس را نشاید تا خورد
جز اہلِ سجن و بندیاں آں کس کہ باشد مفتقر
غیر ایں[6] خلق بر ہیچکس نرسد کہ بخورد لحم آں
مُردار داں مذبوح را ذابح چو کافر می شمر
چنگل[7] کہ دارد طائرے لِشک بہائم ہم مخور
داں لِشک و چنگل ہر دو را باشد سلاح اے نامو

[1] اہل کتاب یہودی اور عیسائی، صابیان عیسائیوں کا ایک فرقہ جو یہودیت کی طرف میلان رکھتا ہے، تفسیر حسینی میں ہے یہ ایک گروہ ہے جس نے کچھ حصہ عیسائیت سے اور کچھ یہودیت سے اپنا لیا ہے اور فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں، ان کا ذبیحہ حضرت امام اعظم کے نزدیک حلال اور صاحبین کے نزدیک مکروہ ہے، اہل قبلہ وہ مسلمان جو ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر نہیں ہے، حنفی ہو یا شافعی، مالکی ہو یا حنبلی [2] بسمل ذبح عمارت تعمیر، چاہ کنواں جو ندی نہر، نو عروس نئی دلہن [3] زحمتی بیمار نیکو تندرست، زرع کھیتی رز انگور کی بیل [4] میر حاکم [5] مکروہ کراہت تحریمی کے ساتھ ذبح یعنی مذبوح نشاید لائق نہیں تا یعنی کہ اہل سجن قید خانے والے، بندیاں قیدی مفتقر محتاج [6] لحم گوشت مُردار حرام، ذابح ذبح کرنے والا (ف) قہستانی اور فتاویٰ برہنہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اور حاکم یا ایسے ہی کسی بڑے آدمی کی آمد کے لیے ذبح کرے وہ جانور حلال نہیں ہے کیونکہ یہ حاکم کی تعظیم ہے ذکر اللہ تعالیٰ کی اسی لیے گوشت پکا کر حاکم کے سامنے نہیں رکھتے لیکن اگر جانور مہمان کے لیے ذبح کیا جائے تو حلال ہے کیونکہ وہ ذبح اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور ضیافت مہمان کی مقصود ہے اسی لیے اس کے سامنے رکھا جاتا ہے، تحقیق یہ ہے کہ اگر ذبح کے وقت ذبح کرنے والے کی نیت غیر خدا کی عبادت ہو تو ذبح کرنے والا مرتد اور ذبیحہ حرام ہے اور اگر ذبح سے اللہ تعالیٰ کی عبادت مقصود ہے اور اس جانور کا گوشت کسی کو کھلانا مقصود ہے یا اسے صدقہ کر کے اس کا ثواب کسی بزرگ کو پہنچانا مقصود ہے تو وہ جانور بلاشبہ حلال ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو رسالہ مبارکہ "سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء" از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ [7] چنگل پنجہ طائر پرندہ لِشک پہلا حرف مفتوح دانت بہائم جمع بہیمہ چوپایہ، سلاح ہتھیار، نامو مشہور (ف) یہ حلال اور حرام جانوروں کا بیان ہے، وہ جانور جو پنجوں یا دانتوں سے شکار کرتے ہیں حرام ہیں صرف پنجوں اور دانتوں کا ہونا حرام ہونے کی نشانی نہیں کیونکہ کبوتر کے پنجے ہیں اور اونٹ کے دانت ہیں حالانکہ یہ حلال ہیں مسئلہ کیڑے مکوڑے اور بل میں رہنے والے جانور حرام ہیں کیونکہ وہ خبیث ہیں اور ارشاد ربانی ہے ویحرم علیہم الخبائث یعنی حبیب ان پر خبیث چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔

لحم گرگ وہم طاؤس خر کردہ است رخصت مصطفیٰ
آہو بخور خرگوش ہم گاواں دشتی گورخر

لحم حمار و بغل ہم مشکوک داں اندر شرع
لحم فرس محظور شد نزدیک نعمان معتبر

مکروہ داں جلالہ را حبسے بکن علفے بدہ
سہ روز حبس ماکیاں یک ہفتہ میش و دہ بقر

چوں خام یابی گوشتے آں را مخور بریاں بکن
آتش برائے طبخ داں شرط است اے جانِ پدر

باخہ مخور خرچنگ ہم وز جنس اینہا کن حذر
طافی مخور جھینگہ مخور ہر چوں کہ باشد ملخ خور

ماہی ملخ ایں ہر دو را ذبحے مکن تعجیل خور
آمد بسنت مصطفیٰ خوردے سپرز وہم جگر

ﻟﮧ گرگ پہلا حرف مفتوح گینڈا، بڑے جسم اور سیاہ آنکھوں والا ایک جانور جسکی پیشانی پر سینگ ہوتا ہے، عربی میں اسے حرنش کہتے ہیں، طاؤس مور، آہو ہرن، گاواں دشتی جنگلی گائے، گورخر جنگلی گدھا، (ف) گینڈا حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک حلال ہے حضرت امام محمد کے نزدیک ناجائز ہے، ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے ایک گینڈے نے آکر آپ کو سینگ مارنا چاہا آپ نے اسکی ٹانگ پکڑ کر اسے زمین پر دے مارا اور ذبح کر کے لشکرِ اسلام کو فرمایا کھاؤ کہ یہ جنگل کی بھینس ہے یہ واقعہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی تائید فرمائی ۱۲ شرح ۲ حمار گدھا، بغل خچر مشکوک یعنی اس کے حلال اور حرام ہونے کے دلائل مختلف ہیں اس لیے اجتناب چاہیے، فرس گھوڑا محظور ممنوع نعمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم گرامی (ف) گھوڑے کے بارے میں اختلاف ہے حضرت امام اعظم کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے بعض نے کہا کہ آپ نے وصال سے تین روز قبل اس سے رجوع فرمایا، صاحبین کے نزدیک حلال ہے ۱۲ شرح ۳ جلالہ پہلا حرف مفتوح دوسرا مشدد، وہ جانور جو نجاست اور غلاظت کھائے، حبس قید، اس طرح بند کرنا کہ نجاست نہ کھائے، علف چارہ، خوراک، ماکیاں مرغی، میش دنبہ، بقر گائے (ف) دیر تک نجاست کھانے سے اگر تغیر پیدا ہو گیا ہو تو اسکا گوشت کھانا اور دودھ پینا مکروہ تنزیہی ہے جب تک اسے بند نہ کیا جائے، اصح یہ ہے کہ انہیں اتنی دیر تک بند کیا جائے کہ گوشت اور دودھ سے بدبو جاتی رہے ۴ خام کچا بریاں بھونا ہوا، آتش آگ، طبخ پکانا شرط ضروری جانِ پدر بیٹا (ف) تحفہ خانی میں ہے کہ کچا گوشت کھانا حرام ہے پکانے کے لیے آگ ضروری ہے، دھوپ میں رکھنے سے اگر خشک ہو جائے تو کھا سکتے ہیں ۵ باخہ کچھوا خرچنگ کیکڑا، از جنس اینہا کن حذر یعنی مچھلی کے علاوہ وہ جانور جو پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی میں ہی رہتے ہیں احناف کے نزدیک حرام ہیں، طافی وہ مچھلی جو آفت کے بغیر مرجائے اور پانی کے اوپر الٹی تیرنے لگے، جھینگہ مچھلی کی ایک قسم ہے عربی میں اربیان کہتے ہیں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو احکام شریعت حصہ اول از امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ ایک نسخہ میں چنگ ہے مار ماہی مچھلی جو سانپ کی طرح سیاہ ہوتی ہے اسے ہندی میں گوجھ کہتے ہیں، ملخ ٹڈی مچھلی کے انڈوں سے جب پانی ہٹ جائے تو ان میں سے ٹڈی پیدا ہوتی ہے جو ہوا میں اڑتی ہے ۶ ماہی مچھلی سپرز پہلے دونوں حرف مضموم، تلی، جگر کلیجی (ف) مچھلی اور ٹڈی ذبح کے بغیر کھائی جائیں گی، حدیث شریف میں ہے اُحِلَّ لَنَا دَمَانِ الطِّحَالُ وَالْکَبِدُ ہمارے لیے دو خون حلال ہیں تلی اور جگر،

لیکن شکنبہ جلگی بارودگاں اے جانِ من
ہیچ از نبی و مرسلاں عاقل نبودہ اے پسر

غدود مرارہ بول داں فرج و ذکر با خایہا
مکروہ شد ایں شش بداں محظور خونِ منفجر

چوں نرم یابی استخواں میخا تمصّص کن بسی
باریک کوب و پس بخور وقتیکہ بینی سخت تر

باب سی و ششم در بیان ماہہا و روزہا و سعد و نحس

سہ بار می خواں فاتحہ با تسمیہ ناغہ مکن
ہر گہ کہ آید ماہ نو اے ماہ تو اندر نظر

انا فتحنا غرہ خواں ناغہ مکن در خواندنش
ناید بلائے پیش تو یابی ہمہ فتح و ظفر

ماہ محرم زر ببیں اندر صفر ہیں آئینہ
اول ربیع آب رواں آخر غنم اے مہ نگر

ﻟﮧ شکنبہ اوجھڑی، رودگاں انتڑیاں، عاقل سے مراد تناول فرمانے والے، ۲ مرارہ پتہ بول کی داں، مثانہ جس میں پیشاب جمع ہوتا ہے، فرج مادہ کی شرمگاہ، ذکر نر کی شرمگاہ، خایہا کپورے، خصیتین، محظور ممنوع، حرام خونِ منفجر، ذبح کے وقت بہنے والا خون (ف) ریڑھ کی ہڈی میں جو مغز ہے وہ بھی مکروہ ہے ۱۲ شرح ۳ استخواں ہڈی، میخا چبا از خاییدن مصص چوسنا کوب کوٹ (ف) ذبح کیے ہوئے حلال جانور کی ہڈی حلال ہے نرم ہو تو چبا کر کھائی جائے اور سخت ہو تو پتھر وغیرہ سے کوٹ کر کھائی جا سکتی ہے، مسئلہ: جن اعضاء کے متعلق شریعت میں ممانعت وارد نہیں انکا کھانا جائز حتی کہ مردہ مرغی کے پیٹ سے انڈہ نکلا اس کا کھانا جائز ہے ۴ باب سی و ششم چھتیسواں باب، ماہہا مہینے، سعد سعادت والے، نحس نحوست والے، ۵ سہ بار تین مرتبہ شرح میں سی بار (تیس مرتبہ) ہے، شارح نے بعض مشائخ سے ۳۳ بار پڑھنا نقل کیا ہے تاکہ تمام بلاؤں سے محفوظ رہے ماہ نو نیا چاند اے ماہ تو اے میرے بیٹے ۶ انا فتحنا یعنی سورہ فتح غرہ مہینے کے ابتدائی تین دن، ناید نہیں آئے گی، ظفر کامیابی، نافع المسلمین میں ہے چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا ھٰذَا الشَّھْرَ اَوَّلَہٗ صَلَاحًا وَّاَوْسَطَہٗ نَجَاحًا وَّاٰخِرَہٗ فَلَاحًا اے اللہ ہمارے لیے اس ماہ کی ابتدا کو بہتری، درمیان کو کامیابی اور آخر کو کامرانی بنا ۷ زر سونا اول ربیع، ماہ ربیع الاول آب رواں جاری پانی آخر ماہ ربیع الثانی غنم بکری (ف) بزرگوں سے منقول ہے کہ مختلف مہینوں کی ابتداء میں مختلف چیزوں کا دیکھنا دینی اور دنیاوی طور پر باعثِ خیر و برکت ہے، اگرچہ بعض حضرات نے کچھ دوسری اشیاء ذکر کی ہیں ۱۲ شرح ملخصاً۔

۱؎ اوّل جمادی، جمادی الاولیٰ، جمادی پہلا حرف مضموم آخر میں الف مقصورہ عوام جمادیُ الاولیٰ کہتے ہیں جو غلط ہے نقرہ چاندی، پیر بوڑھا، بزرگ، نگر دیکھو، آخریں جمادی الثانیہ، مصحف پہلا حرف مضموم تیسرا مفتوح قرآن پاک، گیاہ گھاس ۲؎ شمشیر تلوار جامہ سبز، سبز کپڑا، کودک بچہ، دختر لڑکی، ۳؎ اوّل روز پہلا دن (ف) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گذشتہ سال کو روزے سے ختم کرے اور نیا سال روزے سے شروع کرے گویا اس نے ہمیشہ روزہ رکھا ہے ۱۲ شرح ۴؎ اوّل خمیس پہلی جمعرات اسے نوچندی جمعرات کہتے ہیں (ف) حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کے رسالہ اورا و جواہر میں ہے کہ رجب کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھا جائے، مغرب کی نماز باجماعت ادا کرکے صلوٰۃ اوّابین پڑھی جائے پھر بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے ادا کی جائیں ہر رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد تین مرتبہ سورۃ قدر اور بارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، فارغ ہوکر ستر بار پڑھے اللّٰھم صل علی محمد النبی الامی و علیٰ آلہ وبارک وسلم پھر دو سجدے کرے ہر سجدہ میں ستر مرتبہ سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح پڑھے دونوں سجدوں کے درمیان درود پاک پڑھے بعد ازاں جو حاجت ہو مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، اس نماز کو صلوٰۃ لیلۃ الرغائب کہتے ہیں، رغائب رغیبۃ کی جمع ہے جس کا معنی عطیہ ہے اس شب میں مقبولانِ الٰہی کو بے شمار عطیات ملتے ہیں، شارح فرماتے ہیں اس روزے کو تزکیہ نفس کے لیے نماز عشا سے مؤخر کرنا بزرگوں کا معمول ہے ممکن ہے انکے سامنے کوئی دلیل ہو ۱۲ شرح ۵؎ گذارد تو ادا کرے رستہ نجات پایا ہوا، رضوان داروغہ جنت قصر محل گہر موتی ۶؎ نصفے رجب کی پندرہویں رات طعمی کھانا، امساک روزہ رکھنا الحاح عاجزی وزاری اجابت مقبولیت زود تر بہت جلد (ف) اور رجب کا اول، درمیان اور آخر نیکیوں اور روزوں کے لیے خاص فضیلت رکھتا ہے، پندرھویں رات کو کھانا پکا کر اہل وعیال اور فقراء کو کھلایا جائے اور انکو روزہ رکھایا جائے ۷؎ اکنوں شوی زادہ ز سر گویا تو ابھی پیدا ہوا ہے،

اوّل[1] جمادی نقرہ بیں پیرے نگر در آخریں
ماہِ رجب مُصحف بیں شعبان گیاہ سبز تر
شمشیر[2] در رمضاں نگر شوال جامہ سبز بیں
ذی القعد بینی کودکے ذی الحجہ دختر خوبتر
از سال[3] اوّل روز را روزہ بداری جانِ من
در روزِ آخر سال ہم نیّت بکن یابی اجر
اوّل[4] خمیس از رجب نیّت بکن تو روزہ دار
می کن نمازے تا عشا افطار انگہ اے پسر
چوں[5] تو گذاری ایں چنیں رستہ شوی در دو جہاں
رضواں کند خدمت ترا قصرے بیابی از گہر
نصفے[6] رجب طعمی بکن امساک ہم میخواں دعا
الحاح کن در خواندنش یابی اجابت زود تر
غسلے[7] بکن اوّل رجب ہم درمیان و آخرش
تا پاک گردی از گنہ اکنوں شوی زادہ ز سر

۱؎ صلوات جمع صلوٰۃ درود شریف غفران مغفرت، معافی (ف) اس جگہ سے مہینوں کے خواص بیان کرتے ہیں کہ رمضان شریف میں قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کی جائے، حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن قرآن پاک اور رمضان المبارک شفاعت کریں گے شعبان میں کثرت سے درود شریف پڑھا جائے، حدیث شریف میں ہے جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود شریف بھیجے گا جنت کی خوشخبری پانے سے پہلے نہیں مرے گا، رجب میں بکثرت مغفرت کا سوال کیا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے ۲؎ شب برات شعبان کی پندرہویں رات چونکہ اس رات نیکوں کے لیے جہنم سے اور کفار واشقیاء کے لیے جنت سے دوری لکھ دی جاتی ہے اس لیے اسے شب براءت کہتے ہیں، بعض مفسرین کے مطابق انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ سے یہی رات مراد ہے، (ف) اس رات میں اہل وعیال اور غرباء کو کھانا کھلانے کے علاوہ دس کام کرنے چاہئیں (۱) غسل (۲) سرمہ لگانا (۳) تمام رات جاگنا ۳؎ یٰسٓ سورۂ یٰسٓ نخست پہلی مرتبہ ایمان خود اپنے ایمان (کی سلامتی) کے لیے دومی دوسری مرتبہ وسع فراخی رزق کی) برائے عمر، زندگی کی درازی اور بابرکت ہونے کے لیے (ف) اس رات تین مرتبہ سورۂ یٰسٓ پڑھی جائے، یہ دس میں سے چوتھی چیز ہے ۴؎ رخت سامان دست زن ہاتھ ہلا آوندہا برتن مُردگاں مُردے، قبور وعظے نصیحت شنو سن (ف) (۵) ساز وسامان الٹ پلٹ کیا جائے برتنوں میں ہاتھ پھیرا جائے تاکہ سب چیزوں کو برکت حاصل ہو (۶) قبروں کی زیارت کی جائے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس رات کا بڑا حصہ قبرستان میں گذارتے (۷) وعظ ونصیحت سننا ۵؎ غفران بخشش مادر ماں پدر باپ (۸) نماز پڑھنا (۹) صدق دل سے دعا مانگنا (۱۰) اپنے لیے اور والدین کیلئے بخشش طلب کرنا ۶؎ عیدین دو عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ جامہ کپڑا تن جسم در فطر عید الفطر میں، بروں باہر شیر دودھ خورما کھجور (ف) عیدوں کی سنت یہ ہے کہ غسل کیا جائے، جسم اور کپڑوں کو خوشبو لگائی جائے اچھے کپڑے پہنے جائیں، دودھ پیا جائے اور کھجوریں کھائی جائیں آمد و رفت میں الگ الگ راستہ اختیار کیا جائے، عید الفطر میں آتے جاتے آہستہ آہستہ تکبیر کہی جائے عید قربانی میں بلند آواز سے، عید کی نماز کے بعد معانقہ کرنا مستحسن ہے اس مسئلہ کے لیے امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ "وشاح الجید فی معانقۃ العید" ملاحظہ ہو۔

رمضاں[1] بخواں قرآں بسے شعباں بخواں صلوات را
اندر رجب غفراں طلب شب و روز ای جان پدر
چوں[2] شب برات آید بکن دہ چیز را از جان و دل
غسلے بکن سُرمہ بہم بیدار باشی تا فجر
یٰسٓ[3] نخست ایمان خود دومی برائے وسع تو
سیم برائے عمر ہم مے خواں بمانی دیر تر
در رخت[4] خانہ دست زن آوند ہا جنباں بسی
می کن زیارت مُردگاں وعظے شنو اے نامور
می کُن[5] نماز از بہر حق برخواں دعا از صدق دل
غفراں بخواہی بہر خود وز بہر مادر ہم پدر
عیدین[6] تو غسلے بکن خوشبو بکن ہم جامہ تن
در فطر چوں آئی بروں شیرے تو با خورما بخور

۱؎ عرفہ ذوالحجہ کی ۹ تاریخ حج سورۂ حج انبیاء سورۂ انبیاء رمی کنکر مارنا، منیٰ میں تین برجیوں کو کنکر مارے جاتے ہیں سعی صفا مروہ کے درمیان دوڑنا نحر قربانی کرنا (ف) شارح نے جواہر جلالی کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے، عرفہ کے دن ظہر کے بعد ان دو سورتوں کے پڑھنے کا ثواب حج و عمرہ ہے ۲؎ وجہے سبب، ذریعہ قربان قربانی کوثر سورۂ کوثر عشر دس دن (ف) جو شخص حج کی طاقت نہ رکھے اسے سورۂ حج اور سورۂ انبیاء پڑھنی چاہیے اور جو قربانی نہ کر سکے اسے کثرت سے سورۂ کوثر پڑھنی چاہیے اس بارے میں حدیث شریف وارد ہے، یہ بھی وارد ہے کہ جو شخص ذوالحجہ کے دس دنوں میں سورۂ والفجر پڑھے اسے فضیلت کی کیا ضرورت بلکہ وہ واصلین میں سے ہے، یہ روایت حضرت فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات میں ہے ۱۲ شرح

عرفہ۱؎ چو آید جانِ من ہم حج خوانی انبیاء
یابی ثوابِ عمرہ حج باری وسعی وہم نحر
وجہے۲؎ نباشد گر ترا قربان کُنی کوثر بخواں
در عشرِ ذی الحجہ بخواں شب و روز سورۂ والفجر
صوم۳؎ و صلوٰۃ و کُن دُعا ہم سُرمہ صلح و توسعہ
غُسلے بکن اصلاح ہم بر عالماں چیزے ببر
چیزے۴؎ بدہ ایتام را ارحام دُپرس از زحمتی
در روز عاشورہ بکن ہر دہ کہ گفتم اے پسر
اندر۵؎ صفر بیروں مرو جنگے مکن با ہیچکس
کایں ماہ وارد شومئے مدغم درد رنج و خطر
در۶؎ چارشنبہ آخریں غُسلے بکُن جامہ بُشو
در خانہ شیں راحت بکُن با اہلِ خود نعمت بخور

۳؎ صوم روزہ، صلوٰۃ نماز، صلح جن مسلمانوں سے ناراضگی ہو ان سے مصالحت کرنا، توسعہ کھلانے پلانے میں فراخی، اصلاح جن مسلمانوں میں ناراضگی ہو ان سے مصالحت کرانا، ببر لے جا (ف) اس شعر اور آئندہ شعر میں یوم عاشورہ کے آداب بیان کیے گئے ہیں ۴؎ ایتام یتیم کی جمع، یتیم وہ بچہ جس کا باپ فوت ہو گیا ہو، ارحام رشتے دار، اہل قرابت، پرس پوچھو، عیادت کرو، زحمتی بیمار، عاشورہ دس محرم (ف) ان دو شعروں میں دس چیزیں ہیں، البتہ اگر صلح اور اصلاح کو اس اعتبار سے ایک شمار کیا جائے کہ عام معنی مراد ہے کہ خود دوسروں سے صلح کی جائے یا دوسروں میں مصالحت کرائی جائے اسی طرح یتیموں اور رشتہ داروں کو صدقہ و خیرات دینا ایک شمار کیا جائے تو کل دس چیزیں ہو جائیں گی۔ بعض حضرات نے ان کے علاوہ کچھ اور چیزیں بھی ذکر کی ہیں مثلاً قبروں کی زیارت کی جائے شہدائے اسلام بالخصوص شہدائے کربلا کیلئے ایصال ثواب کیا جائے، حدیث شریف میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو اور دس محرم کا روزہ رکھوں گا ۵؎ صفر دوسرا قمری مہینہ، بیروں مرو باہر نہ جاؤ، سفر نہ کرو جنگ لڑائی جھگڑا، شوم نحوست، مدغم پوشیدہ، (ف) حضرت شیخ کلیم اللہ اپنے رسالے میں فرماتے ہیں کہ تمام سال میں نازل ہونے والی مصیبتوں کے تہائی صفر میں نازل ہوتے ہیں اور ایک حصہ باقی مہینوں میں ۶؎ چہارشنبہ بدھ، بشو دھو، نشیں بیٹھو (ف) حضرت شیخ کلیم اللہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہما سے ناقل ہیں کہ اس ماہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال کا آغاز ہوا تھا اور آخری بدھ کو کسی قدر تخفیف ہوئی تھی اس لیے اس دن مسلمانوں نے خوشی منائی تھی، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں آخری چہار شنبہ کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن صحت یابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتدا اسی دن سے بتائی جاتی ہے الا ایک حدیث مرفوع میں آیا ہے آخر اربعاء من الشھر یوم نحس مستمر مہینے کا آخری بدھ دائمی نحوست والا ہے (احکام شریعت ص ۱۸۳)

روزِ۱؎ زُحل ماہی بزن بہر شکارے رو بروں
آہو بیابی گرگ ہم افتد شکارے بیشتر
می کُن۲؎ عمارت در احد باشد مبارک مر ترا
باغ و زراعت نو کن ہم چاہ جوئے کُن حفر
عزمِ۳؎ سفر داری اگر خواہی روی بر دوستاں
مختار شُد جانانِ من از روز ہا روزِ قمر
فصد۴؎ و حجامت چوں کُنی روزِ سہ شنبہ کُن لبے
مریخ را خوں ریزداں ساعات او میموں شمر
چوں۵؎ تو بخواہی دار وئے بخوری برائے زحمتے
از بہرِ آں مختار شُد روزِ عطارد اے پسر
چوں۶؎ مر ترا کارے بود سلطان یعنی یا مَلک
تا حاجتت گردد روا پس مشتری دارد اثر
روزِ۷؎ جمعہ تزویج کُن ہم با زناں کُن خلوتے
یابی جزا از حد بروں حضرت خدا بد ہد پسر
روزِ۸؎ زحل مریخ ہم گر تو بپوشی جامہ تو
یا قطع بکنی ہم دریں آید مصیبت بیشتر

۱؎ روزِ زحل ہفتہ، ماہی مچھلی، آہو ہرن، گرگ گینڈا، باب ۳ میں گزرا ہے کہ گینڈا حلال ہے، ممکن ہے کہ گرگ کا پہلا حرف مضموم ہو بھیڑیا (ف) یہودیوں کے لیے ہفتے کے دن شکار ممنوع تھا خلاف ورزی کرنے پر عذاب نازل ہوا لیکن اُمت مسلمہ کے لیے اس دن شکار کرنا باعثِ خیر و برکت ہے ۲؎ می کن عمارت تعمیر کر، احد اتوار، زراعت کھیتی باڑی، چاہ کنواں، جو نہر حفر کھودنا (ف) نافع المسلمین میں شرعۃ الاسلام کے حوالے سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا جب تم تعمیر کا ارادہ کرو تو اتوار کے روز تعمیر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی دن زمین و آسمان بنائے تھے اور پیر کے دن سفر کرو کہ انبیاء اسی دن سفر کرتے تھے۔ سفر کے لیے مختار پیر اور جمعرات کا دن ہے ۱۲ شرح ۳؎ عزم ارادہ اگر خواہی روی اگر تو جانا چاہتا ہے، مختار پسندیدہ روزِ قمر پیر کا دن (ف) سفر کے لیے پیر اور جمعرات کا دن باعثِ خیر و برکت ہے ۴؎ فصد رگ کاٹنا حجامت سنگی لگوانا، سہ شنبہ منگل، مریخ منگل کا دن، خوں ریز خون بہانے والا، ساعات گھڑیاں، میموں مبارک ۵؎ دار وئے علاج معالجہ بخوری تو کھائے، زحمتے بیماری روزِ عطارد بدھ ۶؎ مَلک بادشاہ، روا پوری، مشتری جمعرات (ف) مؤثر صرف اللہ تعالیٰ ہے ستارے اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہیں ان کی حیثیت زیادہ سے زیادہ علامت کی ہے ۷؎ تزویج شادی بیاہ، خلوتے تنہائی ۸؎ روزِ زحل ہفتہ، مریخ منگل، قطع کاٹنا دریں اس دن میں ایک نسخہ میں بُری ہے بدلے ہے۔

در[1] سال دانی بیشکے اثنا عشر روزِ نحس
غافل مشو زاں روزہا از جملہ کارے کن حذر
ماہِ محرم[2] یازدہ ہم از صفر دہ ہم بداں
از شہر اوّل چارے ہم از دہ آخر شمر
اوّل[3] جمادی بیست ہفت ہم بست و دو از آخرش
نیز از رجب داں بیست و دوم بیست و سہ شعباں نگر
رمضاں[4] چہارم ماہ شد شوال را ہفتم بگو
ذی القعدہ ہفتم بست داں فی الحجہ ہشتم اے پسر
در غرہ[5] ثالث پنج ہم با بست و پنجم شانزدہ
کارے مکن جائے مرو خالی نباشد از خطر
در سوم[6] ہشتم سیزدہم ہم ہژدہم با بست و سہ
ہم بست و ہشتم جانِ من کارے مکن خاصہ سفر

باب[7] سی و ہفتم دربیان پیری و جوانی می گوید

چوں[8] در چہل عمرت رسد کاہل نہ نشینی یکدمی
بگذار عصیاں ہم کنہ طاعت عبادت بیشتر

[1] اثنا عشر بارہ حذر پرہیز [2] یازدہم گیارہ تاریخ، دہم دس شہر اوّل ماہ مبارک ربیع الاول آخر ربیع الثانی، (ف) نحوست والے بارہ دنوں میں سے چار اس شعر میں چار آئندہ شعر میں اور چار اس سے اگلے شعر میں مذکور ہیں۔ (١) محرم کی گیارہ (٢) صفر کی دس، (٣) ربیع الاول کی چار (٤) ربیع الثانی کی دس تاریخ [3] اوّل جمادی جمادی الاولیٰ بست و ہفت ستائیس بست و دو بائیس آخرش جمادی الثانیہ بست و سہ تیئیس (٥) جمادی الاولیٰ کی ٢٧ (٦) جمادی الثانیہ کی ٢٢ (٧) رجب کی ٢٢ (٨) شعبان کی ٢٣ [4] (٩) رمضان المبارک کی چار (١٠) شوال کی سات (١١) ذیقعدہ کی ستائیس (١٢) ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ [5] غرہ ابتداء (ف) ان دو شعروں میں ماہ کے منحوس دنوں کا ذکر ہے ٣-٥-١٦-٢٥-١ ان دنوں میں عمارت، زراعت اور سفر کا آغاز نہ کرنا چاہیے، [6] اس شعر میں چھ تاریخوں کا ذکر ہے ٣-٨-١٣-١٨-٢٣-٢٨، انگلیوں پر گنتے وقت یہ تاریخیں درمیانی انگلی پر آئیں گی (ف) امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کسی دن کو منحوس نہ کہنا چاہیے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنوں کی نحوست میری آمد کے سبب ختم ہو گئی ہے ١٢ شرح صفحہ ٢٥٥ [7] باب سی و ہفتم سینتیسواں باب پیری بڑھاپا، [8] چہل چالیس کاہل سست نہ نشینی تو نہ بیٹھ، یکدمے ایک گھڑی بگذار چھوڑ دے، عصیاں نافرمانی (ف) حضرت سعدی بطور تنبیہ فرماتے ہیں ے چہل سال عمر عزیزت گذشت - مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

گر تو نباشی[1] ایں چنیں بر عکس بکنی کارہا
طاعات کم عصیاں بسے شو ساختہ بہر سقر
غالب[2] حیاتِ آدمی از شصت تا ہفتاد داں
کردی بازی ثلث کم ثلثے زمستی بے خبر
ثلثے[3] کہ ماندہ آخریں دروے بداں آفت بلا
گہ باد گیرد دست و پا صد بار روزے دردِ سر
صحت[4] نیابی یک نفس دردو بلا در ہر زماں
شبہا نیاید خواب خوش فریاد بکنی تا سحر
تپ[5] در بدن لازم بود سرما و لرزہ دائما
ہاضم نیاید نانکے در چشم کم گردد نظر
بہرِ[6] مصالح پیش او ہرگز نیاید مردمے
رسوا شود بر اہلِ خود حرمت ندارد کس وقر
فہمے[7] نداند آنچناں سخنے نماند یاد او
دشمن ندارد باک از دہر روز عیشے منکدر
گر[8] شکرے دسوئے بتے در حال از و نفرت کند
خوباں و ہم شکر لباں شنیند از وے دور تر

[1] برعکس الٹ، دوسرا مصرع اس کی تفسیر ہے ساختہ تیار کیا ہوا، سقر دوزخ [2] غالب اکثر حیات زندگی، شصت ساٹھ ہفتاد ستر، بازی کھیل ثلث تہائی حصہ (ف) حدیث شریف میں ہے اعمار امتی ما بین ستین الی سبعین میری امت کی عمر عام طور پر ساٹھ اور ستر کے درمیان ہوگی، مطلب یہ کہ بچپن بے خبری میں جوانی مستی میں اور بڑھاپا سستی میں گزرا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کس وقت ہوگی، حضرت سعدی فرماتے ہیں ے
در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار
[3] گہ کبھی باد ہوا دست و پا ہاتھ پاؤں [4] یک نفس ایک سانس، ایک گھڑی فریاد آہ و زاری سحر صبح [5] تپ بخار، اس جگہ بے چینی اور بے قراری مراد ہے سرما سردی یعنی طبعی حرارت کم ہو جاتی مزاج میں ٹھنڈک غالب ہو جاتی ہے، لرزہ کپکپی دائما ہمیشہ ہاضم نیاید ہضم نہیں ہوتی نانکے چھوٹی سی روٹی یا، تصغیر کے لیے ہے [6] مصالح جمع مصلحت مراد ضروریات زندگی رسوا بے عزت، بر اہل خود اپنے گھر والوں پر، حرمت عزت وقر مخفف وقار (ف) جب آدمی جوان ہو تو اسے ہر کوئی کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے متعلق پوچھتا ہے بوڑھوں کو کوئی پوچھتا ہے [7] فہم سمجھ آنچناں یعنی جوانی کی طرح، باک خوف عیش زندگی منکدر مکدر، تکالیف مصائب سے پر [8] بتے دیکھئے بت محبوب حسین شکر لباں میٹھے ہونٹ والے یعنی حسین، شنیند بیٹھتے ہیں۔

اسپید مویت چوں شود گردند خوباں منہزم
پیری مگر شد نیستی ورنہ چرا از وے حذر
گر شاہ باشد کامراں جملہ جہاں در ضبط او
ذوقے نہ او را راحتے چوں پیر باشد منکسر
بر پیر کس را نے نظر نے کس برو رحمت کند
رانند او را مردماں جز رازقِ جن و بشر
چوں پیر گردد مردے بکند ندا حضرت خدا
باریک شد ہم استخواں اسپید مویت شد ز سر
از کس سخن ہم نشنوی چیزے نہ بینی در نظر
زورے نداری دست و پا بشکست مہرہ از کمر
آں مشکِ چوں کافور شد داں ارغواں چوں زعفراں
شد تیر قامت چوں کماں گشتہ تنے ہمچوں وتر
سویت نہ بیند ہیچکس وقتے نہ پرسد دوستے
چاکر نہ گیرد کس ترا واجب بیابی آں اجر
بر من بیا تا من ترا بہتر ازاں مے پرورم
صد حور بدہم در جناں بیحد قصرے از گہر

۱ منہزم دور بھاگنے والے، پیری بڑھاپا، مگر شاید نیستی عیب و خواری، حذر پرہیز ۲ کامراں کامیاب منکسر کمزور، ذوق لطف و لذت، راحت آرام، منکسر شکستہ، بےبس ۳ رانند بھگا دیتے ہیں، دھتکار دیتے ہیں جز سوا، رازق رزق دینے والا، اللہ تعالیٰ ۴ ندا خطاب، استخواں ہڈی، اسپید سفید ۵ مہرہ منکا، ریڑھ کی ہڈی جھک گئی ۶ مشک کستوری کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اس مناسبت کی بنا پر اس سے مراد سیاہ بال ہیں کافور چونکہ سفید ہوتا ہے اس سے مراد سفید بال ہیں، ارغواں یعنی سرخ رخسار زعفران کیسر چونکہ اس کا رنگ پیلا ہوتا ہے اس لیے مراد زرد رنگ ہے، تیر کی طرح سیدھا قد، کماں جھکا ہوا، وتر چلہ جس پر تیر چڑھا کر چلاتے ہیں مراد یہ ہے کہ جسم چلہ کی طرح نحیف و نزار ہو گیا ۷ سویت تیری طرف، وقتے کسی وقت، چاکر نوکر واجب مقررہ معاوضہ اجر معاوضہ ۸ حور جنتی عورتیں، جناں جمع جنت قصر محل گہر موتی۔

بر پیر دارم رحمتے کاں را نباشد حد و عد
اسپید مویت نورِ من چوں نور سوزم در سقر
پس حال چوں باشد چنیں ناید ز پیراں کار ہا
کارے بکن در حالِ تو نعمت جوانی را شمر
قدرِ جوانی پیر را گر تو بپرسی اے جواں
آں پیر گوید پیش تو چنداں کہ ناید در حصر
چوں تو ببینی پیر را خدمت بکن از جان و دل
تا تو شوی پیرِ نکو شخصے بگردی ذوالقدر

باب سی و ہشتم در بیان رنج و زحمت و علت و محنت گوید

رنج و بلا داں نعمتے بر دوستاں نازل شدہ
دشمن نیابد ایں نعم جز مومنِ نیکو سیر
چوں مر ترا رنجے رسد صدقہ بدہ از جان و دل
سلطاں نہ زہرے میدہد جز مرد ماں معتبر
ہر تن کہ یابی بے علل آں تن یقیں بے برکتست
حق دوست دارد آں تنے شب و روز دردی در سر

۱ حد و عد عدد و حساب چوں کیسے سقر جہنم (ف) حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے فرمایا میری روح بارگاہِ خداوندی میں پیش کی گئی ارشاد ہوا اگر تمہارے سفید بالوں کی حیا نہ ہوتی تو تمہیں جہنم میں بھیج دیتا، تم بڑھاپے میں اتنا کیوں روتے تھے کیا میرے کرم سے ناامید تھے؟ ۲ (ترجمہ) جب حال اس طرح ہوتا ہے کہ بوڑھے کام کاج نہیں کر سکتے، ابھی کارِ خیر کرو اور جوانی کو غنیمت جانو (ف) حضرت سعدی فرماتے ہیں ؎

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

۳ حصر شمار، گنتی (ف) نعمت کی قدر اس کے جانے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ ۴ ذوالقدر عزت والا حدیث شریف میں ہے کما تدین تدان جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۵ باب سی و ہشتم اڑتیسواں باب رنج غم زحمت بیماری، تکلیف علت بیماری محنت مشقت۔ ۶ نعم جمع نعمت نیکو سیر اچھی عادت والا (ف) حدیث شریف میں ہے اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل سب سے زیادہ تکلیفیں انبیاء کو پیش آتی ہیں پھر درجہ بدرجہ، گنہگاروں کے لیے ذریعہ مغفرت اور نیکوں کے لیے ترقی درجات کا باعث ۷ سلطاں بادشاہ مرداں معتبر بلند درجہ لوگ (ف) حدیث شریف میں ہے الصدقۃ ترد البلاء صدقہ بلاء کو لوٹا دیتا ہے صدقہ بیماریوں کے لیے دوا کی حیثیت رکھتا ہے جو زہر کے لیے تریاق ۸ تن جسم، علل جمع علت بیماری، (ف) تکلیف اور بیماری مسلمان کے لیے نعمت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے، فرعون مدت دراز خدائی کا دعویٰ کرتا رہا اسے کبھی درد سر نہیں ہوئی۔

ملک بادشاہی شایاں لائق حضرت ایوب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی جو طرح طرح کی مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا ہوئے، ان کا لقب صابر ہے، حضرت جرجیس علیہ السلام پہلا حرف مکسور اللہ تعالیٰ کے نبی جنہیں انکی نافرقوم نے طرح طرح کی اذیتیں دے کر شہید کر دیا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پھر انہیں زندہ کر دیا، حضرت یونس علیہ السلام چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے صد گونہ سو قسم (ف) یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء ہے کہ دشمنانِ خدا و رسول مالا مال اور بندگانِ خدا پائی پائی کے محتاج حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دنیا کی قدر مچھر کے پر جتنی بھی ہوتی تو کافر کو اس کا ایک گھونٹ بھی عطا نہ فرماتا۔ محجوب پوشیدہ، بے خبر، ماہی مچھلی اندر جہاں در خود ایک نسخہ میں اسکی جگہ "اندر وجود خود" ہے (ف) عین العلم میں حدیث شریف میں ہے المؤمن لا یخلو عن ذلۃ وقلۃ مومن ظاہری ذلت اور قلت سے خالی نہیں ہوتا، لہٰذا جو شخص کسی تکلیف یا بیماری میں مبتلا نہیں ہے کامل الایمان نہیں بلکہ اس کا ایمان خطرے میں ہے مقصد یہ کہ رضا بقضائے الٰہی بہترین وصف ہے ۱۲ شرح علت بیماری خوار ذلیل خجل شرمندہ بے وقر بے عزت حق اللہ تعالیٰ خواہد چاہے سازد بنائے شغلے غم بیماری حزن غم (ف) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا کسی نے عرض کیا وہ بہت اچھی عورت ہے کبھی بیمار نہیں ہوئی فرمایا لا خیر فیہا اس میں کوئی بھلائی نہیں اور ارادہ ترک فرما دیا، خلاصہ یہ کہ غم اور بیماری اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے چار صد چار سو سگ کتا مزہ تکلیف ایک نسخہ میں "دھڑیا" کی جگہ "درد سر" ہے مدت سفر یعنی تین دن تین رات (ف) حدیث شریف میں ہے ایمان نصف شکر اور نصف صبر ہے، یعنی ان کے بعد علاج کرے اور علاج دوا میں بند نہیں ہے بلکہ دعا و ذکر، درود شریف اور قرآن خوانی میں مشغول ہو، بالخصوص سورۃ فاتحہ کثرت سے پڑھے کہ اس کے بارے میں نازل ہے کہ فاتحہ ہر بیماری کی دوا ہے۔

ملکیست زحمت جانِ من ہر کس کجا شایانِ او
ایوب داند قدرِ آں جرجیس و یونس نامور
صدگونہ نعمت دشمناں دارند بس اندر جہاں
از بہر نانے دوستاں باشند حیراں منتظر
دانند خاصاں قدر ایں محجوب عاماں شد ازو
ماہی چہ داند قدرِ عشق پروانہ دارد ایں خبر
گر مؤمنے اندر جہاں در خود نیابد زیں یکے
کامل نہ دانی مؤمنش ایمانِ او اندر خطر
در تن نہ بیند علتے قلت بمالِ خویشتن
نہ ظلمے او را کند خوار و خجل ہم بے وقر
چوں حق بخواہد بندہ را سازد یکے از دوستاں
شغلے بر تن غمے بدل مالے نہ بیند در نظر
بر تختِ شاہی چار صد سالے بدہ فرعون سگ
بیمار گاہے او نشد نے دید وقتے درد سر
صحت چو یابی شکر گو زحمت چو بینی صبر کن
باکس مگو من زحمتی تا بگذرد مدت سفر

دارو دوا تکیہ بھروسہ تقصیر کوتاہی مراں دجان شافی شفا دینے والا (ف) شفا دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے جب وہ چاہتا ہے دوا سے فائدہ سلب کر لیتا ہے گنجہا خزانے (ف) عین العلم میں حدیث شریف میں ہے صبر تین قسم ہے (۱) فرائض کی ادائیگی پر اسکے تین سو درجے ہیں (۲) محرمات سے اجتناب پر اسکے چھ سو درجے ہیں (۳) مصیبت میں پہلے صدمہ کے اسکے نو سو درجے ہیں ۱۲ شرح پرسید نش اسے پوچھنے کیلئے، عیادت کے لئے مسافت فاصلہ گروہ کوس، بچاوہ اور گروہ، بعض کے نزدیک تین ہزار گز (غیاث اللغات) (ف) مریض کی عیادت سنت ہے حضرت شیخ عطار فرماتے ہیں رو سر بالین بیماراں گزر - زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر طریقہ یہ ہے کہ مریض کے گھٹنے کے پاس بیٹھ کر اسکے سر یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جائے کیا حال ہے؟ اچھی بات کہی جائے اور اس سے دعا کرائی جائے زحمتی بیمار (ف) حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے انسان میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہ کی بندہ عرض کرے گا یا اللہ! تیری عیادت کس طرح کرتا تو تو رب العالمین ہے فرمائے گا میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اسکی عیادت نہ کی صعب مشکل صعب تر بہت دشوار (ف) مریض کو تحفہ پیش کرنا اچھی بات ہے لیکن عیادت کی سنت میں داخل نہیں۔ فوت قضا وقت وقتی نماز غلطیدہ لیٹے لیٹے شستہ بیٹھ کر نیفتی تو نہ واقع ہو سقر جہنم۔ زحمت بیماری اوقات وقتی نمازیں داری بپا قائم رکھے (ف) نماز فرض کسی حالت میں ترک نہ کرنی چاہیے کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے، حدیث شریف میں ہے بخار انسان کے گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کو، مریض کو چاہیے توبہ و استغفار کرے، صدقہ دے اور علاج کرے مطلب یہ کہ اگر کوئی بیمار ہو تو صدقہ دیے بغیر علاج نہ کرو بلکہ پہلے صدقہ دو پھر علاج کرو۔

دارو طلب ہم بعد آں تکیہ مکن بر دارو ے
تقصیر در دارو مکن جز حق نداں شافی دگر
از صبر یابی گنجہا پوشی مصائب درد و غم
اظہار چوں بکنی تو ایں چنداں نیابی از اجر
بیمار را چوں بشنوی فی الحال رو پرسید نش
گرچہ مسافت درمیاں باشد گروہی بیشتر
چوں تو نہ پرسی زحمتی گوید خدا بے واسطہ
من زحمتی گشتم زماں وقتے نہ پرسیدے خبر
بیمار چوں پرسی اگر چیزے بدہ در دستِ او
از وے طلب جاناں دعا در ہر مہمے صعب تر
بیمار چوں گردی گہے فوتے مکن تو وقت را
غلطیدہ شستہ کن ادا تا تو نیفتی در سقر
زحمت بداں رحمت خدا اوقات چوں داری بپا
فوتے کنی گر فرض را بیشک بیفتی در سقر
چوں تو ببینی زحمتی فی الحال دہ صدقات را
دارو مکن بیمار را جز صدقہ دادن اے پسر

[1] صدقہ بدہ در راہِ حق جز نامِ او دیگر مدہ
ہر یک مہم آید ترا صدقہ بدہ تو مال و زر

[2] صدقہ بگرداند بلا آمد حدیث مصطفیٰ
بدہد درازی عمر را ہم اجر یابی اے پسر

[3] بابِ سی و نہم در بیانِ مصائب و تعزیت و آنچہ بدان تعلق دارد

[4] صبرے بکن چوں مر ترا آید مصیبت جانِ من
یابی ثوابے انبیاء از حد بروں ہم از حصر

[5] گر ترا وقتے رسد رنج و مصیبت یاد کن
جملہ مصائب رنجہا پیغمبرِ جن و بشر

[6] گر جزع و فزع میکنی اندر مصیبت رنج خود
سودے ندارد مر ترا محروم مانی از اجر

[7] از آہ و لطمہ نعرہ ہم شق جیوب و خدش خد
از نتف موئے ریش و سر باید کنی کلی حذر

[1] بعض نسخوں میں دوسرا مصرع اس طرح ہے۔ "کارے نہم آید ترا چوں صدقہ پیش از دخبر" (ف) صدقہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی دیا جاتا ہے اسکا ثواب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بزرگانِ دین کو پہنچایا جا سکتا ہے مثلاً میلاد شریف یا گیارہویں شریف۔ حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کی اور دعا کی کہ اے اللہ یہ میری طرف سے اور میری ان اُمتیوں کی طرف سے ہے جو قربانی نہیں دے سکے۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جانور اپنی طرف سے اور ایک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی دیتے تھے [2] بگرداند واپس کر دیتا ہے (ف) حدیث شریف میں ہے صدقہ بلا کو رد کرتا ہے اور عمر میں برکت کا باعث ہے [3] باب سی و نہم انتالیسواں باب مصائب جمع مصیبت تعزیت ہمدردی اور غمخواری کا اظہار [4] (ف) ارشادِ ربانی ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ الآیۃ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا [5] (ف) حدیث شریف میں ہے مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِیْتُ جتنی تکلیفیں مجھے دی گئیں کسی نبی کو نہیں دی گئیں [6] جزع بے صبری فزع ڈرنا دونوں کا مطلب بے صبری اور بے قراری کا اظہار ہے، سود فائدہ مانی تو رہے گا اجر ثواب (ف) بے صبری اور واویلا کا فائدہ نہیں نقصان ہے یعنی صبر پر جو ثواب ملتا ہے جاتا رہے گا۔ [7] لطم طمانچہ مارنا نعرہ بلند آواز نکالنا، شق پھاڑنا جیوب جمع جیب گریبان، خدش چھیلنا، نوچنا خد رخسار، نتف اکھیڑنا موئے بال ریش داڑھی حذر پرہیز (ف) یہ سب بے صبری ظاہر کرنے کی جاہلانہ رسمیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ وہ ہم میں سے نہیں جو رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے یا جاہلیت کی بات کہے۔ بلند آواز سے رونا ممنوع ہے البتہ آنسو بہانے میں حرج نہیں۔

[1] سوگے مکن چوں جاہلاں خفتن زمیں ترکِ سخن
ماندن گرسنہ روز و شب تنہا نشستن در حُجر

[2] تاریک کردن خانہ را نے شمع را افروختن
نے صحن رُفتن ہیچگہ ترکِ گلابہ بام و در

[3] بیکار مے از کارہا ترکِ تجارت زرع و زن
با جامہ بودن رنگیں کردن کبودی یا خضر

[4] اندر مصائب جملہ را از مرد باشد خواہ زن
محظور آید برہنہ در شرع کردن فرقِ سر

[5] اِلا کہ باشد عالمے کز مردنش ظاہر شود
اسلام اندر رخنہ جز او نہ بندد کس دگر

[6] ہر اندہے کاندر جہاں آید بہ پیش جانِ من
شمعے بمیرد یا شود چرمے ز نعلے منکسر

[7] دیگر شوی چوں گرسنہ یا ظالمے ایذا کند
دانی مصائب جملہ را راجع شوی بکنی حذر

[1] سوگ غم خفتن زمین پر سونا ترک سخن گفتگو ترک کر دینا ماندن گرسنہ بھوکا رہنا حُجر جمع حجرہ (ف) فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں اہلِ مصیبت کے لیے تین دن تک گھر یا مسجد میں بیٹھنے میں حرج نہیں تاکہ لوگ آکر تعزیت کریں کیونکہ جب حضرت جعفر طیار کی شہادت کی خبر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہوئے صحابہ آکر تعزیت پیش کرتے تھے ۱۲ شرح [2] افروختن جلانا، روشن کرنا رُفتن پہلا حرف مضموم جھاڑو دینا گلابہ مٹی کی لپائی، بام چھت، در دروازہ [3] زرع کھیتی زن عورت ایک نسخہ میں زر ہے جامہ کپڑا رنگین میلا کبود نیلا خضر سبز (ف) یہ بھی سوگ کی ممنوع صورتیں ہیں [4] محظور ممنوع برہنہ ننگا فرق سر سر کی مانگ [5] اِلا مگر مردن مرنا اسلام اندر اسلام میں رخنہ شگاف نہ بندد نہ بند کرے (ف) شارح فرماتے ہیں جاہلیت کی رسموں کی کسی صورت میں اجازت نہیں مصنف کی عبارت کا مطلب یہ ہوگا کہ غیر اختیاری طور پر عالمِ دین باعمل کی وفات پر سر برہنہ ہو جانے سے گناہ لازم نہ ہوگا۔ مرنے والا اگر وصیت کر جائے تو رونے پیٹنے پر اسکو عذاب ہوگا اور اگر منع کر جائے تو نہیں [6] اندہ مخفف اندوہ غم شمع چراغ بمیرد بجھ جائے چرم چمڑا نعل جوتا منکسر ٹوٹا ہوا [7] گرسنہ بھوکا ایذا تکلیف دینا راجع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والا، ان الفاظ مبارکہ کے پڑھنے کو استرجاع کہتے ہیں (ف) مصیبت بڑی ہو یا چھوٹی اس پر صبر کرنے اور استرجاع میں اجر ہے خواہ اتنا ہی ہو کہ چراغ بجھ جائے۔

ل‍ه تعزیت تسلی دینا، تارک چھوڑنے والا، ایک نسخہ میں اسکی جگہ "ترک گیری البتہ" ہے (ف) عین العلم میں ہے تعزیت یہ ہے کہ غمگین کے دل کو تسلی دی جائے اسے نصیحت کی جائے، صبر کا عظیم ثواب بتایا جائے، اس سے عاجزی اور اظہار غم کے ساتھ معانقہ کیا جائے، مسکرایا نہ جائے، گفتگو کم کی جائے، میت کیلئے خیر اور ایمان کی گواہی دی جائے، جب میت کا ذکر ہو تو انکے لیے دعائے خیر کرے، حدیث شریف میں ہے تم اپنے مردوں کو صرف خیر سے یاد کرو نیز فرمایا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو تسلی دی اسکے لیے اسکے مثل اجر ہے ۱۲ شرح ته عیادت بیمار پرسی، عزا تعزیت اہل ذمہ وہ کافر جو مسلمانوں کے ملک میں پناہ لے کر رہائش رکھتے ہوں، ہدایہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب از امام برہان الدین مرغینانی ته لیکن پیچھے رہ کر چلنے والا نعرہ آواز سے چلانا فریاد کرنا اور بلا صوت جہر بلند آواز سے (ف) جنازے کے پیچھے پیدل چلنا افضل ہے، اسی طرح خاموشی کے ساتھ یہ سوچتے ہوئے چلنا افضل ہے کہ ایک دن میری بھی یہی حالت ہوگی، دنیاوی گفتگو اور ہنسی مزاح مکروہ ہے البتہ اگر لوگ دنیاوی باتوں میں مصروف ہوں تو اس کی نسبت آہستہ یا بلند آواز سے ذکر کرنا بہتر ہے، اس مسئلہ کی تحقیق علامہ عبدالغنی نابلسی نے الحدیقۃ الندیہ میں اور امام احمد رضا بریلوی نے فتاویٰ رضویہ میں فرمائی ہے ھه بانگ اعلان کو کہتے ہیں ایک نسخہ میں ہے "بجو لا مردہ" گلہا پھول مریز نہ گرا خرما کھجور (ف) اہل علم میں اختلاف ہے بعض نے کسی کی وفات پر اعلان کو مکروہ قرار دیا ہے بعض اہل علم فرماتے ہیں اس میں حرج نہیں، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی، حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کی وفات کی خبر دی، دور جاہلیت میں طریقہ یہ تھا کہ مختلف لوگ مختلف قبیلوں راستوں اور بازاروں میں جا کر چیختے چلاتے، میت کے مفاخر بیان کرتے اور اسکی وفات کی خبر دیتے حدیث شریف میں جاہلیت کے اسی طریقے سے منع فرمایا ہے، میت کے سر پر پھول، بادام، کھجور یا شکر بچھاور کرنا بے فائدہ کام ہے اس سے اجتناب چاہیے شه گور قبر، مربع چوکور جیسے اینٹ، پشتہ کوہان کی طرح جامہ کپڑا، مپوشاں نہ پہنا، تنبول پان کا پتہ خبر نہ لے جا (ف) مسنون یہ ہے کہ قبر کوہان کی طرح ہو اور ایک بالشت زمین سے بلند ہو، عوام کی قبروں پر غلاف ڈالنا منع ہے البتہ اولیاء کرام کے مزارات پر اس ارادے سے غلاف ڈالنا کہ واقف انہیں تعظیم کی نگاہ سے دیکھیں اور ایصال ثواب کے بغیر نہ گزرے جائز ہے علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ کا رسالہ مبارکہ کشف النور عن اصحاب القبور اور امام احمد رضا بریلوی کا فتاوی رضویہ ملاحظہ ہو شه بالائے اوپر تربت قبر برگ پتہ پایاں پائنتی (ف) قبر پر میوہ یا شکر وغیرہ ڈالنا بیکار اور منع ہے یہ چیزیں میت کی طرف سے صدقہ کر دی جائیں تو اسے فائدہ ہوگا کی طرح سبزہ یا پھول اس نیت سے قبر پر رکھنا جائز ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح پڑھتے رہیں گے اور میت کو فائدہ پہنچے گا۔

رو تعزیت چوں بشنوی مردہ کسے از اہل دین
وانی سنن ایں نوع را تارک نباشی اے پسر
چوں تو عیادت یا عزا کنی مر اہل ذمہ را
باشد روا اندر شرع بکشا ہدایہ کن نظر
حاضر جنازہ چوں شوی در پس جنازہ شو رواں
نعرہ مزن فریاد ہم قرآں مخواں صوت جہر
بانگے مزن بازار و کو مردہ فلاں حاضر شوید
گلہا مریزی بر سرش بادام و خرما یا شکر
گور مربع چوں کنی مکروہ باشد پشتہ کن
جامہ مپوشاں گور را تنبول و شربت ہم مبر
بالائے تربت میوہ را مانند برگے یا شکر
قرآں مخواں پایاں او منشیں نخواں نزدیک سر

له بوسی بوسہ دینا، چوم بزہ گار گنہگار (ف) درہم الکیس (کتاب) میں ہے قبر کو بوسہ نہ دے البتہ والدین کی قبر کو بوسہ دینے میں حرج نہیں، شارح فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ استاذ اور مشائخ کی قبروں کو بوسہ دینا جائز ہے کیونکہ وہ والدین سے بھی زیادہ تعظیم کے مستحق ہیں، خزانہ میں حدیث شریف ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ جنت کی دہلیز اور حور کے چہرے کو بوسہ دوں گا تو اسے چاہیے کہ والدہ کے پاؤں اور باپ کی پیشانی کو بوسہ دے اور اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو ان کی قبر کو اسی طرح بوسہ دے تاکہ اس کی قسم نہ ٹوٹے (شرح) شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں امام غزالی نے کیمیائے سعادت میں امام احمد رضا بریلوی نے انوار البشارۃ میں صدر الشریعہ مولانا امجد علی نے بہار شریعت میں فرمایا کہ ادب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جالی مبارک کو بوسہ نہ دے، یعنی بوسہ دینا خلاف ادب ہے گناہ نہیں ہے ٢ه مبر نہ لے جا، صندوق بکس ایک نسخہ میں ہے مطبوخ پکا ہوا کھانا، مخور آشام ہم یعنی نہ کھا نہ پی، خندہ ہنسی مزاح ہزل بیہودہ گوئی، حجر پتھر (ف) قبر میں صندوق رکھنا مکروہ ہے البتہ اگر زمین نرم ہو تو جائز ہے اگرچہ لوہے کا ہو، ایسی صورت میں صندوق میں کچھ مٹی ڈال دی جائے اور اوپر والے تختے کو خاک آلود کر دیا جائے ٣ه نقش و نگار بیل بوٹے گچ سفید مٹی، چونا (ف) قبر جائے فنا ہے وہاں نقش و نگار کا کیا فائدہ، اور گرد سے اگر پختہ بنا دی جائے تو جائز ہے البتہ اوپر سے کچی رہنی چاہیے، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس علامت کے طور پر ایک بڑا پتھر رکھا ٤ه مسئلہ عبادات مالیہ اور بدنیہ اور قرآن مجید پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو شرح الصدور علامہ سیوطی اور فتاوی رضویہ۔ ٥ه مردگاں مردے رخصت اجازت حزن غم فرح خوشی (ف) امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے رسالہ مبارکہ "اتیان الارواح" میں ثابت کیا ہے کہ وفات کے بعد خصوصاً جمعہ کی رات روحیں اپنے گھروں پر آتی ہیں ٦ه بینند روحیں دیکھتی ہیں، اقربا جمع قریب (ف) اگر عاجزی، رونا (ف) روحیں اپنے گھروں میں آ کر بڑی حسرت کے ساتھ دیکھتی ہیں کہ ہمارا مال و زر رشتہ داروں کے پاس جا چکا ہے اگر وہ اسے اچھے مصرف پر خرچ کر رہے ہوں تو ان کے لیے دعا کرتی ہیں ورنہ بد دعا۔

گور بوسی ہیچگہ چوں گمرہاں جانان من
بزہ گار گردی بیشکے جز گور مادر یا پدر
آنجا مبر صندوق را چیزے مخور آشام ہم
خندہ مکن ہزلے مگو گردد لحد ہمچوں حجر
نقش و نگارے چوں کنی در گورہا گچ زنی
مکروہ باشد در کتب صدقات باشد خوب تر
صدقات بہر روح او گر مے دہی بر وے رسد
در شب جمعہ داں ہفتہ را بر روے دہند آں دہ قدر
آیند ہر یک مردگاں رخصت گرفتہ از خدا
گویند راز خویش را حزن و فرح راحت نظر
بینند حال مال و زر خود راز خویش و اقربا
گویند بازاری دعا یا بد دعا یابی خطر

۱ مسئلہ: ایک شخص سورۂ فاتحہ پڑھ کر جتنے لوگوں کو ثواب بخشے گا اللہ تعالیٰ کے کرم سے اُمید ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا اور بخشنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ۲ احوال را از خویشتن: اپنے حالات، اخوتاں: اخ (بھائی) کی جمع اخوۃ اور اس کی جمع فارسی قاعدے کے مطابق اخوتاں (ف) روحیں اپنا دکھ درد بیان کرتی ہیں یہ الگ بات ہے کہ ہمیں ان کی باتیں نہیں سُنائی دیتیں۔ ۳ گنبد اور قبہ دونوں ہم معنی ہیں حجرہ: کمرہ باراں: بارش، ہدر: ختم (ف) علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ کشف النور میں فرماتے ہیں اولیاء کرام کی قبروں پر گنبد بنانا اور روشنی کرنا اس نیت سے جائز ہے کہ زائرین کو سہولت رہے گی، گنبد خضرا کا وجود اس دعویٰ کی دلیل ہے پھر اُمت مسلمہ کا ہر زمانہ میں اس پر عمل بھی اس کے جائز ہونے کی علامت ہے البتہ کتنا اچھا ہو کہ جو لوگ مزارات کی تعمیر پر لاکھوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں وہ اگر بقدر ضرورت چھت ڈالیں اور باقی رقم دین اور مسلک اہل سنّت کی اشاعت پر صرف کریں، حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی کتنے دکھ کے ساتھ فرماتے ہیں ؎

مال سُنّی بہر قوالی و عرس — مال نجدی بہر تبلیغ است و درس

۴ میداں: تو جان، معہود: مقرر، سیوم: تیسرا دن، ہفتم: ساتواں دن، بدعت: وہ نو پیدا فعل جس کی اصل شریعت مبارکہ میں نہ ہو (ف) نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا الا فزوروھا خبردار! ان کی زیارت کیا کرو، حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہداء احد کے مزارات پر تشریف لے جاتے اور انہیں فیض یاب فرماتے، البتہ کوئی دن مقرر کر لینا اور یہ سمجھنا کہ اس دن زیارت جائز ہے یا اس دن ثواب زیادہ ہوگا آگے پیچھے نہیں تو یہ بے اصل بات ہے، اگر اپنی سہولت کے پیش نظر کوئی دن مقرر کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ۵ اہل مردہ جس کے ہاں میت ہو، پس پیچھے (ف) جس گھر میں کوئی فوت ہو جائے اس گھر والے غم و اندوہ میں مبتلا ہوں گے اس لئے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو ان کے کھانے کا انتظام کرنا چاہیے ۶ پس پیچھے سوم تیجا، ہفتم ساتا، چہل چالیسواں (ف) امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سوم کے چنے اور فاتحہ کا کھانا فقیر لے غنی نہ لے اور اگر غنی لے لے تو مسلمان فقیر کو دے دے یہ حکم عام فاتحہ کا ہے، نیاز اولیائے کرام طعام موت نہیں، وہ تبرک ہے فقیر و غنی سب لیں، جبکہ مانی ہوئی نذر شرعی نہ ہو، شرعی نذر غیر فقیر کو جائز نہیں۔ احکام شریعت ص ۱۳۱

ہر کو بہر حق دہد صدقہ بروح مُردگاں ۱
یابد جزا روحش ازاں او ہم شود زاں بہرہ ور

احوال را از خویشتن گوئید با حسرت بسے ۲
مادر پدر ہم اخوتاں ہر کو بود دختر پسر

گنبد مکن بر گورہا نے قبہ نے حجرہ ۳
بادے نہ زد باراں رسد گردد گنہ بیشک ہدر

میداں زیارت سنت میکن زیارت روز و شب ۴
معہود سوم ہفتی داں بدعتے می کن حذر

از بہر اہل مردہ را طعمے بکن از جان و دل ۵
پس ہر درم یابی جزا جاناں بدہ دینار زر

پس مردہ سازی طعام را چوں در سوم ہفتم چہل ۶
باید دہی درویش را ورنہ نباشد معتبر

۱ باب چہلم: چالیسواں باب، شہادت کی دو قسمیں (۱) شہادت شرعیہ یہ ہے کہ عاقل و بالغ اور پاک مسلمان کافروں کے ہاتھوں مارا جائے یا ظالم (باغی اور ڈاکو) اسے قصداً اور ظلماً ہلاک کر دے اور اس کے قتل پر دیت لازم نہ ہو اور زخمی ہونے کے بعد اتنی دیر زندہ نہ رہے کہ کسی قسم کا نفع حاصل کر سکے ایسے شہید کا حکم یہ ہے کہ اسے انہی کپڑوں میں غسل دیے بغیر جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے (۲) شہادت معنویہ مسلمان کسی مرض یا حادثہ (جن کا ذکر مصنف نے کیا ہے) کے سبب فوت ہو جائے ایسے شہید کو غسل دیا جائے کفن پہنایا جائے اور دفن کر دیا جائے ۲ کشتہ گردد قتل ہو جائے ظالم باغی یا ڈاکو عمداً جان بوجھ کر، غلطی سے قتل کرنے پر دیت لازم آئے گی، تیغ تلوار تبر کلہاڑا ۳ ساعت گھڑی در زمان اسی وقت طعام کھانا آب پانی سخن گفتگو اندک تھوڑی بیشتر زیادہ (ف) زخمی ہونے کے بعد کچھ دیر زندہ رہنا اور نفع حاصل کرنا ارتثاث کہلاتا ہے ایسی صورت میں وہ شخص معنوی شہید ہوگا ۴ حد تعریف بشنو سن ۵ غرقہ آب پانی میں ڈوب جائے، آتش آگ سوختہ جلا ہوا، مبطون جسے پیٹ کی بیماری ہو مثلاً دست لگے ہوں مطعون طاعون (پلیگ) کا مریض (ف) خزانۂ جلالی میں حدیث شریف ہے کہ جو سفر میں مر جائے اس کی قبر میں اتنی وسعت عطا کی جاتی ہے جس قدر اس کے گھر اور قبر میں فاصلہ ہے ۱۲ شرح ۶ پارسا پرہیزگار ستر پردہ (ف) حدیث شریف میں ہے جو ایماندار جمعہ کے دن یا رات کو فوت ہوا اس سے عذاب اٹھا لیا جاتا ہے، وہ پاکباز عاشق (مرد ہو یا عورت) جو عشق کے ہاتھوں جان دے بیٹھے معنوی شہید ہے ۷ میرد مر جائے سماع قوالی سنا بہر حق اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کہ نفسانی خواہش کے لیے، ۸ زن عورت در حمل یعنی بچے کی پیدائش کے سبب زیر نیچے جدر پہلا حرف مکسور دوسرا مفتوح (مخفف جدار) دیوار۔

باب چہلم در بیان احکام شہادت میگوید ۱

چوں کشتہ گردد مسلمے در راہ حق با کافراں ۲
یا ظالمے عمداً کشد خواہی بہ تیغ و یا تبر

زندہ نماند ساعتے فی الحال میرد در زماں ۳
نے طعام بخورد آب نے سخنے نہ اندک بیشتر

حد شہید اندر شرع جز ایں نباشد جان من ۴
دیگر شہیداں مصطفٰے گفتہ است بشنو نامور

غرقہ بآبے گر شود دیگر بآتش سوختہ ۵
مبطون و مطعون آنکہ او میرد بروں اندر سفر

شخصے کہ میرد در جمعہ خواہی بروز و یا بشب ۶
عاشق کہ باشد پارسا آں عشق دارد در ستر

وانکس کہ میرد در سماع نشنود سماعے بہر حق ۷
واں زن کہ میرد در حمل میرد کسے زیر جدر ۸

پامال گردد اسپ پا یا برق بزند صاعقہ
اندر چہے افتد کسے شیرش کشد یا خوک نر
وانکس کہ سخنے بہر حق گوید شود کشتہ دراں
دیگر یکے مرتث بداں شد شانزدہ جملہ نفر
وانکس کہ بہر مال و زر جنگے کند با کافراں
یا بہر نام سمجھتے چنداں نیابد او اجر
آنکس کہ بخورد زخمکے بر رو مقابل دشمناں
با او چہ نسبت آنکسے زخمے خورد پشت و کمر
مقبل رود اندر جناں شادی کناں خندہ زناں
از سالہا چوں پانصد مدبر شہید پیشتر
ہرگز کسے را در جناں دنیا نباشد آرزو
الا شہید راہ حق گرچہ بیابد کشک زر
چوں مومنے از صدق دل خواہد شہادت از خدا
یابد چو شہدا درجتے میرد ز تپ یا درد سر

[1] پامال روندا ہوا، اسپ گھوڑا، ایک نسخہ میں ہے "زیر اسپ"۔ برق بجلی، صاعقہ آگ کا ٹکڑا جو خوفناک آواز کے ساتھ آسمان سے گرتا ہے، چہ کنواں، خوک خنزیر، نر مذکر، شعری ضرورت کے پیش نظر نر کی قید لگائی گئی ہے ورنہ اس جگہ نر و مادہ میں فرق نہیں ہے۔ [2] مرتث (اسم فاعل از ارتثاث) جو شخص زخمی ہونے کے بعد کچھ دیر زندہ رہا اور کسی قسم کا نفع حاصل کیا، شانزدہ سولہ، نفر فرد (ف) حدیث شریف میں ہے کہ بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے اس بنا پر جسے قتل کر دیا گیا وہ بھی شہید ہے۔ [3] سمجھت بہادری (ف) کفار سے جنگ کا مقصد صرف دین اسلام کی سربلندی ہے اگر کسی کے گوشۂ خیال میں مال و زر یا ناموری کی خواہش موجود ہو اس کا اجر کم ہو جائے گا۔ [4] زخمکے چھوٹا سا زخم کاف تصغیر کے لیے ہے، بر رو چہرے پر، مقابل سامنے، پشت و کمر دونوں کا معنی ایک ہے (ف) جنگ میں دشمن کی مقدار دوگنی ہو تو اس کے سامنے سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے البتہ اگر یہ ارادہ ہو کہ پلٹ کر حملہ کروں گا یا جماعت مسلمین کی پناہ لوں گا تو جائز ہے تاہم پشت پر زخم کھانے والے کو سینے اور چہرے پر زخم کھانے والے سے کیا نسبت؟ [5] مقبل متوجہ، جناں جمع جنت، شادی کناں خوشی کرتے ہوئے، خندہ زناں ہنستے ہوئے، پانصد پانچ سو، مدبر پشت پھیر کر بھاگنے والا (ف) مصنف فرماتے ہیں آمنے سامنے لڑتے ہوئے شہید ہونے والا پانچ سو سال پہلے جنت میں جائے گا نیز مقابلے میں شہید ہونے والا خوش خوش جنت میں جائے گا جبکہ بھاگنے والا ندامت اور شرمساری کے ساتھ جنت میں جائے گا۔ [6] کشک محفف کوشک کوٹھی، زر سونا، (ف) جنت میں جانے کے بعد صرف شہید یہ آرزو کرے گا کہ یا اللہ! مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ دوبارہ تیری راہ میں جان دوں [7] درجت مرتبہ (ف) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے اللھم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد حبیبک اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور مدینہ طیبہ میں موت نصیب فرما، مصنف فرماتے ہیں جس شخص کی یہ آرزو ہو وہ اگرچہ بخار یا درد سر سے فوت ہو جائے شہداء کا درجہ پالے گا۔

شہدا مگو از مردگاں در دل مپندار ایں سخن
اندر جناں چوں زندگاں بخورند شربت ہم ثمر

باب چہل و یکم در بیان اسباب بینوائی و مدبری می گوید

اسباب فقر و مدبری چل چیز تو میداں یقیں
مسطور ہیں اندر کتب راوی است جعفر معتبر
طعمے مخور باشی جنب آبے مخور از نائرہ
ہم دور کن از خویشتن آوند ہائے منکسر
بوشے مکن ہم برہنہ جاروب در شبہا مزن
مگذار ہم آوند را جانان من بکشادہ سر
نے زن بگیرد نام شوی نے شوی گیرد نام زن
نے نام مادر نے پدر خوانند دختر یا پسر
طعمے مخور ہم بے ادب نے بددعا فرزند را
پرکالہ باشد نانہا آں راز درویشاں مخر

[1] مردگاں مردے، مپندار گمان نہ کر، ثمر پھل (ف) ارشاد ربانی ہے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات اور فرمایا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ کہو انہیں مردہ گمان بھی نہ کرو۔ [2] باب چہل و یکم اکتالیسواں باب، بینوائی ناداری، مدبری بدبختی [3] چل محفف چہل چالیس، مسطور لکھا ہوا، راوی روایت کرنے والے، جعفر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ف) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آباء کرام کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسباب فقر روایت کئے ہیں اگرچہ انہوں نے یہ صراحت نہیں کی کہ وہ اسباب صرف چالیس ہیں تاہم انہوں نے چالیس ہی بیان کئے ہیں بہتر یہ ہے کہ کسی عدد کی تعیین نہ کی جائے بلکہ شریعت مبارکہ کے کسی بھی ادب کا ترک اور مکروہ کا ارتکاب فقر کا سبب ہے۔ [4] شرح کے جنب جس پر غسل واجب ہو، نائرہ قوی از خوشتن اپنے آپ سے، آوند ہا برتن جمع آوند، منکسر ٹوٹا ہوا [5] بوشے بول پیشاب، برہنہ ننگا، جاروب جھاڑو، مزن دو، مکن، مگذار چھوڑ، آوند برتن، بکشادہ سر ڈھانپے بغیر (ف) جس طرح بالکل برہنہ ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی مکروہ ہے [6] زن عورت، بیوی، شوی شوہر، مادر ماں، پدر باپ، دختر لڑکی، پسر لڑکا (ف) مرد و زن ایک دوسرے کا نام لیں آداب زندگی اور حسن معاشرت سے ہے کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا، جس طرح والدین اور اجداد کو نام لے کر پکارنا ممنوع ہے اسی طرح شاگرد استاد کا اور مرید مرشد کا نام نہ لے [7] پرکالہ ٹکڑا، مخر نہ خرید (ف) تکیہ لگا کر یا لیٹ کر کھانا پینا، اولاد کو بددعا دینا، لوگوں پر لعنت بھیجنا، فقیروں اور بھکاریوں سے روٹی کے ٹکڑے خریدنا موجب فقر ہے۔

قائم نپوشی جان من شلوار را در پیچگہ
شستہ مبند دستار ہم گوشہ نگیری از بشر
در خشک مو شانہ مکن استادہ باشی ہم مکن
شانہ شکستہ چوں شود از وے بکن کلّی حذر
مقراض مو از شرمگاہ مستاں گہی جانانِ من
ہم موئے را بر شرمگاہ از چہل نداری بیشتر
در پیشِ پیراں ہم مرو بر آستانہ ہم مشیں
تخلیلِ دنداں ہم مکن ہر چونکہ باشد از سحر
وقتے نسوزی پوستے از سیر خواہی از بصل
چوں عنکبوتے بنگری از خانہ کن بیروں در
زندہ سپس مفگن نے در نمازے کاہلی
باکذب ہم عادت مکن نے در فرجے کن نظر

ل قائم کھڑے ہو کر شستہ بیٹھ کر، پاگ پگڑی ایک نسخہ میں ہے "شستہ مبند دستار ہم" گوشہ علیحدگی (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص کھڑا ہو کر شلوار پہنے اور بیٹھ کر پگڑی باندھے اللہ تعالیٰ اسے ایسی بلا میں مبتلا کرے گا جس کی کوئی دوا نہیں نیز حدیث شریف میں ہے المؤمن الف مالوف مومن دوسروں سے محبت اور انس کرنے والا ہے اسے یکسر علیحدگی اختیار نہ کرنی چاہیئے ۲ مو بال شانہ کنگھی استادہ کھڑے ہو کر شکستہ ٹوٹی ہوئی حذر پرہیز (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص چلتے پھرتے کنگھی کرے گا وہ بیمار ہوگا اور جو کھڑا ہو کر کنگھی کرے گا اس پر قرض سوار ہو جائیگا ۱۲ شرح ۳ مقراض قینچی، اس سے پہلے باء مقدر ہے دراصل بمقراض ہے مو از شرمگاہ: ناف کے نیچے کے بال انہیں موئے زہار کہتے ہیں مستاں نہ لے، چہل چالیس (دن) نداری تو نہ رکھے (ف) موئے زیر ناف استرے سے مونڈنے چاہئیں قینچی سے کاٹنا موجب فقر ہے، بحالت جنابت میں نہ تو ناخن کاٹے جائیں نہ موئے زیر ناف مونڈے جائیں، نیز یہ بال دفن کر دینے چاہئیں تاکہ ان پر کسی کی نظر نہ پڑے ۴ پیش آگے پیراں جمع پیر بوڑھا عمر میں زیادہ آستانہ دہلیز ایک نسخہ میں ہے "بر سر آستانہ" آستانہ کا مخفف مشیں دراصل میں منشیں تھا، تخلیل خلال کرنا دنداں دانت ہر چونکہ جیسا بھی ہو سحر دم سحر (ف) استاذ، پیر و مرشد اور معمر شخص کے آگے نہیں چلنا چاہیے، دہلیز پر بیٹھنا نہیں چاہیے دانتوں کا خلال صاف ستھرے تنکے سے کرنا چاہیے، جھاڑو کے تنکے یا ایسے ہی گرے پڑے تنکے سے نہ کرنا چاہیے ۵ نسوزی تو نہ جلا پوست چھلکا سیر لہسن بصل پیاز عنکبوت مکڑی، بنگری تو دیکھے (ف) لہسن اور پیاز کا چھلکا جلانا اور مکڑی کا جالا اسباب فقر سے ہے لہسن اور پیاز پکا کر کھایا جائے کچا نہ کھایا جائے کہ فرشتوں کی تکلیف کا سبب ہے، جدید طبی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ لہسن بہت سی بیماریوں کا علاج ہے خصوصاً دل کی بیماری اور آنکھوں کے کھچاؤ کے لیے ۶ سپس جوں مفگن نہ پھینک، کاہلی سستی کذب جھوٹ، فروج جمع فرج شرمگاہ (ف) جوں اگر آ جائے تو اسے زندہ نہ پھینکنا نسیان اور رزق کی کمی کا سبب ہے احرام میں جوں کا مارنا ممنوع ہے، نماز مستعدی سے ادا کرنی چاہیے، منافقین کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی سے کھڑے ہوتے ہیں، جھوٹ تین جگہ جائز ہے (۱) کسی کی دو بیویاں ہوں انہیں راضی کرنے کے لئے (۲) دو شخصوں میں صلح کرانے کے لیے (۳) میدانِ جنگ میں جنگی چال کے طور پر، حدیث شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم ہے کہ زندہ یا مردہ کی ران نہ دیکھو، اپنی شرمگاہ میں نظر کرنا موجب نسیان ہے

وقتے کہ شوئی دست و رو خشکش مکن بادامنے
پوشیدہ دوزی جامہ چوں مدبر شوی جانِ پدر
چوں تو گذاری فجر را زود ے میا مسجد بروں
گردی بفاقہ مبتلا آید بہ پیشت صد ضرر
خوابے کنی در صبحدم ادبار آید پیش تو
باکارد ے ناخن مبر نے ہم بدنداں اے پسر
تخمِ شگافی خربزہ صد فاقہ آید پیش تو
سوگند بخوری راست چوں روزیت گردد تنگتر
در نفقہ تنگی ہم مکن فرزند اہلِ خویش را
دستے نہ شستہ چوں خوری بر دو در تو ہم مال
کاسہ و صحنک زود شو چوں تو خوری طعمی درو
فیلطاں بر بیند چوں ہمیں لیسد دعا جانِ پدر
جنگے خصومت گفتگو در خانہ کردن روز و شب
از تو گریزد رزقِ تو ہر گز نیاید پیش در

ل شوئی تو دھوئے صیغہ واحد حاضر فعل مضارع از شستن دامن کپڑے کا کنارہ پوشیدہ پہنا ہوا دوزی تو سیئے از دوختن سینا مدبر بدبخت (ف) ہاتھ اور منہ دھو کر رومال یا تولیے سے خشک کرنے چاہئیں کرتے یا تہبند کے کنارے سے نہیں، اسی طرح اگر ضرورت ہو تو کپڑا اتار کر سیا جائے ۲ گذاری تو ادا کرے فجر صبح کی نماز زود جلدی میا نہ آ گردی تو ہو گا ضرر نقصان (ف) فجر کے بعد چاہیے کہ اسی جگہ سورج طلوع ہونے تک بیٹھا رہے اور اگر ضرورت ہو تو سب سے پیچھے باہر نکلے ۳ صبحدم صبح کے وقت ادبار بدبختی، بے برکتی کارد چھری، چاقو، (ف) حدیث شریف میں ہے نوم الصبحۃ یمنع الرزق صبح کا سونا رزق کو روکتا ہے، ناخن چھری چاقو یا دانتوں سے نہ کاٹنے چاہئیں قینچی یا ناخن تراش سے کاٹنے چاہئیں ۴ تخم بیج شگافی تو پھاڑے چھیلے خربزہ خربوزہ سوگند قسم راست سچی تنگتر بہت تنگ (ف) غرض علاج کے بغیر خربوزے کے چھلکے چھیلنے نہ چاہئیں بہ زیادہ قسمیں بھی نہ کھانی چاہئیں اگرچہ سچی ہوں باعث فقر ہیں ۵ نفقہ خرچ فرزند بیٹا اہل خویش گھر والے، بیوی بچے ناشستہ دھویا ہوا (ف) اگر گنجائش ہو تو اہل و عیال کے اخراجات میں تنگی نہ کرنی چاہیے، کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونا اور کلی کرنا سنت ہے اس کا ترک موجب فقر ہے ۶ کاسہ پیالہ صحنک بڑی پلیٹ شو دھو صیغہ امر حاضر فعل امر از شستن لیسد چاٹتا ہے ورا اس کو ۷ خصومت لڑائی، گریزد بھاگتا ہے (ف) حدیث شریف میں ہے جو شخص اپنے اہل پر ظلم کرتا ہے اور بے گناہ بیوی کو مارتا ہے اسے معلوم ہونا چاہیے کہ میں خدا کا بھی قیامت کے دن اس کا دشمن ہوں گا، اس لیے اپنے اہل و عیال کے ساتھ میانہ روی اختیار کرنی چاہیے نہ بہت زیادہ نرمی بہتر ہے اور نہ ہی بہت زیادہ سختی۔

ہر چل کہ گفتگوم ترا بنویس اندر جان و دل
محتاج نے گردی گہے ہر روز یابی صد گہر

باب چہل و دوم در بیان توانگری میگوید

اسباب ثروت جملگی سی چیز دانی بیشکے
گر تو کنی آں چیزہا گنجے بیابی بیشتر
دائم گذاری چاشت را ترکش نہ گیری ہیچگہ
روزہ بداری بیض را باشی بخانہ یا سفر
پیوستہ خیزی صبحدم ہرگز نخسپی آں زماں
تسبیح گوئی ذکر ہم غفراں بخواہی ہر سحر
شکر خدا گو ہر زماں مصحف بخر از مال خود
میخر کماں تازی ہمیں خدمت بکن مادر پدر
سورہ جمعہ شبہا بخواں میخواں مزمل روز و شب
دائم بخوانی واقعہ از بعد مغرب خوب تر

لے چل چالیس بنویس لکھ لے محتاج حاجت مند گہے کبھی صد گہر سو موتی، بہت نفع لے باب چہل دوم بیالیسواں باب ... توانگری مالداری سے ثروت مالداری جملگی تمام مجموعی طور پر سی تیس گنج خزانہ کے دائم ہمیشہ گذاری تو ادا کرے چاشت یہ نماز ایک پہر دن گزرنے سے نصف النہار تک پڑھی جاتی ہے کم از کم چار رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت، جب سورج ایک دو نیزہ بلند ہو تو دو رکعت نماز اشراق پڑھی جاتی ہے ترکش نہ گیری تو اسے نہ چھوڑے بیض قمری مہینہ کی تیرہ چودہ اور پندرہ کے روزے، ان دنوں کی راتیں خوب روشن ہوتی ہیں (ف) نماز چاشت اور ایام بیض کے روزوں کا ثواب بہت ہے اور باعث خیر و برکت شہ پیوستہ ہمیشہ خیزی تو اٹھ صبحدم صبح کے وقت نخسپی تو سوئے تسبیح سبحان اللہ کہنا غفراں مغفرت، بخشش سحر سحری۔ (ف) دن رات میں کم از کم ستر بار تسبیح پڑھنی چاہیئے، سحری کی دعا مقبول ہے حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ اس وقت ارشاد فرماتا ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ میں قبول کروں کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اسے بخش دوں، حدیث میں یہ استغفار پڑھنے کا حکم ہے استغفر اللہ العظیم لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ جو شخص پڑھے گا اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو بخش دیئے جائیں گے لے مصحف قرآن پاک بخر اور میخر خرید کماں تازی عربی کمان (ف) اللہ تعالیٰ کا شکر نعمت کی زیادتی کا موجب ہے ارشاد ربانی ہے لئن شکرتم لازیدنکم، قرآن پاک کا گھر میں رکھنا باعث برکت ہے اور اس کا حق یہ ہے کہ تلاوت کی جائے، تیر کمان اپنے پاس رکھنا سنت ہے اور جہاد کی تیاری، والدین اگرچہ غیر مسلم ہوں پھر بھی ان کی خدمت کرنی چاہیے وصاحبھما فی الدنیا معروفا دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح زندگی گزار شہ (ترجمہ) رات کو سورۂ جمعہ، دن رات میں کسی وقت سورۂ مزمل اور مغرب کے بعد سورۂ واقعہ پڑھنی چاہیے باعث خیر و برکت ہے (ف) یہ ترتیب کتب مشائخ میں لکھی ہوئی ہے ۱۲ شرح۔

موزہ چو پوشی کفش پا باید کہ پوشی زرد را
ناخن چو خواہی گر بری در روز پنجشنبہ ببر
چوں تو بپوشی خاتمے پوش از عقیق ای جان من
محجوب خواہد دست تو دستے بدہ مقصد ببر
عہدے کہ بکنی با کسے نقضش مکن اے جان من
جاروب در مسجد بزن مالے بیابی بیشتر
حجے بکن از بہر حق می کن زیارت مصطفےٰ
اندر تجارت صدق را کن پیشوا و رہبر
در خانہ داری سرکہ را خالی مکن خانہ ازو
برکت چہ خواہی مال را رد گوسفندے نو دو خر
غسل جمعہ دائم بکن خاصہ کہ غسل اربعا
در روز عاشورہ بپز اضعاف ایام دگر
آمیز جو گندم بہم انگہ ازاں نانے بپز
غلہ کہ داری کیل کن از وزن کن کلی حذر

لے کفش پاجوتا پنجشنبہ جمعرات تبرکات (ف) سولہویں باب میں گزر چکا ہے کہ موزہ اور جوتا زرد یا سرخ پہننا چاہیے سیاہ پہننے سے غم و اندوہ آتا ہے، ناخن کاٹنے کے لیے جمعہ کا دن بہتر ہے حدیث شریف میں ہے جمعہ کے دن ناخن کاٹو بلا کی ستر قسمیں انتقال جائیں گی ۱۲ شرح سے بپوشی تو پہنے خاتم انگوٹھی عقیق مشہور پتھر محجوب نابینا ببر لے جا (ف) حدیث شریف میں ہے عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ وہ بابرکت ہے نابینا اگر راہنمائی چاہے تو اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے مقصد تک پہنچانا چاہیے یہ بھی باعث برکت ہے ۱۲ شرح سے عہد وعدہ نقض توڑنا جاروب جھاڑو (ف) ارشاد ربانی ہے اوفوا بالعقود وعدہ پورا کرو حدیث شریف میں وعدہ خلافی کو منافقوں کی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے، مسجد کی صفائی، اس میں چراغ جلانا، صف بچھانا، استنجے کے لیے ڈھیلے مہیا کرنا باعث برکت ہے سے مسلمان عاقل و بالغ آزاد پر عمر میں ایک دفعہ حج کرنا فرض ہے بشرطیکہ اس کے پاس آمد و رفت کی سواری، کھانے پینے اور دیگر ضروریات کے اخراجات ہوں اور واپسی تک اہل و عیال کا خرچ بھی دے سکے، حضور سید کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اہم ترین واجبات میں سے ہے حدیث شریف میں ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی میری شفاعت اس کے لیے واجب ہو گئی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو النیرۃ الوضیۃ از امام احمد رضا بریلوی و جواہر البیان از مولانا شاہ نقی علی خاں قدس سرہما تجارت کی بنیاد سچ پر ہونی چاہیے شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ شارح کے نسخہ میں "صدقہ" ہے یعنی تجارت کے دوران صدقہ دینا چاہیے کہ باعث خیر و برکت ہے شہ گوسفند بکری خر گدھا (ف) حدیث شریف میں ہے جس گھر میں سرکہ ہے اس گھر والے محتاج نہیں ہیں، بکری بھی بابرکت جانور ہے محنت کم اور فائدہ زیادہ لے خاصہ خاص طور پر اربعا بدھ عاشورہ دس محرم بپز پکا اضعاف کئی گنا زیادہ (ف) غسل کسی دن بھی ممنوع نہیں لیکن جمعہ کے روز سنت ہے، بدھ کے دن باعث برکت ہے، غسل عیدین اور عرفہ کا ذکر اس لیے نہیں کہ وہ سال میں ایک دفعہ ہے عاشورہ کے دن وسعت رزق کا بیان باب میں گزر چکا ہے شہ آمیز ملا بہم آپس میں بپز پکا کیل پیمانہ سے ناپنا وزن تولنا (ف) چونکہ انبیائے کرام علیہم السلام اکثر جو تناول فرماتے رہے ہیں اسلئے گندم میں جو ملا لینے چاہئیں نیز شریعت میں تمام غلے کیلی ہیں اس لیے ان کے تولنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۱ بشو دھو، تونگر: مال دار، تنہا: اکیلا، زن: بیوی (ف) کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا سنت اور باعث برکت ہے البتہ اگر روٹی خشک ہے ہاتھ سے کچھ نہیں لگا تو صرف پہلے دھونا کافی ہے، شادی کرنا باعث برکت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے نیز پاکدامنی کا سبب ہے ۲ ہشدار ہوش رکھ، ہش مخفف ہوش جملہ تمام تخلیل خلال کرنا دندان دانت بنویس لکھ دے ۳ باب چہل و سوم تینتالیسواں باب موجبات اسباب بہشت جنت ۴ مقام جگہ صالحاں جمع صالح

دستے بشو طعمے بخور گردی تونگر بیشکے
تنہا چو باشی زن بکن بسیار یابی مال و زر
ہر شی کہ گفتم پیش تو ہشدار جملہ کن عمل
تخلیل دنداں ہم بکن بنویس اندر دل جگر

باب چہل و سوم در بیان موجبات بہشت

جنت مقام صالحاں آنگاہ یابی جانِ من
بکنی عمل از بہر آں ہر روزگارے خوب تر
اعمال جنت داں بسے حدے ندارد ہم حصر
زاں جملہ گویم پیش تو آں بیست و ہفت کن اے پسر
اول بگوئی کلمہ را از صدقِ دل ہم خالصاً
باشد بر آں ثابت قدم مدت حیاتِ از عمر
شادی رساں بر مومناں طعمے بدہ از بہر حق
پوشی لباسِ مغفرت آئی بجنت ہشت در

نیک آنگاہ اس وقت ہر روزگارے ہر زمانہ تمام زندگی خوب تر بہت اچھا (ف) اعمال صالح پر اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے عام آدمی اس لیے نیک کام کرے کہ جہنم سے بچ جائیں اور جنت میں چلا جائیں لیکن خواص اور صادقین اس لیے نیک کام کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے کہ اسکے برابر کوئی نعمت نہیں ہے ۵ اعمال جنت وہ عمل جن کی برکت سے مومن جنت میں جائے گا حصر شمار بیست و ہفت ستائیس (ف) اعمال جنت اگرچہ بہت ہیں مثلاً صدرحمی حق ہمسایہ کی رعایت لیکن مصنف نے ضبط کے لئے ستائیس ذکر کئے ہیں ۶ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں خالصاً محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے (ف) سب سے پہلے کلمہ طیبہ پڑھنا اور اسے دل سے بخوشی ماننا اور تا زندگی اس پر قائم رہنا ہے، جو شخص صرف زبان سے کلمہ پڑھتا ہے اور اسکے دل میں انکار ہے وہ منافق ہے اسکا ٹھکانہ جہنم کا سب سے نچلا طبقہ ہے اور جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر جائے وہ مرتد ہے اور جنت سے محروم، جنت صرف حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کا مقام ہے ۷ شادی خوشی رساں پہنچا، پوشی تو پہنے گا مغفرت بخشش بہشت در آٹھ دروازے (ف) حدیث شریف میں ہے جنت کے اسباب میں سے ایماندار کا دل خوش کرنا ہے تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دو، کھانا کھلانا بھی اسباب جنت سے ہے حدیث شریف میں ہے اسباب جنت میں سے کھانا کھلانا، ہر کسی کو سلام کہنا اور اچھی گفتگو ہے۔

۱ اکرام عزت غزوہ جہاد در جنگ راز مکشا نہ کھول، ظاہر نہ کر بشر انسان (ف) بعض علماء نے کہا مسلمانوں کی تین خصلتیں ہیں اکرام الضیف والصوم فی الصیف والضرب فی سبیل اللہ بالسیف (۱) مہمان کی عزت (۲) گرمیوں میں روزہ رکھنا (۳) جہاد۔ جہاد کی فضیلت میں آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ بے شمار وارد ہیں، حدیث شریف میں ہے کسی شخص کے لئے ایسی چیز کا اظہار حلال نہیں جس کے اظہار کو اس کا ساتھی پسند نہیں کرتا، جب تمہارے پاس کوئی شخص بات کرکے چلا جائے تو اس کی بات تمہارے پاس امانت ہے ۱۲ شرح ۲ زحمت تکلیف آدمی انسان مصائب جمع مصیبت نہاں پوشیدہ (ف) تکالیف و مصائب کے بیان سے مخلص دوست آزردہ ہوں گے اور دوسرے تنگدل ہوں گے اور دشمن خوش اس لئے اخفاء ہی بہتر ہے ۳ صالح نیک حور جنتی تو بیٹھے گا کو جو دراصل کہ او تھا بد بتر برائی بہت برائی (ف) ارشاد ربانی ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے جنات الفردوس مہمانی ہیں ۴ شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مردی اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ

۵ سواد سیاہی، وہ سیاہی جو دل کے اندر ہوتی ہے، مراد یہ ہے کہ دل کی گہرائی میں، درویش اصل میں در آویز دروازے سے لٹکنے والا، تھا تخفیف کے بعد در و یز یا دا و کو شین سے تبدیل کیا درویش بن گیا فقیر گدا فرمائی تو حکم دے (ف) حدیث شریف میں ہے سائل کا حق ہے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، (۶) کا کام یہ ہے کہ خود مشقت اٹھا اور دوسروں کے لئے آسانی مہیا کرے ۶ داری نگہ محفوظ رکھ فرج شرمگاہ زنا بدکاری فحش برہنہ گفتگو محظور ممنوع شبہ مشتبہ حذر پرہیز (ف) حدیث شریف میں ہے جو مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) امانت (۴) شرمگاہ (۵) پیٹ (۶) زبان ۷ ہمسایہ پڑوسی پرسی خبر گیری پوچھ دائماً ہمیشہ شادی خوشی غم پریشانی ۸ خشم غصہ فرو خور پی جا عفو بخشا صوفیاں جمع صوفی جس نے اپنے آپکو یادِ خداوندی کیلئے وقف کر دیا ہو۔ ہم۔

مہماں را اکرام کن غزوے بکن با کافراں
رازے بگوید چوں کسے آں سر مکشا بر بشر
زحمت چو آید پیش تو ہرگز مگو با آدمی
جملہ مصائب ہم چنیں داری نہاں اندر جگر
صالح چو بکنی کارہا با حور نشینی در جناں
احسان بکن با آں کسے کو با تو کردہ بد بتر
اندر سوادِ جان و دل درویش مسکیں جائے دہ
فرمائی کارے نفس را از کارہائے سخت تر
داری نگہ فرج از زنا فحشے نیاری بر زباں
محظور شبہ طعم را یابی ازاں بکنی حذر
ہمسایہ پرسی دائماً باشد بشادی یا بغم
بیمار را پرسی بسے جنت بیابی اے پسر
خشمے فرو خور جانِ من عفوے بکن بر مرداں
با صوفیاں دائم نشیں ذکرے بگو شام و سحر

۱؎ بدہ = دلا (ف) ارشاد ربانی ہے اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل جب تم لوگوں میں جھگڑا کرو تو عدل و انصاف سے حکم کرو ۲؎ گذاری تو ادا کر نخواہی تو نہ مانگ تحمید اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سحر سحری کے وقت (ف) حدیث شریف میں ہے جس شخص نے عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں اسکے لئے جہنم سے ڈھال ہوں گی۔ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز نہ کرنا توکل ہے اور ذریعہ مغفرت ہے سحری کے وقت تسبیح و تہلیل وسیلہ جنت ہے ارشاد الٰہی ہے فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون اللہ تعالیٰ کے لیے پاکیزگی ہے جس وقت تم شام کرتے ہو اور صبح کرتے ہو ۳؎ کرسی آیۃ الکرسی طبل زناں ڈھول بجاتے ہوئے، خوشی سے خبر حدیث شریف (ف) ہر فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑھو اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جنت میں جاؤ مراقی الفلاح میں ہے کہ فرائض اور نوافل کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیے ۴؎ باب چہل و چہارم چوالیسواں باب موجبات واجب کرنے والی چیزیں ۵؎ مفسداں جمع مفسد فسادی ملحداں جمع ملحد بے دین ساکن رہنے والا بیشتر زیادہ (ف) جہنم کافروں کے لئے بنائی گئی ہے اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ مسلمان اگر جہنم میں بھیجا گیا تو وہ ایک وقت تک اس میں رہے گا ۶؎ نہ صد نہ نود نو سو ننانوے سقر جہنم (ف) یہ تناسب مسلمانوں کا ہے کافر اور منافق تو سب کے سب جہنم میں ہوں گے، مصنف کی مراد معین تعداد نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ عورتیں کثرت سے جہنم میں ہوں گی حدیث شریف میں ہے رأیت اکثر اھلھا النساء میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی عرض کیا گیا اسکا سبب کیا ہے فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں۔ اگر تو طویل مدت ان پر احسان کرے پھر وہ تجھ سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھیں تو کہیں گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔ ۷؎ مردم لوگ سوزند جلیں گے سالہا کئی سال، موجب سبب ایک نسخہ میں ہے موجز، مختصر (ف) جہنم میں جانے کے اسباب اگرچہ بہت ہیں لیکن ضبط کے لئے مصنف نے چوبیس ذکر کئے ہیں۔

از ظالماں مظلوم را فوراً بدہ انصاف را[1]
کلمۂ شہادت در وضوے گو ہمے جانِ پدر
دائم بکن سنت ادا چوں تو گذاری عصر را
چیزے نخواہی از کسے تحمید گوئی ہر سحر
از بعد[3] ہر فرضے بخواں کرسی بصدق اے جانِ من
طبلِ زناں جنّت برو آمد چنیں اندر خبر

باب[4] چہل و چہارم در بیان موجبات دوزخ و اسبابِ آں

دوزخ برائے کافراں ہم مفسداں[5] ہم ملحداں
باشند ساکن اندراں عورت ز مرداں بیشتر
از مرد[6] نہ صد نہ نود از ہر ہزارے در جناں
نہ صد نود و نہ ۹۹۹ از زناں از ہر ہزارے در سقر
مردم[7] کہ در دوزخ روند سوزند آنجا سالہا
موجب بگویم پیش تو بشنو ز من ایں مختصر

۱؎ بست بیس با چار ضم چار کے ساتھ متصل یعنی چوبیس اندیشہ فکر، غور ۲؎ شرک اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرح عقائد میں ہے کہ کسی کو واجب الوجود ہونے یا مستحق عبادت ہونے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا شرک ہے، وہابیہ کا بہت بڑا ظلم ہے کہ بات بات پر مسلمانوں کو مشرک قرار دیتے ہیں حق اللہ تعالیٰ دائم ہمیشہ سوزد جلے گا ۳؎ حُقّے پہلا حرف مضموم اسّی سال وقتے ایک وقت یعنی ایک فرضی نماز (ف) ارشاد ربانی ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ اللہ تعالیٰ شرک معاف نہیں فرمائے گا ۴؎ متابع فرمانبردار شہوت خواہش عجب پہلا حرف مضموم اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جاننا خوب تر بہت اچھا ۵؎ امر حکم نارد بجا بجا نہیں لاتا مصاحب ہمنشیں فاسقاں جمع فاسق نافرمان تحقیر تنقیص، تذلیل۔ سائلاں جمع سائل فقیر، بھکاری نفر ڈانٹ (ف) ارشاد الٰہی ہے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ جو شخص خدا اور رسول کی نافرمانی کرے گا اسکے لئے جہنم کی آگ ہے، نیز فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ مانگنے والے کو ڈانٹ پھٹکار نہ کرو، حدیث شریف میں ہے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے لہٰذا دیکھ لینا چاہیے کہ کسے دوست بنا رہا ہے ۶؎ عمداً قصداً رد جواب دینا نمام چغلخور (ف) جمعہ و جماعت کی اہمیت اس سے پہلے گزر چکی ہے، سلام کا جواب دینا واجب ہے اسکا تارک عذاب اخروی کا مستحق ہے چغلخور کے متعلق حدیث شریف میں ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ نَمَّامٌ ۷؎ وام قرض ستاند لیتا ہرگز بالکل نخواہد نہیں چاہتا تا دہد کہ دے تنابز برے نام رکھنا القاب جمع لقب وہ نام جو مدح یا ذم پر دلالت کرے لشکر انسان (ف) جو شخص قرض لے اور اس کی نیت ہی یہ ہے کہ واپس نہ کرے وہ مستحق عذاب ہے اور اگر اس کی نیت واپسی کی تھی لیکن وہ واپس نہ کر سکا اور مرگیا تو اسے عذاب نہ ہوگا، کسی کا اچھا نام رکھنا جائز ہے برا نام رکھنا حرام ہے ارشاد ربانی ہے ولا تنابزوا بالالقاب ۸؎ مناہی جمع منہی ممنوع دلیری جرأت (ف) شریعت مبارکہ نے جن امور سے منع کیا ہے ان میں جرأت کرنا اور مہمان کو برا جاننا موجب عذاب ہے، مہمان تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے وہ جو کچھ کھائے گا اپنی قسمت کا کھائے گا۔

اسباب دوزخ جملگی بست[1] بداں با چار ضم
اندیشہ کُن در ہر یکے جاناں بکن کلّی حذر
شرکے[2] چو آرد کس بحق دائم بسوزد آں کسے
حُقّے بسوزد اندراں از فوت وقتے[3] اے پسر
بخلے کند با ہر کسے باشد متابع[4] شہوتے
عُجبے کند بر مرداں خود را بداند خوب تر
امر[5] خدا نارد بجا باشد مصاحب فاسقاں
تحقیر بکند اہل دیں بر سائلاں کردہ نہر
ترکِ[6] جماعت ہم جمعہ عمداً بگیر دجانِ من
نے رد سلامی او کند نمّام باشد بے خبر
وامے[7] ستاند از کسے ہرگز نخواہد تا دہد
گوید تنابز در لقب کس را چو بیند از لشر
اندر[8] مناہی جملگی بکند دلیری ہا بسے
مہماں بدارد دشمنے آید چو او را پیش در

نوحہ کند بر مُردگاں سینہ خماشد خد وخط
پارہ کند ہم جامہا یا خود تراشد موئے سر

نخورد ربوا او دائما در پس بدی گوید ترا
بکند حسد بر جملگی از کبر نارد کس نظر

اسباب دوزخ بیحد ست گفتن شمردن کے تواں
گردد ہزاراں از ورق وقتیکہ گویم مختصر

ناگہ ازاں دوزخ اگر مقدار یکسر سوزنے
گردد کشادہ در جہاں میرند از گرمی بشر

بشنو ز اوّل وصف کاں ہست آساں از ہمہ
ماراں در و چوں اژدہا کژدم در و ہچوں شتر

دُمہائے کژدم نیزہ ہا چوں پر زہر ہا گونا گوں
پس ہست سی صد قلعہا در ہر دُمے پُر از زہر

گرز ہر یک قلعہ فتد اندر جہاں یکبارگی
تا شرق وغرب از بوئے او میرند کلی جانور

از مار بنہادش درد چوں کوہ عالی ہچو قاف
درحال گردد آں جبل از ریگ ہم باریک تر

ے نوحہ رونا چلانا خماشد چھیلتا ہے خد رخسار خط بال پارہ ٹکڑا تراشد مونڈتا ہے (ف) حدیث شریف میں ہے سب سے پہلے جس نے میت پر نوحہ کیا اور سب سے پہلے گانا گایا ملعون ابلیس تھا ے ربوا سود اکھا ہمیشہ در پس پیچھے بدی برائی یعنی پس پشت برائی کو غیبت کہتے ہیں حسد کسی کی نعمت دیکھ کر جلنا اور آرزو کرنا کہ زائل ہو جائے کبر تکبر نارد نہیں لاتا سے بیحد بے حساب شمردن گننا کے تواں کب ہو سکتا ہے (ف) چونکہ دوزخ کے اسباب بے شمار ہیں اس لیے چند شعر بعد اجمالی طور پر بیان کریں گے کہ نجات کے لیے اہم بات کیا ہے؟ ے ناگہ اچانک سر سوراخ سوزن سوئی گردد کشادہ کھل جائے میرند مر جائیں گے (ف) جہنم کی گرمی اتنی شدید ہے کہ اگر سوئی کے ناکے جتنا سوراخ ہو جائے تو گرمی سے تمام انسان مر جائیں ے بشنو سُن اوّل ابتدا ز آساں معمولی ماراں جمع مار سانپ اژدہا بہت بڑا سانپ کژدم بچھو در اصل کجدم تھا (ٹیڑھی دُم والا) شتر اونٹ ے نیزہ ہا جیسے نیزوں کی طرح پر زہر زہروں سے بھرے ہوئے گونا گوں قسم قسم کی صد سو ہزار بے شمار ے یکبارگی یکدم شرق مشرق غرب مغرب میرند مر جائیں کلی تمام جانور جاندار ے مار سانپ بنہادش زہر رکھے (ف) دونوں جہان میں بھی جب جہنم کا سانپ اپنا زہر جہان میں چھینکے کوہ عالی بلند پہاڑ قاف وہ عظیم پہاڑ جس نے زمین کے اکثر حصے کا احاطہ رکھا ہے درحال اسی وقت جبل پہاڑ ریگ ریت (ف) جہنم کے سانپ کا زہر اتنا تیز اور شدید ہے کہ اگر کوہ قاف پر گرے تو اسے ریزہ ریزہ کر دے۔

ے موجب واجب کی ہوئی چیز لازم بیائی تو آئے جاں مع جنت امر حکم شہوت خواہش نفسانی ... نجات اور جنت میں داخل ہونے کے لیے مختصر طور پر اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ... کے اوامر ونواہی کی تعمیل کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو اور کھانے پینے ... خواہش نفس سے اجتناب کیا جائے کیونکہ اکثر گناہ خواہش نفس کی بنا پر ہوتے ہیں، دوسری بات آئندہ شعر میں ہے

موجب بگویم یک سخن تا تو بیائی در جناں
امر خدا آری بجا گلی ز شہوت کن حذر

می باش خامش روز و شب سُخنے مگو بے فائدہ
نرمی بکن با جملہ کس خدمت بکن مادر پدر

باب چہل وپنجم در بیان دہ سنن ابراہیم ومسائل متفرقات

دہ چیز دانی از سُنن سنت خلیل پیشوا
واجب شدہ بر اتباع ہم مومناں جملہ بشر

داں فرق کردن موئے سر از ناصیہ تا در قفا
مردم مخیر شد بریں فرقے کند یا حلق سر

کعبہ رسیدی حلق کن باشی مخیر بعد ازاں
در غیر کعبہ حلق بہ الا بداری خوب تر

[illegible]

اختیار رہا چاہا حلق مونڈنا (ف) سر کے بال رکھنے اور منڈوانے کا مرد کو اختیار ہے اگر بال رکھے تو درمیان میں مانگ نکالنا سنت ہے، عورت کے لیے مردوں کی مشابہت کے لیے بال کٹوانا حرام ہے ... میں نکالنا جس طرح کہ آج کل عام ہے، یا اس کا عکس ... حج یا عمرہ کیا اسے بعد میں بالوں کا منڈوانا افضل ہے اور اگر پورے سر کی مقدار کٹوائے تو بھی جائز ہے احرام سے باہر آ جائے گا ... کا احرام نہیں باندھا تو اختیار ہے رکھے یا منڈوائے۔

سبلت بر چو ابروان یا پست کن اے جانِ من
حلقے در او جائز بداں نزدیک علماء معتبر

مسواک میکن ہر وضو میچیں ہمیں موئے بغل
گر حلق بکنی ہم روا چیدن بود زاں خوب تر

ختنہ بکن فرزند را چوں ہفت سالہ او شود
یابی ثوابے از خدا چندانکہ ناید در حصر

حلقے بکن در شرمگاہ بایدِ نداری تا چہل
فارغ چو از حاجت شوی سنگے بگیر آں یا مدر

بے بکن اندر دہاں ہم آب بینی در وضو
ہر دہ کہ گفتم پیش تو یادش بکن اے نامور

قصدِ لواطت چوں کند کس با کنیزک یا حرم
باشد روا او را کشد دفعے کند از خود ضرر

باشد روا منکوحہ را ہم شوی کشتن در شرع
در حیض چوں قصدے کند خوفے ندارد از قذر

لہ سبلت مونچھ حلق مونڈنا (ف) مونچھیں قینچی سے کاٹی جائیں ابرو کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی رکھی جائیں، اتنا ہو کہ اوپر والے ہونٹ کا کنارا ظاہر ہو جائے، مونڈنے کے بارے میں تین قول ہیں (۱) بدعت (۲) سنت (۳) جائز حدیث شریف میں پہلے انبیاء کی دس سنتوں میں مونچھوں کے پست کرنے کا شمار ہے، داڑھی ایک مشت کے برابر رکھنا واجب ہے جیسا کہ شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا لہ بچیں تو چن، نوچ (ف) وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت، سو کر اٹھنے، سونے، کھانے اور تلاوت کے وقت مسواک مستحب ہے، بغل کے بال مونڈنا جائز ہے لیکن نوچنا افضل ہے سہ ختنہ لڑکے کی شرمگاہ سے اتنا چمڑا کاٹ دینا کہ حشفہ ظاہر ہو جائے ہفت سات (ف) بارہ سال کی عمر تک بچے کا ختنہ کیا جا سکتا ہے اس میں بے شمار ثواب ہے کہ سنت ہے، تمام انبیاء پیدائشی طور پر ختنہ کیے ہوئے تھے، البتہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بحکم خداوندی اسی سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا لہ حاجت قضائے حاجت سنگ پتھر مدر کچی اینٹ (ف) موئے زیر ناف کے صاف کرنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہیں ہونی چاہیے قضائے حاجت کے بعد پتھر یا ڈھیلا استعمال کرنا چاہیے اسکے بعد پانی استعمال کرنا افضل ہے اگر مخرج کے اندر گرد درہم سے زیادہ نجاست لگی ہو، ھہ دہاں منہ بینی ناک (ف) وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے اور غسل میں فرض لہ قصد ارادہ لواطت غیر فطری عمل کنیزک لونڈی حرم بیوی روا جائز کشد قتل کرے ضرر تکلیف (ف) یہ مسائل متفرقہ کا بیان ہے، چونکہ لواطت مطلقاً حرام ہے اس لیے اگر کوئی شخص اپنی بیوی یا لونڈی سے جبراً لواطت کرنا چاہے اور اس کے بچنے کی اور کوئی صورت نہ ہو تو اسے قتل کرنا اور اپنی جان بچانا جائز ہے لہ روا جائز منکوحہ بیوی شوی شوہر کشتن قتل کرنا قذر گندگی، نجاست (ف) اگر شوہر بحالت حیض میں قربت کرنا چاہے اور اسے دفع کرنے کی اور کوئی صورت نہ ہو تو اسے قتل کرنا جائز ہے۔

ہم چنیں باشد روا گر قصد کشتن کس کند
او را کشد پیشیش ازاں واجب نہ چیزے بل ہدر

پنجے بداں از موذیاں باشند در حل و حرم
ہر پنج را موذی بداں موذی بکشش حکم خبر

زاغ و حداۃ و کلب ہم مردم گزد ہر ساعتے
کژدم چہارم موش ہم اندر مشارق کس نظر

ہر جا کہ بینی موذیے آدم بود یا جانور
در حال کشش ہم در زماں ہر گہ بروی یابی ظفر

گربہ کبوتر را کشد قیمت نصابش دہ درم
یا خود زیانے او کند اکثر چو آید در حجر

جائز بداں ہم کشتنش میراں بحلقش کاردے
اما اگر کس بگذرد یابد ثوابے بیشتر

در حرّہ خواہی تا دہی از فرج بیروں آب را
رخصت طلب در جاریہ اذنش ز مولیٰ معتبر

لہ چنیں ایسے ہی بلکہ ہدر ضائع (ف) اگر کوئی شخص دوسرے کو قتل کرنا چاہے تو دوسرے شخص کے لیے واجب ہے کہ اپنی جان بچانے کے لیے حملہ آور کو قتل کر دے لہ موذیاں تکلیف دینے والے حل حرم شریف کے ماسوا جگہ حرم مکہ مکرمہ کی حدود میں واقع جگہ جہاں شکار کرنا حرام ہے، ایک نسخہ میں ہے "پنجے بدانی فاسقاں باید کشتن حل و حرم" بکشش قتل کر خبر حدیث شریف لہ زاغ کوا حداۃ گدھ کلب کتا یعنی کاٹنے والا، گزد کاٹتا ہے کژدم بچھو موش چوہا مشارق الانوار حدیث کی کتاب (ف) حدیث شریف میں ہے پانچ جانور فاسق ہیں محرم انہیں حل و حرم میں قتل کرے تو حرج نہیں چوہا، گدھ، سانپ، بچھو اور بھیڑیا، مشارق الانوار کی روایت میں بھیڑیے کی جگہ کاٹنے والا کتا ہے لہ آدم انسان ظفر کامیابی، غلبہ (ف) مصنف فرماتے ہیں کہ ہر موذی کا قتل جائز ہے خواہ انسان ہو یا جانور، مثلاً چور، ڈاکو، جادوگر وغیرہ ھہ گربہ بلی ایک نسخہ میں ہے "کبوتر چوں کشد" زیاں نقصان حجر جمع حجرہ (ف) بلی اگر کبوتروں یا مرغیوں کو ہلاک کر دے اور ان کی قیمت دس درہم ہے یا گھر والوں کو اس سے زیادہ نقصان کرے تو اسے قتل کرنا جائز ہے اور بہتر ہے کہ اسے چھری سے ذبح کر دے لہ کشتن قتل کرنا میراں چلا از راندن حلق گلا کارد چھری بگذرد معاف کر دے بیشتر بہت زیادہ (ف) بلی اگر نقصان کرے تو اگرچہ اس کا مار ڈالنا جائز ہے لیکن معاف کر دینا بہتر ہے عہ حرّہ آزاد فرج شرمگاہ آب منی، رخصت اجازت طلب مانگ صیغہ واحد حاضر فعل امر از طلبیدن ایک نسخہ میں ہے "گر جاریہ" جاریہ لونڈی اذن اجازت مولیٰ آقا (ف) عمل زوجیت کے بعد پانی باہر بہانے کو عزل کہتے ہیں منکوحہ عورت اگر آزاد ہے تو اس کی اجازت ہونی چاہیے اور اگر کسی کی لونڈی سے نکاح کیا ہے تو مولیٰ سے اجازت لی جائے۔

[1] اسقاط کردن ساقط کرنا رخصتے اجازت گر تو بداری اگر تو حمل کو باقی رکھے خوب تر بہت اچھا ہے (ف) حمل ٹھہرنے کے ایک سو بیس دن بعد اس میں روح ڈالی جاتی ہے اس سے پہلے عورت کی صحت کے پیش نظر دوا یا آپریشن کے ذریعے حمل ساقط کرنا جائز ہے [2] میخواں پڑھ نجومے علم نجوم جس میں ستاروں کی ہیئتوں خواص اور رفتار سے بحث کی جاتی ہے بدانی تو معلوم کرے (ف) علم نجوم حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانہ میں نازل ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں منسوخ ہو گیا، منجم اگر ستاروں کو موثر حقیقی مانتا ہے اور سعادت و شقاوت ان سے مانتا ہے تو کافر ہے اور اگر موثر حقیقی اللہ تعالیٰ کو مانے اور ستاروں کو علامت مانے تو مومن ہے، مصنف فرماتے ہیں علم نجوم میں انہماک نہ چاہیے، اتنے معلوم ہوں کہ شادی اور سفر کے لیے اوقات سعیدہ، اوقات نماز اور جہت قبلہ معلوم کر سکے [3] بستاں لے صیغہ واحد حاضر فعل امر از ستاندن ہدایا جمع ہدیہ، تحفہ قاضی جج ملک بادشاہ (ف) ہدیہ قبول کرنا اس وقت جائز ہے جب دنیاوی غرض حائل نہ ہو قاضی اور بادشاہ کو ہدیہ قبول کرنے سے اجتناب چاہیے کہ اس میں پیش کرنے والے کی دنیاوی غرض ہوگی البتہ جو رشتہ دار اور دوست پہلے بھی ہدیے پیش کرتے رہے ہوں ان سے قبول کرنا جائز ہے، مستحب یہ ہے کہ جواباً اس جیسا یا اس سے بہتر ہدیہ دیا جائے [4] سلطاں بادشاہ فتوح عطیہ، تحفہ، بستاں لے ناوجہ ناجائز نوع قسم دوست تر بہت محبوب (ف) شاہی عطیہ اگر بیت المال سے ہے اس کا لینا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ دے اسی طرح اگر مال حلال سے ہے تو اس کا لینا جائز ہے اور اگر معلوم ہو کہ مال مغصوب ہے یا جو مال حلال سے مخلوط بھی نہیں ہے تو اس کا لینا ناجائز ہے [5] رد واپس کرنا فاقہ بھوک، محتاجی مبتلا گرفتار نامور مشہور (ف) تحفہ تحائف کا رد کرنا فقر و فاقہ کا موجب ہے بعض مشائخ کمال تورع کی بنا پر قبول نہیں فرماتے تھے، بہتر یہ ہے کہ قبول کرے اور غربا و فقراء پر تقسیم کر دے [6] یکسر یکدم مرو نہ جا سوئے شاں گھر والوں کی طرف (ف) افضل یہ ہے کہ مسافر جب سفر سے واپس آئے تو دن میں چاشت کے وقت گھر آئے اور آمد سے پہلے اطلاع دے تاکہ اہل و عیال صفائی اور آراستگی کا اہتمام کر لیں۔

[1] اسقاط کردن حمل را جائے نباشد چوں درو
کردند بعضے رخصتے گر تو بداری خوب تر
[2] میخواں نجومے آں قدر تا تو بدانی وقت را
تزویج کردن قبلہ ہم دیگر برفتن در سفر
[3] بستاں ہدایا چوں کسے بدہد ترا بہر خدا
قاضی چو باشی یا ملک از ہدیہ ہا می کن حذر
[4] سلطاں فتوحے چوں دہد فی الحال بستاں خرج کن
ناوجہ بینی رد بکن ایں نوع باشد دوست تر
[5] رد فتوحے گر کنی گردی بفاقہ مبتلا
رد فتوحے کردہ اند بعضے مشائخ نامور
[6] چوں تو بیائی از سفر یکسر بخانہ در مرو
اول خبر کن سوئے شاں انگہ بیائی صحن در

[1] کہنہ پرانا مصحف قرآن پاک سودہ گھسا ہوا ریختہ پھٹا ہوا جامہ کپڑا پیچ لپیٹ (ف) قرآن پاک اگر اتنا بوسیدہ ہو جائے کہ پڑھا نہ جا سکے تو اسے کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے، جلایا نہ جائے [2] مبر نہ لے جا حرہ آزاد عورت قوتے طاقت،

(ف) مسلمانوں کا لشکر اگر بڑا ہو جہاد میں عورت خصوصاً جوان عورت کو ساتھ نہیں لے جانا چاہیے مصنف نے حرہ کی قید اس لیے لگائی ہے کہ اس کی عزت زیادہ ہے ورنہ اس حکم میں آزاد اور مسلمان کنیز کا ایک ہی حکم ہے اسی طرح قرآن پاک بھی ساتھ نہ لے جانا چاہیے مبادا کافروں کے ہاتھوں بے حرمتی ہو کتب تفسیر و حدیث و فقہ کا بھی یہی حکم ہے۔ [3] خورانی تو پلائے نیم شب آدھی رات فرزند بیٹا تشنہ پیاسا زنے عورت، بیوی، مغفور بخشا ہوا ہمہ تمام (ف) حدیث شریف میں ہے کامل ترین مومن وہ ہے جو بہت ہی خوش خلق ہو اور اپنے اہل سے بہت ہی لطف و کرم کا معاملہ کرنے والا ہو [4] رنج تکلیف ساعتے ایک گھڑی عیال بیوی بچے اور جن کی کفالت آدمی پر لازم ہو [5] ستاند چھین لے تعدی ستم ظلم مقدار دہ دینار زر سونے کے دس دینار کے برابر ایک نسخہ میں "از دینار" ہے [6] خمر شراب، خوری تو پئے، دیباج دراصل دیبا تھا منقش ریشمی کپڑا پوشی تو پہنے حریر ریشم نیابی تو نہیں پائے گا (ف) ریشم مرد کے لیے اور شراب مرد و زن کے لیے حرام ہے جو دنیا میں یہ چیزیں استعمال کرے گا جنت میں ان سے محروم رہے گا [7] پرکالہ ٹکڑا، جامہا (جمع) افتادہ گرا ہوا کوچہا جمع کوچہ گلی چینی تو چن لے اٹھا لے خستہ گلی ہوئی تمر کھجور (ف) یہ دو شعر شرط ہیں اور آئندہ تیسرا شعر جزا ہے، خلاصہ یہ کہ جس چیز کو مالک استعمال کر کے پھینک دے یا کسی جگہ رکھ دے اور اس کے اٹھانے سے کسی کو منع نہ کرے تو اس کا اٹھانا جائز ہے اور جو اسے اٹھائے گا اس کا مالک ہو جائے گا۔

[1] کہنہ چو بینی مصحفے سودہ شدہ ہم ریختہ
در جامہ پیچ و دفن کن چو مردگاں اندر قبر
[2] مصحف مبر در لشکرے عورت کہ باشد حرہ ہم
لشکر کہ دارد قوتے ایں ہر دو را آنجا مبر
[3] آبے خورانی نیم شب فرزند تشنہ یا زنے
جملہ گناہاں عمر تو مغفور گردد ہم ہدر
[4] رنجے کہ بینی ساعتے بہر عیال و نفس خود
ہم صدقہ باشد نزد حق یابی جزائے بیشتر
[5] ظالم ستاند یک درم خواہ از تعدی یا ستم
یابی ثوابے از خدا مقدار دہ دینار زر
[6] از خمر دنیا چوں خوری دیباج پوشی یا حریر
جامہ نیابی در جناں آنجا نیاشامی خمر
[7] پرکالہ یابی جامہا افتادہ اندر کوچہا
چینی بسے یک جا کنی یا خستہ باشد از تمر

از زرع[1] چینی خوشہا بعد از درودن خصم او
پوست انار و خربزہ جمعے کنی از در بدر
چینند[2] بگیرد نفع آں باشد مباح وہم روا
برداشت چوں شد ملک او در ملتقط میکن نظر
اندر زمینے[3] چوں کسے گاواں نشاند یا غنم
سرگیں شود بیحد جمع پاچک ہمانجا یا بعر
خصمش[4] بخواہد جمع گر نحلے کند بر مردماں
جائز نباشد غیر را اندک بچینند بیشتر
بادام[5] و شکر چوں کسے بدہد کسے را بہر آں
بکند نثارے بر شہاں یا بر عروسے مہ چہر
خوردن[6] نباید داشتن او را روا چیزے ازاں
چیدن نباشد ہم روا بادام باشد یا شکر
خلقے[7] بچیند ہم خورد زاں لوز و جوز و چلغزہ
باشد حلال وہم روا بشنو ز من اے شہ پسر
ملّاے[8] سپارد چوں کسے بر مردمے از بہر آں
تا او دہد صدقہ بسے ہر جا کہ بیند مفتقر

[1] زرع کھیتی چینی تو چنے خوشہا سٹے درودن فصل کا کاٹنا، خصم مالک پوست چھلکا خربزہ خربوزہ از در بدر ایک ایک دروازے سے [2] چینند چنے بگیرد پکڑے ایک نسخہ میں ہے "چینند گیرد" چننے والا پکڑے مباح، روا جائز، برداشت اٹھایا، ملک ملکیت، ملتقط فقہ کی کتاب [3] نشاند بٹھائے غنم بکری سرگیں گوبر پاچک اوپلے بعر مینگنی [4] خصم مالک بخواہد جمع کرے، اگر جمع کرنا چاہے اندک تھوڑا بیشتر زیادہ [5] نثار قربان، نچھاور شہاں جمع شہ بادشاہ عروس دلہن مہ چہر چاند کے چہرے والی [6] خوردن کھانا نباید نہ چاہیے داشتن رکھنا چیزے تھوڑی سی چیز چیدن چننا [7] خلق مخلوق لوز بادام جوز اخروٹ چلغزہ چلغوزہ (ف) اگر کسی کو بادام وغیرہ نچھاور کرنے کے لیے دیے جائیں تو وہ خود نہ تو اس میں سے اپنے لیے رکھ سکتا ہے نہ چن سکتا ہے، دوسرے لوگ چن سکتے ہیں اور کھا بھی سکتے ہیں [8] سپارد سپرد کرے مفتقر محتاج۔

او را[1] حرام است بیشکے زاں مال خوردن یکدرم
درویش باشد گرچہ او ایں ہر دو در خانی نگر
خواہد[2] معلم اجر چوں یا خود مؤذن از اذاں
جائز نباشد در شرع مشروط باشد چوں اجر
برداشتن[3] از مائدہ زلّہ حرام است بیشکے
گر خصم گوید ارفعُو بردار خوش خرم بخور
چُوں[4] تو کسے مہماں شوی در طعم او بخشش مکن
بجز استخواں سگ را مدہ جانانِ من چیزے دگر
مردار[5] باشد پوستے بیش از دباغت بیع او
جائز نباشد در شرع ہم بیع اشعارِ بشر
چوں[6] تو ببینی مردمے گل میخورد منعش بکن
فرعون و ہاماں یکدگر خوردند گلہا بیشتر
بردہ[7] خری چوں گل خورد باریک بینی موئے او
یا خود نشانے چوب و لت اندام او آید نظر

[1] حرام ناجائز خانی فقہ کی کتاب (ف) اگر کسی کو مال دیا جائے کہ فقراء پر صدقہ کردو تو وہ اگرچہ محتاج ہو اس میں سے خود نہیں لے سکتا [2] خواہد طلب کرے، مانگے معلم استاذ مشروط شرط کیا ہوا، طے کیا ہوا، اجر معاوضہ (ف) علم دین کی تعلیم اور اذان دینے پر طے کر کے معاوضہ لینے کو متقدمین ناجائز قرار دیتے تھے اگر از خود کوئی دے تو اس کے لینے میں حرج نہیں، لیکن اب چونکہ تعلیم دین کا وہ ذوق وشوق نہیں رہا نیز عموماً خادمانِ دین کے پاس ظاہری وسائل بھی نہیں ہوتے اس لیے متاخرین نے وقت صرف کرنے کے مقابل معاوضہ طے کرنے کو جائز قرار دیا ہے ۱۲ شرح [3] برداشتن اٹھانا مائدہ دسترخوان زلّہ بچا ہوا کھانا خصم مالک ارفعُو اٹھالو بردار اٹھا (ف) جو کھانا پیش کیا گیا وہ اس میں سے بقدر حاجت کھا سکتا ہے مالک کی صریح اجازت کے بغیر باقی ماندہ اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا، [4] کسے مہمان قلب اضافت دراصل مہمان کسے تھا طعم کھانا بخشش سخاوت استخواں ہڈی سگ کتا مدہ نہ دے (ف) میزبان نے مہمان کو کھانے کی اجازت دی ہے اس لیے اپنے طور پر کسی کو اس میں سے نہیں دے سکتا [5] مردار بشر پوستے اس میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی مردار کی کھال، دباغت رنگنا بیع بیچنا اشعار جمع شعر بال بشر انسان، (ف) مردہ جانور کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے اس لیے رنگنے کے بعد اسے بیچنا جائز ہے پہلے نہیں، انسان کا کوئی سا جز فروخت نہیں کیا جا سکتا سوائے عورت کے دودھ کے جو دوائی کے لیے حاصل کیا جائے [6] گل مٹی (ف)، مٹی کا کھانا حرام ہے خود نہ کھائے اور دوسروں کو منع کرے ایک تو جسمانی طور پر نقصان دہ ہے دوسرا اس کا کھانا کافروں کی عادت ہے البتہ پان میں چونا کا استعمال جائز ہے [7] بردہ غلام خری تو خریدے چوب لکڑی لت ٹانگ (ف) جس غلام میں خریدنے کے بعد عیوب دیکھے اسے واپس کر سکتا ہے۔

دیگر کنیزک طعمہا از دیگراں بے حد خورد
ردّے بکن زیں عیبہا اندر خلاصہ می نگر

مسجد چو بینی تنگ تر باشد زمیں در چپ و راست
بستاں ز خصماں زور کن قیمت بدہ ہم سیم و زر

اصحاب احمد مصطفےٰ از بہر کعبہ ہم چنیں
دادند قیمت خصم را کردند قدرے ہم جبر

ناقص قبائے چوں کنی از بہر مومن مسلمے
تنہا شوی مغفور تو خواند چنیں اندر خبر

کامل قبائے چوں کنی از جان و دل اے جانِ من
پوشی لباسِ مغفرت از خویش ہم مادر پدر

تا میتوانی جانِ من بر مومناں تعظیم کن
فاسق چو بینی مبتدع می کن اہانت بیشتر

چوں مدح فاسق کس کند عرشِ خدا لرزد چناں
گوئی کہ افتد بر زمیں بکند جہاں زیر و زبر

بینی چو فاسق مبتدع او را اہانت کن بے
ایماں بود اندر دلت خوفے نہ فردا نے خطر

لے کنیزک لونڈی بہت زیادہ خلاصہ
فقط کتاب (ف) کنیز کا زیادہ کھانا بھی عیب
ہے سے مسجد بہت تنگ ہو چپ یعنی بائیں
دایاں بستاں لے زور اور دبا کر قیمت
چاندی سونا لے جبر اور (ف) حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں
مسجد حرام کی توسیع کی گئی اس پاس علاقہ
جگہ تھی جہاں لوگ کھجوریں خشک کرتے تھے
اس کے مالکوں کو با اصرار قیمت دے کر وہ
زمین حاصل کی گئی اور مسجد میں شامل کی گئی
کے ناقص پورا اتنا کپڑا جتنا حدیث شریف
ہے کامل پورا کپڑا تو لباس مغفرت
بخشش کا لباس (ف) مطلب یہ ہے کہ اگر
کوئی کسی مسلمان کو پہناتا ہے عوض اس
شخص کی مغفرت ہوگی پورا کپڑا دے
اس کو اور اس کے والدین کو مغفرت کا لباس
پہنایا جائے گا لے تا جہاں تک تجھ
سے ہو سکے فاسق بدعمل مبتدع بدعتی
اہانت تذلیل (ف) مومن صالح کی تعظیم اس
کے ایمان اور نیکی کی تعظیم ہے فاسق اور
بدعتی کی توہین اس کے فسق اور بدعت کی توہین
ہے حدیث شریف میں ہے جس نے فاسق
کی عزت کی اس نے اسلام کے ڈھانے
میں اس کی امداد کی لے لرزد کانپتا ہے
زیر و زبر نیچے اوپر اور برہم (ف) حدیث
شریف میں ہے جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے
تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور عرش کانپ
اٹھتا ہے لے فردا آئندہ کل خطر خطرہ
(ف) فاسق اور بدعتی کی حوصلہ شکنی کرنی
چاہیے اسے الزام اور ملامت دیا جائے
اسے تعظیم کی جگہ نہ دی جائے تاکہ وہ اپنی بد
اور بدعملی سے باز آ جائے اگر تمہارے دل
میں ایمان ہوگا تو تمہیں کوئی خوف اور خطرہ
نہ ہوگا۔













